دنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب کا ترجمہ

الکیمسٹ

THE ALCHEMIST

PAULO COELHO

Marfat.com

تین کروڑ سے زیادہ چھپنے اور دنیا کی 67 زبانوں میں
ترجمہ ہونے والی انٹرنیشنل بیسٹ سیلر کتاب کا اردو ترجمہ

الکیمسٹ

تصنیف : پاؤلو کوئیلہو

ترجمہ : سید علاءالدین

B.L.L. Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat.
Books Lover's Library
Book No.
Incharge: Ahmad Raza

حق پبلی کیشنز
A-2 سید پلازہ چٹرجی روڈ، اردو بازار لاہور
فون: 7220631، موبائل: 0300-9422434

Marfat.com

یا اللہ تیرا شکر ہے

''رحمتیں، برکتیں، وسعتیں''

ناشر: عدیل حق، محمد اجمل

حقوق اشاعت محفوظ

نام کتاب	....	الکیمسٹ
مصنف	....	پاؤلو کوئیلہو
سن اشاعت	....	2013
کمپوزنگ	....	انس چوہدری
مارکیٹنگ	....	سلیمان اصغر
قیمت	....	-/200 روپے

حق پبلی کیشنز

A-2 سید پلازہ، چیٹر جی روڈ اُردو بازار لاہور

فون: 042-37220631-33

موبائل: 0300-9422434

Marfat.com

انتساب

NED یونیورسٹی کے طلباء سید دانش مبین اور
سید شارق مبین کے نام...... امید اور دعا ہے
کہ وہ اپنے والدین کی خوشیوں اور فخر کا
باعث ہوں گے۔

پیش لفظ

زیرِ مطالعہ کتاب کا مصنف پاؤلو کوئیلو برازیل میں پیدا ہوا۔ وہیں ایک اسکول میں تعلیم پائی۔ اس کے والد انجینئر تھے۔ کوئیلو کی بچپن سے ہی خواہش تھی کہ وہ رائٹر بنے۔ اس نے اپنی خواہش کا اظہار جب اپنی ماں سے کیا تو اس نے کہا کہ تمہارا باپ انجینئر ہے اور وہ ایک معقول انسان اور دنیا کو سمجھنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اور تم جانتے بھی ہو کہ رائٹر کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ کوئیلو نے جواب دیا کہ "ہاں جو ہمیشہ چشمہ لگاتے ہیں اور بالوں میں کبھی کنگھا نہیں کرتے۔ مزید یہ کہ ان کی باتوں کو ان کے ہم عصر نہیں سمجھتے۔" بہرحال اپنے والدین کی خواہش کے مطابق اس نے ایک لاء اسکول میں داخلہ لیا اور رائٹر بننے کے خواب کو پس پشت ڈال دیا۔

ایک سال بعد اس نے ہپیوں جیسی زندگی گزارنی شروع کر دی اور ساؤتھ امریکہ، شمالی افریقہ، میکسیکو اور یورپ کا سفر کیا۔ برازیل واپسی کے بعد اس نے شاعری شروع کر دی اور بہت سے نغمے لکھے۔ 1974ء میں اسے باغیانہ سرگرمیوں کی بناء پر قید کرنے کے بعد اذیتیں دی گئیں۔ یہ فوجی حکومت کا دور تھا اور اس کے نغموں کو بائیں بازو کے خیالات کا ترجمان اور خطرناک گردانا گیا۔ کوئیلو نے رائٹنگ کیریئر کے آغاز سے قبل اداکاری، صحافت اور تھیٹر کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

1986ء میں کوئیلو نے شمالی اسپین کا سفر کیا اور یہی اس کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ تھا۔ اسی دوران اسے روحانی بیداری نصیب ہوئی۔ ایک انٹرویو میں اس نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں اس زمانے میں اپنے کام سے بہت خوش تھا کیونکہ میں جو کچھ کر رہا تھا اس سے میرے کھانے پینے کا انتظام ہوتا تھا۔ میں نے اپنے کام کے مطابق الکیمسٹ میں استعارے کا استعمال کیا ہے۔ میرے نزدیک وہی شخصیت تھی جس سے میں محبت کرتا تھا۔ میرے پاس پیسے تھے لیکن میرے خواب پورے نہیں ہو پا رہے تھے۔ اور میرا خواب کیا تھا بلکہ اب بھی ہے کہ میں ایک رائٹر بنوں چنانچہ کوئیلو نے نغمہ نگاری کو خیرباد کہا اور کل وقتی لکھاری بن گیا۔

1982ء میں کوئیلو کی پہلی کتاب Hell Archives آئی اور کوئی اثر چھوڑنے میں ناکام رہی۔ 1986ء میں Practical Manual of Vampirism آئی لیکن بعد میں یہ کہتے ہوئے مارکیٹ سے اٹھالی کہ وہ غیر معیاری ہے۔

1986ء میں ہی ایک زیارت کے بعد اس نے The Pilgrimage لکھی۔ اس کے بعد دوسرے سال اس نے The Alchemist لکھی اور برازیل کے ایک چھوٹے سے پبلشر نے اس کی 900 کاپیاں چھاپیں اور فیصلہ کیا کہ اب نہیں چھاپےگا۔

بالآخر اسے ایک بڑا پبلشر مل گیا۔ اور اس کی دوسری کتاب Brida کے ساتھ الکیمسٹ برازیل میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب بن گئی۔ الکیمسٹ کی تین کروڑ سے زیادہ کاپیاں چھپیں اور دنیا بھر میں فروخت کا ریکارڈ قائم کیا۔ اس کے علاوہ دنیا کی 67 زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔ اور Guinness World Record میں جگہ پائی کہ یہ کسی زندہ ادیب کی سب سے زیادہ ترجمہ ہونے والی کتاب ہے۔ اس طرح اس نے اشاعت کی دنیا میں ایک تاریخ رقم کی۔

الکیمسٹ کی اشاعت کے بعد، کوئیلو نے ہر دو سال بعد ایک ناول کا اضافہ کیا جن میں 1. By the River Pidera I sat Down & Wept 2. The Fifth Mountain 3. Veronika Decides to Die 4. The Devil & Miss Prym 5. Eleven Minutes 6. Like the Flowing River 7. The witch of Portobello شامل ہیں۔

کوئیلو کی 26 کتابیں اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ ان میں سے دو Muktub اور The Manual of the Warrior of Light اس کے مضامین کا مجموعہ ہیں۔

کہا جاتا ہے، دنیا کے 150 ممالک میں کوئیلو کی 100 ملین کتابیں فروخت ہو چکی ہیں۔ جبکہ 67 زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں۔ فی الوقت Ode Magazine میں کوئیلو چھوٹی کہانیاں لکھتا ہے۔

الکیمسٹ کو جدید دور میں اول درجے کی تحریر کا مرتبہ حاصل ہے۔ یہ اندلس کے ایک گڈریے کی کہانی ہے جو خواب دیکھتا ہے کہ وہ اپنے خزانے کی تلاش میں دنیا کا سفر کر رہا ہے۔ وہ اسپین سے طنجہ جاتا ہے وہاں سے مصر کے صحرائے اعظم میں جہاں اس کی ملاقات کیمیاگر سے ہوتی ہے۔ لیکن آپ مطالعہ کیجئے اور پیش آمدہ حالات و واقعات سے لطف لیجئے۔

مترجم

Marfat.com

پہلا حصہ

Marfat.com

1

لڑکے کا نام سنتیاگو تھا۔ وہ جب شام کے وقت اپنے مویشیوں کے ساتھ ویران چرچ میں پہنچا تو دھند ہلکا شروع ہو چکا تھا۔ اس کی چھت بہت پہلے ہی گر چکی تھی اور جہاں مقدس اشیاء رکھی جاتی تھیں اس گوشے میں ایک بہت بڑا انجیر کا درخت اُگ آیا تھا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ رات وہیں بسر کریگا۔ اس نے دیکھا کہ تمام بھیڑیں اسی تباہ حال گیٹ سے گزر کے اندر آ چکی تھیں۔ پھر اس نے گیٹ کے سامنے کچھ لکڑی کے تختے وغیرہ رکھ دیئے تاکہ بھیڑیں رات میں کہیں باہر نہ نکل جائیں۔ اس علاقے میں کوئی بھیڑیا نہیں تھا لیکن ایک بار رات کی تاریکی میں ایک جانور نکل گیا تھا جس کی تلاش میں اس کا پورا دن صرف ہو گیا تھا۔

اس نے اپنی جیکٹ سے فرش صاف کیا اور اس کتاب کا جسے اس نے ابھی ابھی ختم کیا تھا، تکیہ بنا کر لیٹ گیا۔ اس نے خود سے کہا کہ وہ اب ضخیم کتابوں کا مطالعہ کیا کریگا۔ کیونکہ وہ کافی دنوں تک پڑھنے کے کام آنے کے ساتھ ساتھ ایک آرام دہ تکیے کے طور پر بھی استعمال کی جا سکیں گی۔

وہ جب بیدار ہوا، اس وقت بھی کافی اندھیرا تھا اور نصف تباہ چھت سے اسے ستارے دکھائی دیئے۔

اس نے سوچا کہ میں مزید تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں۔ اسے پھر وہی خواب دکھائی دیا جسے اس نے پچھلے ہفتے دیکھا تھا اور اس خواب کے اختتام سے پہلے ہی بیدار ہو گیا تھا۔

وہ گڈریوں کی مخصوص چھڑی لیکر اٹھا تاکہ بھیڑوں کو بیدار کر دے جو ابھی محو خواب تھیں۔ اس نے خیال کیا کہ وہ جیسے ہی جاگا، بہت سے مویشیوں نے بیدار ہونے کی ابتداء کر دی تھی۔ یہ ایسا ہی تھا جیسے کسی پراسرار قوت نے اس کی زندگی کو بھیڑوں کے ساتھ منسلک کر دیا تھا اور وہ گزشتہ دو برسوں سے انہیں لئے کھانے اور پانی کی تلاش میں میدانوں میں گھوم رہا تھا۔ ''وہ میرے ہر عمل سے واقف ہیں کہ میں کس وقت کیا کرونگا۔'' وہ بڑبڑایا۔ پھر تھوڑی دیر کے غور کے بعد اس نے تسلیم کیا کہ معاملہ دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ خود ان کی عادات سے کما حقہ، واقف ہو گیا ہے۔

Marfat.com

لیکن ان میں سے کچھ بھیڑیں ایسی تھیں جو جاگنے میں کچھ زیادہ وقت لیا کرتی تھیں۔لڑکے نے اپنی مخصوص چھڑی سے، یکے بعد دیگرے، ہر بھیڑ کا نام پکارتے ہوئے انہیں چھوا۔اسے یقین تھا کہ وہ جو کچھ ان سے کہتا ہے اسے بھیڑیں سمجھتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر کتاب کے کچھ حصے انہیں پڑھ کر سنایا کرتا تھا کہ وہ سمجھ رہی ہیں یا پھر انہیں گڈریوں کی تنہائیوں اور خوشیوں کے متعلق بتایا کرتا تھا۔کبھی کبھی وہ ان اشیاء پر تبصرہ بھی کیا کرتا جنہیں راستے میں پڑنے والے دیہاتوں میں اس نے دیکھی ہوئی تھیں۔

لیکن پچھلے چند دنوں سے وہ ان سے صرف ایک ہی بات کیا کرتا تھا یعنی ایک لڑکی کی جو ایک تاجر کی بیٹی تھی اور اس گاؤں میں رہتی تھی جہاں وہ چار دنوں بعد پہنچے گا۔اس گاؤں میں وہ ایک سال پہلے گیا تھا۔تاجر خشک اشیاء کی دکان کا مالک تھا۔اس کا ہمیشہ یہ مطالبہ ہوا کرتا تھا کہ بھیڑوں کے بال اس کے اپنے سامنے اتارے جایا کریں۔تاکہ کوئی اس سے دھوکے بازی نہ کر سکے۔اس دکان کے متعلق لڑکے کو اس کے ایک دوست نے بتایا تھا چنانچہ وہ اپنی بھیڑوں کے ساتھ وہاں گیا تھا۔

Marfat.com

2

''میں اون بیچنا چاہتا ہوں۔'' لڑکے نے تاجر سے کہا۔

دکان پر رش ہونے کے باعث، آدمی نے گڈریے کو شام تک رک جانے کے لئے کہا۔

چنانچہ لڑکا دکان کی سیڑھیوں پر بیٹھ گیا اور اپنے بیگ سے ایک کتاب نکال لی۔

''میں نہیں سمجھتی کہ آخر گڈریے کیونکر پڑھ لیتے ہیں۔'' اس کے پیچھے سے ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔

لڑکی اندلس (Andalusia) علاقے کی مخصوص لڑکی تھی۔ جس کے بال سیاہ اور آنکھیں مبہم طور پر شمال مغربی افریقہ کے حملہ آوروں کی یاد دلاتی تھی۔

''ہاں میں کتابوں سے زیادہ اپنی بھیڑوں سے سیکھتا ہوں۔'' اس نے جواب دیا۔ دو گھنٹوں تک وہ گفتگو کرتے رہے۔ لڑکی نے اسے بتایا کہ وہ تاجر کی بیٹی ہے۔ گاؤں کی زندگی پر بھی بات کی جہاں کا ہر دن گزشتہ دنوں جیسا ہی ہوتا ہے۔ گڈریے نے علاقے کے دوسرے دیہاتوں کے متعلق اسے آگاہ کیا۔ اور ان جگہوں سے جہاں وہ رک چکا تھا اس کا موازنہ کیا۔ بھیڑوں سے بات چیت کرنے کے مقابلے میں یہ ایک اچھی تبدیلی تھی۔

''تم نے پڑھنا کیسے سیکھا؟'' ایک مقام پر لڑکی نے سوال کیا۔

''جیسے دوسرے لوگ سیکھتے ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''اسکول میں۔''

''تو پھر جب تم پڑھ سکتے ہو تو پھر ایک گڈریے کیوں ہو؟''

لڑکے نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا جس کے باعث سوال نظر انداز ہو گیا۔

اسے یقین تھا کہ لڑکی کبھی نہیں سمجھ پائے گی۔ وہ اپنے سفر کی کہانیاں سناتا رہا اور لڑکی کی مورش (شمال مغربی افریقہ کے فاتحین) آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیل گئیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لڑکے میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش دن کا کبھی اختتام نہ ہو اور اس کا باپ اتنا مصروف رہے کہ تین دنوں تک اس کو منتظر رکھے۔ اسے اس بات کا احساس تھا کہ وہ کچھ ایسا محسوس کر رہا ہے

Marfat.com

جسے اس سے قبل کبھی نہیں کیا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس کی رہائش ہمیشہ کیلئے ایک جگہ ہو جائے۔
اس لڑکی کے سیاہ چمکتے ہوئے بالوں کے ساتھ۔ اس کے دن ایک ہی جیسے نہ گزرا کریں۔

لیکن تاجر آ گیا اور لڑکے سے کہا کہ وہ چار بھیڑوں کے اون (بال) اتار دے۔ پھر اس نے اون کی قیمت ادا کی اور گڈریے سے کہا کہ وہ آئندہ سال دوبارہ آئے۔

3

اور چار دنوں بعد وہ اسی گاؤں میں دوبارہ آجائے گا۔ وہ جذباتی ہو رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ بے اطمینان بھی۔ ممکن ہے کہ لڑکی اسے بھول چکی ہو۔ بہت سارے گڈریے اُون بیچتے ہوئے گزرا کرتے تھے۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔'' اس نے اپنی بھیڑ سے کہا۔ ''میں دوسری جگہوں پر دوسری لڑکیوں سے بھی واقف ہوں۔''

لیکن دل ہی دل میں وہ سمجھتا تھا کہ اس سے فرق پڑتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گڈریے ملاحوں اور گھوم پھر کے سامان بیچنے والوں جیسے ہوتے ہیں جو چلتے پھرتے لطف کو بھلا دیا کرتے ہیں۔

دن گزر رہا تھا اور گڈریے نے سورج کے رخ پر اپنا گلہ ڈال دیا۔ انہیں خود کوئی فیصلہ نہیں کرنا ہوتا۔ اس نے سوچا۔ شاید اسی لئے وہ ہمیشہ میرے قریب ہی ٹھہرا کرتی ہیں۔

بھیڑوں کو ہمیشہ چارے اور پانی کی ہی فکر رہا کرتی تھی۔ جب تک لڑکے کو اندلس میں بہترین چراگاہوں کا علم ہے، اس وقت تک وہ اس کی دوست ہیں۔ ہاں، ان کی زندگیاں ہمیشہ ایک جیسی ہوتی ہیں۔ صبح سے شام تک نہ ختم ہونے والے گھنٹوں جیسی۔ وہ ابتدائی زندگی میں کوئی کتاب نہیں پڑھتیں اور جب لڑکا شہروں کا احوال سناتا ہے تو سمجھ بھی نہیں پاتیں۔ ان کا تعلق کھانے اور پینے سے رہتا ہے اور اس کے عوض وہ بخوشی اون دیا کرتیں ہیں اپنی ہم رکابی اور...... کبھی کبھی...... اپنا گوشت۔

اگر آج میں ایک ظالم بن جاؤں اور انہیں ایک ایک کرکے قتل کر دینے کا فیصلہ کروں تو وہ اس بات سے اسی وقت آگاہ ہو سکیں گی جب ان کا ایک بڑا حصہ قتل کیا جا چکا ہوگا۔ لڑکے نے سوچا۔ وہ مجھ پر بھروسہ کرتی ہیں اور خود اپنے پر بھروسہ کرنے کی جبلت کو بھول چکی ہیں کیونکہ ان کے کھانے پینے کا انتظام میں کرتا ہوں۔

لڑکے کو اپنے خیالات پر حیرت تھی۔ شاید چرچ جس میں انجیر کا درخت اگا ہوا ہے۔ اس میں

Marfat.com

سایہ ہو (بھوت پریت کا مسکن)۔ اسی باعث اسے دوبارہ ایسا خواب دکھائی دیا ہو۔ جس نے اپنے مخلص ساتھیوں کے متعلق اس قسم کی ناراضگی پیدا کردی۔ اس نے کل رات کی بچی ہوئی شراب سے تھوڑی سی پی اور اپنے جیکٹ کو جسم سے قریب تر کرلیا۔ وہ اس بات سے واقف تھا کہ چند گھنٹوں بعد سورج اپنے شباب پر ہوگا اور گرمی کی شدت اتنی زیادہ ہوگی کہ وہ اپنے ریوڑ کو میدان میں نہیں لیجاسکے گا۔ یہ گرمیوں کے وہ دن تھے جب اسپین کے لوگ سوئے رہا کرتے تھے۔ گرمیوں کی شدت رات ہونے تک جاری رہا کرتی تھی۔ اور تمام دن اسے جیکٹ اٹھائے رہنا پڑتا تھا۔ لیکن جب بھی وہ اس بوجھ کی شکایت کا سوچتا تو اسے یاد آتا کہ صبح کی سردی کا وہ اسی سے مقابلہ کرتا ہے۔ ہمیں تبدیلی کی تیاری کرنی ہے۔ اس نے سوچا اور جیکٹ کے وزن اور اس کی گرمی کا شکرگزار ہوا۔

جیسے جیکٹ کا کوئی مقصد تھا اسی طرح لڑکے کا بھی۔ اس کی زندگی کا مقصد سفر کرنا تھا۔ دو برسوں کے سفر کے بعد اندلس کے قطعۂ اراضی پر واقع ہر شہر سے واقف ہو چکا تھا۔ وہ پلاننگ کررہا تھا کہ اس دورے میں وہ لڑکی سے وضاحت کردیگا کہ ایک گڈریئے کو پڑھنا کس طرح آ گیا۔ وہ سولہ سال کی عمر تک ایک درسگاہ میں جاتا رہا تھا۔ اس کے والدین کی خواہش تھی کہ وہ ایک پادری بنے تاکہ ایک معمولی کسان خاندان کے فخر کا باعث ہوسکے۔ وہ لوگ کھانے اور پینے کے لئے سخت محنت کیا کرتے تھے ویسے ہی جیسے کہ بھیڑیں کرتی ہیں۔ اس نے لاطینی، اسپینش، اور دینیات کی تعلیم حاصل کی تھی۔ لیکن بچپن ہی سے اس کی خواہش تھی کہ وہ دنیا دیکھے خدا کو جاننے اور انسان کے گناہوں کو سمجھنے سے زیادہ اہم یہ تھا کہ دنیا کیسی ہے۔ ایک دوپہر، اپنے خاندان کے درمیان بیٹھا، اس نے ہمت پیدا کی کہ وہ اپنے والد کو بتادے کہ وہ پادری بننا نہیں پسند کرتا اور یہ کہ وہ سفر کرنا چاہتا ہے۔

Marfat.com

4

''پوری دنیا کے لوگ اس گاؤں سے گزرتے رہتے ہیں بیٹے۔'' اس کے والد نے کہا۔'' وہ لوگ کچھ نئی چیزوں کی تلاش میں آتے ہیں لیکن جاتے وقت وہ انہیں لوگوں کو دیکھتے ہیں جنہیں انہوں نے آتے وقت پایا تھا۔ وہ محل دیکھنے کے لئے پہاڑ پر چڑھتے ہیں لیکن پھر ان کی یہ سوچ ختم ہو جاتی ہے کہ ماضی حال سے بہتر تھا۔ چاہے ان کے بال بھورے ہوں یا گہرے رنگ کی جلد لیکن بنیادی طور پر لوگ ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ یہاں کے لوگ۔''

''لیکن میں ان قصبوں کے محلات دیکھنا چاہتا ہوں جس میں وہ رہ رہے ہیں۔'' لڑکے نے وضاحت کی۔

''وہ لوگ جب ہماری سرزمین دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ یہاں ہمیشہ کے لئے رہنا پسند کریں گے۔'' اس کے والد نے اپنی بات جاری رکھی۔

''بہر حال میں ان کی سرزمین دیکھنا چاہتا ہوں اور یہ کہ وہ رہتے کیسے ہیں۔'' اس کے بیٹے نے کہا۔

''یہاں آنے والے بہت سارے پیسے لاتے ہیں تاکہ سفر کا خرچہ پورا کر سکیں۔'' اس کے والد نے جواب دیا۔ ''ہم لوگوں میں صرف گڈریا ہی سفر کرتا ہے۔''

''تو پھر ٹھیک ہے میں گڈریا بنوں گا۔''

اس کے والد نے مزید گفتگو نہیں کی۔ دوسرے دن اس نے اپنے بیٹے کو ایک بٹوہ دیا جس میں اسپین کے تین پرانے سکے تھے۔

''میں نے انہیں ایک دن کھیتوں میں پایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری زادِ راہ کا یہ ایک حصہ بنے۔ لیکن انہیں مویشیوں کی خرید میں استعمال کرو۔ جاؤ سفر کرو، ایک دن تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا علاقہ سب سے اچھا ہے اور ہماری عورتیں انتہائی خوبصورت۔''

اور اس نے لڑکے کو بہت سی دعائیں دیں۔ لڑکے کو باپ کی آنکھوں میں ایک

خواہش دکھائی دی کہ وہ بھی دنیا دیکھنے کے قابل ہوتا......ایک ایسی خواہش جواب بھی قائم تھی اس کے باوجود کہ اس نے اسے دفن کر دیا تھا۔ درجنوں سال میں، پینے کے لئے پانی اور کھانے کے لئے خوراک کی جدوجہد کے پیچھے۔ اور سونے کے لئے وہی ایک جگہ، زندگی کی ہر رات۔

Marfat.com

5

پوری فضا سرخ تھی اور یکا یک سورج طلوع ہوگیا۔ لڑکے کو باپ سے کی ہوئی گفتگو یاد آئی اور اس نے خوشی محسوس کی۔ اس نے پہلے ہی بہت سے محلات دیکھ اور بہت سی عورتوں سے مل چکا تھا۔ (لیکن کوئی بھی ایسی نہیں تھی جو اس کی منتظر ہو)۔ اس کے پاس ایک جیکٹ تھی اور ایک کتاب جسے وہ بیچ کر دوسری خرید لیا کرتا تھا اس کے علاوہ بھیڑوں کا یک ریوڑ۔ لیکن سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ ہر روز اپنے خوابوں کے متعلق سوچتا۔ اگر وہ علاقے کے میدانوں سے گھبرا جاتا تو بھیڑوں کو بیچ کر سمندر کی طرف چلا جایا کرتا۔ اس وقت تک اسے سمندر سے متعلق بہت سی معلومات ہو چکی تھیں۔ اس نے پہلے ہی بہت سارے شہر دیکھ رکھے تھے، دوسری عورتیں اور خوشی کے دوسرے مواقع۔ مجھے درس گاہوں میں خدا کہیں نہیں ملا۔ اس نے سورج کو طلوع ہوتے دیکھ کر سوچا۔

وہ جب چاہتا اپنے سفر کا نیا راستہ تلاش کر لیا کرتا۔ وہ اس تباہ شدہ چرچ میں کبھی نہیں آیا تھا حالانکہ اس راستے سے وہ بارہا گزر چکا تھا۔ دنیا بہت بڑی اور نہ ختم ہونے والی تھی۔ اسے تھوڑی سی دیر بھیڑوں کا راستہ متعین کرنے میں لگا کرتی اور وہ دوسری دلچسپ چیز پا لیا کرتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ یہ تک نہیں جانتیں کہ ہر دن ایک نئی راہ پر چل رہی ہیں۔ انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ میدان نیا ہے اور موسم میں تبدیلی ہے۔ وہ جو کچھ سوچتی ہیں وہ کھانا یا پانی ہے۔

شاید ہم سب لوگ ایسے ہی ہوں۔ لڑکے نے سوچا۔ یہاں تک کہ میں نے اس تاجر کی بیٹی سے ملنے کے بعد کسی دوسری عورت کے متعلق نہیں سوچا۔ سورج کو دیکھتے ہوئے اس نے حساب لگایا کہ وہ دوپہر تک ٹریفا (Tarifa) پہنچ جائے گا۔ وہاں پہنچ کر وہ اپنی کتاب کو ایک موٹی کتاب سے تبدیل کر دیگا، اپنی شراب کی بوتل بھرے گا، شیو کروائے اور بال ترشوائے گا۔ وہ خود کو لڑکی سے ملاقات کے لئے تیار کریگا۔ وہ اس امکان کے متعلق سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرے گڈریئے نے بھیڑوں کے ایک بڑے ریوڑ کے ساتھ اس سے قبل پہنچ

Marfat.com

کر اس کا ہاتھ نہ مانگ لیا ہو۔

یہ بھی امکانات ہیں کہ خواب سچ ثابت ہوں اور زندگی دلچسپ ہو جائے۔ اس نے دوبارہ سورج کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا اور جلدی جلدی قدم بڑھانے لگا۔ اُسے یکایک یاد آیا کہ ٹرائفا میں ایک ایسی خاتون ہے جو خوابوں کی تعبیر بتاتی ہے۔

6

بوڑھی عورت لڑکے کو ساتھ لیکر، گھر کے عقب میں واقع کمرے میں گئی۔ اس کمرے کو رہائشی کمرے سے جھالروں کے پردے سے الگ کیا گیا تھا۔ کمرے میں ایک میز، حضرت عیسیٰ کے مقدس دل کی شبیہہ اور دو کرسیاں تھیں۔

عورت خود بیٹھی اور لڑکے سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور آہستگی سے دعا پڑھنے لگی۔

ایسا لگتا تھا جیسے یہ ہندی دعا ہے۔ لڑکے کو راستے میں ہندی دعاؤں کا تجربہ تھا۔ وہ بھی سفر کر رہے تھے لیکن ان کے پاس بھیڑوں کے ریوڑ نہیں تھے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ ہندی دعائیں ساری زندگی دوسروں کو دھوکا دیا کرتی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا شیطان کے ساتھ ایک معاہدہ ہے اور یہ بھی کہ وہ بچوں کو اغوا کر کے اپنے پراسرار کیمپوں میں لیجاتے ہیں اور اپنا غلام بنالیا کرتے ہیں۔ بچہ ہونے کے باعث لڑکا ہمیشہ موت سے ڈرا کرتا تھا کہ اسے کوئی اغوا کر کے لیجائے گا۔ اور یہی بچپنے کا خوف اس وقت لوٹ آیا جب عورت نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا تھا۔

لیکن اس کے گھر پر تو حضرت عیسیٰ کا مقدس دل ہے۔ اس نے اپنے تردد کو رفع کرتے ہوئے سوچا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ لرزنا شروع کردے اور بوڑھی عورت جان جائے کہ وہ خوف زدہ ہے۔ اس نے خاموشی سے حضرت عیسیٰ کو یاد کرنا شروع کردیا۔

''بہت دلچسپ۔'' عورت نے اس کے ہاتھ سے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔ پھر خاموش ہوگئی۔

لڑکے نے گھبرانا اور اس کے ہاتھوں نے ہلنا شروع کردیا اور عورت نے اسے محسوس کرلیا۔ لڑکے نے جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا۔

''میں یہاں اس لئے نہیں آیا ہوں کہ تم میرے ہاتھ کی لکیریں پڑھو۔'' لڑکے نے یہاں آنے پر افسوس کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ بہتر ہوگا اگر میں اس کی فیس ادا

Marfat.com

کر کے بغیر کچھ جانے چلا جاؤں۔ لیکن وہ اپنے بار بار نظر آنے والے خواب کو بہت اہمیت دیتا تھا۔

''تم یہاں اس لئے آئے ہوتا کہ اپنے خواب کی تعبیر جان سکو۔'' بوڑھی عورت نے کہا۔'' اور خواب خدا کی زبان ہوتے ہیں۔ جب وہ ہماری زبان میں بات کرتا ہے تو ہم اس کی تفسیر کرتے ہوئے جان جاتے ہیں کہ اس نے کیا کہا ہے۔ لیکن اگر وہ روحانی زبان میں بات کرتا ہے تو پھر اسے تم ہی سمجھ سکتی ہو۔ بہر حال کچھ بھی ہو میں تمہیں مشورے کی فیس دینے جا رہا ہوں۔''

دوسرا کرتب۔ لڑکے نے سوچا۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ ایک موقع لینا چاہئے۔ ایک گڈریا ہمیشہ بھیڑیوں اور قحط سالی کا چانس لیا کرتا ہے۔ اور اسی باعث گڈریے کی زندگی میں توانائی آتی ہے۔

''میں نے ایک خواب دوبارہ دیکھا ہے۔'' اس نے کہا۔'' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنی بھیڑوں کے ساتھ ایک دشت میں موجود ہوں اور ایک بچہ آ کر جانوروں کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کیونکہ بھیڑیں اجنبیوں سے ڈرتی ہیں۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ بچے بلا انہیں ڈرائے ان کے ساتھ کھیلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے، میں اس بات سے ناواقف ہوں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ جانور یہ کیسے جان لیتے ہیں کہ کسی بنی نوع انسان کی عمر کتنی ہے۔''

''اپنے خواب کے متعلق کچھ مزید بتاؤ۔'' عورت نے کہا۔'' مجھے واپس جا کے کھانا تیار کرنا ہے اور چونکہ تمہارے پاس زیادہ پیسے نہیں ہیں اس لئے میں زیادہ وقت نہیں دے سکتی۔''

''بچہ کافی دیر تک بھیڑ کے ساتھ کھیلتا رہا۔'' لڑکے نے گھبراتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔'' بچے نے یکا یک میرا دونوں ہاتھ پکڑا اور مصر کے اہرام تک لے گیا۔''

وہ تھوڑی دیر کے لئے رکا تا کہ یہ دیکھے کہ عورت اہرام مصر کو جانتی بھی ہے یا نہیں۔ لیکن عورت کچھ نہ بولی۔

''پھر اہرام مصر پر۔'' اس نے آخری تین لفظوں کو آہستگی سے ادا کیا تا کہ بوڑھی عورت سمجھ سکے۔'' بچے نے مجھ سے کہا۔ اگر تم یہاں آؤ تو تمہیں ایک خفیہ خزانہ ملے گا۔'' اور ابھی وہ صحیح جگہ دکھانے والا ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ دونوں بار ایسا ہی ہوا۔''

عورت تھوڑی دیر تک خاموش رہی۔ پھر اس کے ہاتھوں کو دوبارہ پکڑا اور بڑی احتیاط سے اس کا مطالعہ کرنے لگی۔

''فی الحال میں تم سے کچھ نہیں لوں گی۔'' عورت نے کہا۔'' لیکن اگر تمہیں خزانہ مل جاتا ہے تو

پھر میں اس میں سے دسواں حصہ لینا چاہوں گی۔"

لڑکا خوشی سے ہنسنے لگا۔ اس کی چھوٹی سی رقم بچ رہی تھی کیونکہ اس نے ایک چھپے ہوئے خزانے کا خواب دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے خواب کی تعبیر بیان کرو۔" اس نے کہا۔

"سب سے پہلے...... سب سے پہلے قسم کھاؤ کہ تم ملنے والے خزانے کا دسواں حصہ اس کے عوض دو گے جو میں تم سے کہنے جا رہی ہوں۔"

گڈریئے نے قسم کھائی کہ وہ ایسا ہی کریگا۔ عورت نے اس سے کہا کہ حضرت عیسیٰ کے مقدس دل کو دیکھتے ہوئے دوبارہ قسم کھاؤ۔

"یہ دنیاوی زبان کا خواب ہے۔" عورت نے کہا۔ "میں اس کی تعبیر بیان کر سکتی ہوں حالانکہ اس تعبیر کو بیان کرنا انتہائی دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس خزانے کے ایک حصے کی خود کو مستحق سمجھتی ہوں۔

"میری تعبیر یہ ہے کہ تمہیں اہرام مصر جانا چاہئے۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی لیکن اگر بچے نے تمہیں دکھایا ہے تو پھر وہ یقیناً ہوگا۔ وہاں تمہیں خزانہ ملے گا جو تمہیں امیر آدمی بنا دے گا۔"

لڑکا حیرت میں تھا اور چڑچڑایا ہوا بھی۔ وہ اس بات کو بوڑھی عورت پر آشکار نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ پھر یاد آیا کہ اسے اس کی کوئی فیس نہیں دینی ہے۔

"میں اس کے لئے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔" لڑکے نے کہا۔

"میں نے بتایا تھا کہ تمہارا خواب بڑا مشکل ہے۔ یہ زندگی کی انتہائی غیر معمولی چیز ہے۔ صرف فہم و ذکا رکھنے والے ہی انہیں سمجھ پاتے ہیں۔ اور چونکہ میں زیادہ عاقل نہیں ہوں اس لئے دوسرے فنون سیکھ رکھے ہیں جیسے ہاتھ کی لکیروں کو پڑھنا۔"

"اچھا تو پھر میں مصر کس طرح جاؤں؟"

"میں صرف خواب کی تعبیر بتاتی ہوں۔ یہ نہیں جانتی کہ اسے حقیقت کس طرح بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں یہاں دور اس پر پڑی ہوں جو میری بیٹیاں فراہم کرتی ہیں۔"

"اور اگر میں مصر نہ گیا تو کیا ہوگا؟"

"تو مجھے کچھ نہیں ملے گا۔ اور یہ پہلی بار نہیں ہوگا۔"

اور پھر عورت نے لڑکے سے چلے جانے کو کہا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ وہ اس کے ساتھ کافی وقت ضائع کر چکی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ لڑکا مایوس ہوا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اب کبھی خوابوں کو نہیں مانے گا۔ اسے خیال آیا کہ بہت ساری چیزوں کا اسے خیال رکھنا ہے۔ وہ مارکیٹ گیا تاکہ کھانے کا انتظام کر سکے۔ اس نے اپنی کتاب دوسری ضخیم کتاب سے تبدیل کی۔ وہ ایک پلازہ میں بینچ پر بیٹھ گیا تاکہ اس شراب کو چکھ سکے جسے اس نے ابھی ابھی خریدی تھی۔ دن گرم تھا اور شراب فرحت بخش۔ بھیڑیں شہر کے گیٹ پر اس کے ایک دوست کے اصطبل میں تھیں۔ لڑکا شہر کے بہت سے لوگوں سے واقف تھا۔ اسی وجہ سے وہ یہاں آیا تھا...... وہ ہمیشہ نئے نئے دوست بنایا کرتا ہے۔ لیکن سارا وقت ان کے ساتھ نہیں گزارتا۔ جب کوئی ہر دن ایک ہی آدمی کو دیکھتا رہے جیسا کہ پادریوں کی درس گاہ میں اس کے ساتھ ہوتا تھا تو وہ اس شخص کی زندگی کا حصہ نہیں بنا کرتا۔ نتیجتاً وہ کسی دوسرے شخص سے اسے تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اور جب وہ اپنے مطلب کے آدمی کو نہیں پاتا تو برا محسوس کرتا ہے۔ ہر شخص کا واضح خیال ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو اپنی زندگیاں کس طرح بسر کرنی چاہیے۔

اس نے فیصلہ کیا کہ ریوڑ کو واپس میدانوں میں لے جانے سے پہلے سورج کو تھوڑا سا مزید نیچے ہو جانے دے۔ اب سے تین دنوں بعد وہ تاجر کی بیٹی کے ساتھ ہوگا۔

اس نے اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا جسے اس نے خریدی تھی۔ پہلے ہی صفحے پر ایک تدفین کا احوال لکھا ہوا تھا۔ اس میں جن لوگوں کا ذکر تھا ان کے ناموں کا تلفظ ادا کرنا انتہائی دشوار تھا۔ اگر اس نے کبھی کوئی کتاب لکھی۔ اس نے سوچا۔ تو وہ ایک وقت میں صرف ایک نام لکھے گا تاکہ پڑھنے والوں کو بہت سارے نام یاد رکھنے کی کلفت نہ اٹھانی پڑے۔

جب وہ اپنے مطالعے پر توجہ مرکوز کرنے کا اہل ہوا تو اسے کتاب اچھی لگی۔ تدفین کے وقت برف باری کا دن تھا اور اسے سردی کے احساس سے لطف آیا۔ وہ ابھی پڑھ ہی رہا تھا کہ اس کے پہلو میں ایک شخص نے بیٹھ کے گفتگو کرنے کی کوشش کی۔

''وہ کیا کر رہے ہیں؟'' بوڑھے شخص نے پوچھا اور پلازہ میں موجود لوگوں کی طرف اشارہ کیا۔

''کام کر رہے ہیں۔'' لڑکے نے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ اپنے مطالعے پر توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہے، روکھے انداز میں جواب دیا۔

حقیقت یہ تھی کہ وہ تاجر کی لڑکی کے سامنے بھیڑوں کا بال اتارنے کے متعلق سوچ رہا تھا تاکہ وہ دیکھ لے کہ وہ مشکل کام کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وہ کئی بار پہلے بھی اس منظر کو تصور میں دیکھ چکا تھا۔ ہر بار لڑکی مسحور ہو جاتی جب وہ اس بات کی وضاحت کرتا کہ بھیڑ کے بال پیچھے سے آگے کی طرف کاٹتے ہیں۔ بھیڑ کے بال اتارتے وقت اس نے کچھ ایسی ہی کہانیوں کو یاد کرنے

Marfat.com

کی کوشش کی۔ ان کہانیوں کو اس نے کتابوں میں پڑھا تھا لیکن اسے وہ یوں بیان کرے گا جیسے یہ اس کے اپنے تجربات ہوں۔ اسے حقیقت کا کبھی علم نہیں ہو سکے گا کیونکہ وہ پڑھنا جانتی ہی نہیں۔

اس دوران بوڑھا شخص بار بار گفتگو کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے کہا کہ وہ نہ صرف تھکا ہوا بلکہ پیاسا بھی ہے اور درخواست کی کہ آیا وہ لڑکے کی شراب سے ایک گھونٹ لے سکتا ہے۔ لڑکے نے یہ سوچتے ہوئے بوتل دیدی کہ شاید وہ اسے تنہا چھوڑ دے۔

لیکن بوڑھا شخص تو باتیں کرنی چاہتا تھا چنانچہ پوچھا کہ وہ کونسی کتاب پڑھ رہا ہے۔ لڑکا سختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسری بینچ پر چلا گیا۔ لیکن اس کے والد نے بتایا تھا کہ بڑی عمر کے لوگوں سے احترام کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس نے کتاب اس شخص کے حوالے کر دی۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ پہلی یہ کہ اسے خود نہیں معلوم تھا کہ کتاب کے نام کا صحیح تلفظ کیا ہے۔ دوسری وجہ تھی کہ اگر اس بوڑھے شخص کو پڑھنا نہیں آتا تو وہ شرمندہ ہوگا اور ممکن ہے وہ خود بینچ کی تبدیلی کا فیصلہ کر لے۔

''اوں''بوڑھے شخص نے کتاب کو چاروں جانب سے دیکھنے کے بعد کہا جیسے یہ کوئی انوکھی چیز ہے۔ ''یہ ایک اہم کتاب ہے لیکن آزردہ کرنے والی۔''

لڑکے کو دھچکہ لگا کہ بوڑھا شخص نہ صرف پڑھنا جانتا ہے بلکہ اس نے اس کتاب کو پہلے ہی پڑھ رکھا ہے۔ اور اگر یہ کتاب آزردہ کرنے والی ہے، جیسا کہ بوڑھے شخص نے رائے زنی کی تو اس کے پاس اب بھی اتنا وقت تھا کہ وہ اسے کسی دوسری کتاب سے تبدیل کر لے۔

''اس کتاب میں وہی باتیں ہیں جو عام طور پر دوسری کتابوں میں ہوتی ہیں۔''بوڑھے شخص نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ لوگ اپنی قسمت سنوارنے میں کیوں ناکام رہتے ہیں۔ اور اس کا اختتام اس کہاوت پر ہوتا ہے کہ ہر شخص دنیا کے بڑے جھوٹ پر یقین کر لیتا ہے۔''

''دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ کیا ہے؟''لڑکے نے انتہائی حیرت کے ساتھ پوچھا۔

''وہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے خاص لمحے میں، اپنے ساتھ ہونے والے واقعات پر کنٹرول نہیں رکھتے اور ہماری زندگیوں پر قسمت کا کنٹرول ہو جاتا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔''

''میرے ساتھ تو ایسا کبھی نہیں ہوا''لڑکے نے کہا۔ ''لوگ یہ چاہتے تھے کہ میں پادری بنوں لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ میں گڈریا بنوں گا۔''

''یہ بہت اچھا ہوا''بوڑھے شخص نے کہا۔ ''کیونکہ تم حقیقتاً سفر کرنا چاہتے ہو۔''

''میں کیا سوچ رہا ہوں، اس سے وہ واقف ہے۔'' لڑکے نے خود سے کہا۔ اس دوران بوڑھا شخص کتاب کی ورق گردانی کرتا رہا جیسے وہ کتاب واپس کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ لڑکے نے دیکھا کہ اس شخص کے لباس میں اجنبیت ہے۔ لگتا ہے جیسے وہ عرب ہے جو ان علاقوں میں عام بات نہیں ہے۔ ٹریفا سے افریقہ محض چند گھنٹوں کے فاصلے پر ہے۔ بس ایک چھوٹی سی آبی گزرگاہ کو کشتی کے ذریعے پاس کرنا ہوتا ہے۔

عرب کبھی کبھی شہر میں آتے ہیں تاکہ خرید وفروخت کریں اور دن میں کئی بار عبادت کریں۔

''تم کہاں سے آئے ہو؟'' لڑکے نے پوچھا۔

''بہت سی جگہوں سے۔''

کوئی بھی شخص بہت سی جگہوں سے نہیں آسکتا۔'' لڑکے نے کہا۔

''میں ایک گڈریا ہوں۔ میرا تعلق بہت سی جگہوں سے ہے۔ لیکن میں صرف ایک جگہ سے آیا ہوں...... ایک ایسے شہر سے جو قدیم محل کے قریب ہے۔ اور یہ وہی جگہ ہے جہاں میں پیدا ہوا۔''

''تو پھر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں سالم (Salem) میں پیدا ہوا تھا۔''

سالم کہاں واقع ہے، یہ بات لڑکے کے علم میں نہیں تھی لیکن وہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اسے خوف تھا کہ وہ سمجھے گا کہ اسے نہیں معلوم۔ وہ کچھ دیر تک پلازہ کے لوگوں کو دیکھتا رہا۔ ہر شخص آجا رہا تھا اور لگتا تھا کہ سب ہی لوگ مصروف ہیں۔

''اچھا، سالم کیسا ہے؟'' اس نے پوچھتے ہوئے کوشش کی تاکہ کوئی اشارہ مل جائے۔

''وہ ہمیشہ کی طرح ہی ہے۔''

کوئی اشارہ تو نہیں ملا لیکن وہ اتنا ضرور سمجھ گیا کہ سالم اندلسیا میں نہیں ہے۔ اگر یہ رہا ہوتا تو اس کا نام اس نے پہلے ہی سن رکھا ہوتا۔

''اور تم سالم میں کیا کرتے ہو؟'' اس نے اصرار کیا۔

''میں سالم میں کیا کرتا ہوں؟'' بوڑھا شخص ہنسنے لگا۔

''ہاں، میں سالم کا بادشاہ ہوں۔''

لوگ عجیب طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ لڑکے نے سوچا۔ کبھی یہی بہتر ہوتا ہے کہ بھیڑوں کے ساتھ رہا جائے جو کچھ بھی نہیں کہتیں۔ یہ بھی اچھا ہوگا کہ اپنی کتاب کے ساتھ اکیلا رہا جائے۔ وہ اپنی حیرت انگیز کہانیاں اسی وقت سناتی ہیں جب تم سننا چاہتے ہو۔ لیکن جب تم لوگوں سے گفتگو

کرتے ہو تو بعض اوقات ایسی عجیب وغریب باتیں ہوتی ہیں کہ تم یہ تک نہیں جانتے کہ گفتگو کیسے جاری رکھی جائے۔

میرا نام ملچیزیڈک (Melchizedek) ہے۔" بوڑھے شخص نے کہا۔ "تمہارے پاس کتنی بھیڑیں ہیں؟"

"کافی زیادہ۔" لڑکے نے جواب دیا۔ اسے احساس تھا کہ بوڑھا شخص اس کی زندگی کے متعلق کچھ زیادہ جاننے کا طلب گار ہے۔

"تو پھر، ہمارے لئے ایک مسئلہ ہے۔ اگر تمہارے پاس کافی زیادہ بھیڑیں ہیں تو پھر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

لڑکے پر چڑچڑاہٹ سوار ہوئی۔ وہ کسی مدد کا طلبگار تو نہیں تھا۔ یہ تو خود بوڑھے شخص نے مجھ سے شراب مانگی تھی اور پھر گفتگو شروع کر دی تھی۔

"میری کتاب واپس دو۔" لڑکے نے کہا۔ "مجھے جا کر اپنی بھیڑوں کو اکٹھا کرنا اور پھر چلنے کی تیاری کرنی ہے۔"

"تم اپنی بھیڑوں کا دسواں حصہ مجھے دیدو۔" بوڑھے آدمی نے کہا۔ "میں تمہیں چھپے خزانے کو حاصل کرنے کی ترکیب بتاؤں گا۔"

لڑکے کو اپنا خواب یاد آ گیا اور پھر یکا یک ہر بات صاف ہو گئی۔ بوڑھی عورت نے تو کوئی فیس وغیرہ نہیں لی تھی لیکن بوڑھا شخص ...... جو شاید اس کا شوہر ہو...... اسے کچھ زیادہ ہی پیسے کا حصول درکار ہے۔ وہ بھی اس چیز کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے بدلے جس کا وجود تک نہیں۔ بوڑھا بھی شاید جپسی (پاک وہند سے تعلق رکھنے والی خانہ بدوش قوم) ہے۔

لیکن اس سے پہلے کہ لڑکا کچھ کہے۔ بوڑھا آدمی جھکا، ایک لکڑی اٹھائی اور پلازا کی ریت پر لکھنے لگا۔ اس کے سینے سے ایک چمک منعکس ہوئی جو اتنی شدید تھی کہ لڑکا تھوڑی دیر کے لئے بصیرت سے محروم ہو گیا۔ اس نے انتہائی پھرتی کے ساتھ جو اس عمر میں دشوار تھی۔ اس شخص نے جو کچھ بھی تھا اپنے لبادے میں چھپا لیا۔ جب اس کے دیکھنے کی صلاحیت بحال ہوئی تو لڑکا اس قابل ہو گیا کہ وہ ریت پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھ سکے۔

اس چھوٹے سے شہر کے پلازہ کی ریت پر لڑکے نے اپنے والد، والدہ اور اس درسگاہ کا نام پڑھا جہاں اس نے تعلیم حاصل کی تھی۔ اس نے تاجر کی بیٹی کا نام بھی پڑھا جسے وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے مزید ایسی باتیں بھی پڑھیں جسے اس نے کبھی کسی کو نہیں بتائی تھیں۔

Marfat.com

7

''میں سالم کا بادشاہ ہوں۔'' بوڑھے شخص نے کہا تھا۔

''آخر بادشاہ ایک گڈریے سے کیوں محوِ کلام ہوا؟'' لڑکے نے متحیر ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کی کئی وجوہات ہیں۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ تم اپنی تقدیر کی تلاش میں کامیاب ہوئے ہو۔''

لڑکا انسان کی تقدیر وغیرہ سے ناواقف تھا۔ ''یہ وہی ہے جس سے تم ہمیشہ عہدہ برا ہونا چاہتے ہو۔ ہر شخص جب وہ جوان ہوتا ہے تو جانتا ہے کہ اس کی تقدیر کیسی ہے۔''

''زندگی کے اس مقام پر ہر چیز صاف اور ممکن ہوتی ہے۔ وہ خوابوں سے خوف نہیں کھاتے اور ہر چیز کے آرزومند ہوتے ہیں جسے وہ اپنی زندگی میں پسند کرتے ہیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک پراسرار قوت انہیں آمادہ کرنے لگتی ہے کہ ان کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی تقدیر کو تسلیم کرلیں۔

لڑکا نہیں سمجھتا تھا کہ بوڑھے کی کہی ہوئی باتوں میں کوئی وزن ہے۔ لیکن وہ یہ ضرور جاننا چاہتا تھا کہ ''پراسرار قوت'' کیا ہوتی ہے۔ وہ جب تاجر کی بیٹی کو بتائے گا تو وہ یقیناً متاثر ہوگی۔

''یہ ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو بظاہر منفی دکھائی دیتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ یہ دکھاتی ہے کہ تم اپنی تقدیر کو کس طرح تسلیم کرو۔ یہ تمہارے جذبے اور ارادے کو استوار کرتی ہے۔ کیونکہ اس کرۂ ارض پر یہی سب سے بڑی سچائی ہے۔ تم جو بھی ہو، یا تم جو بھی کرتے ہو، جب تمہیں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خواہش کائنات کی روح میں پیدا ہوتی ہے۔ زمین پر یہ تمہارا مشن ہے۔''

''یہاں تک کہ تم اگر سفر کرنا چاہتے ہو؟ یا پھر پارچہ باف کے تاجر کی لڑکی سے شادی کرنی چاہتے ہو؟''

'ہاں، یہاں تک کہ تم خزانے کو تلاش کرتے ہو۔ دنیا کی روح کی غذا انسان کی خوشیاں ہوتی

Marfat.com

ہیں۔ اور ناخوشیاں، حسد اور جلاپا بھی۔ کسی کی تقدیر کو ماننا ہی آدمی کی حقیقی ذمہ داری ہوتی ہے۔ سب چیزیں ایک ہی ہیں۔

''اور جب تم کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو تو پوری کائنات اس طرح مددگار ہو جاتی ہے کہ تم اسے حاصل کرلو۔''

وہ دونوں تھوڑی دیر تک خاموشی سے پلازا اور لوگوں کا مشاہدہ کرتے رہے۔ بوڑھے شخص نے گفتگو کی ابتداء کی۔

''تم نے بھیڑوں کے ریوڑ کی دیکھ بھال کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''کیوں کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔''

بوڑھے شخص نے ایک بیکری والے کی طرف اشارہ کیا جو پلازا کے کونے میں اپنی دکان کی کھڑکی پر کھڑا ہوا تھا۔ ''جب وہ بچہ تھا تو وہ بھی سفر کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے وہ بیکری خرید کے کچھ پیسے پس انداز کرلے۔ جب وہ بڑا ہوا تو ایک ماہ کے لئے افریقہ جانا چاہتا ہے۔ وہ تسلیم نہیں کرتا کہ انسان اپنی زندگیوں میں کبھی اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنے خواب کی تکمیل کریں۔''

''اسے گڈریا بننے کا فیصلہ کرنا چاہئے تھا۔'' لڑکے نے کہا۔

''ہاں اس نے اس بارے میں سوچا تھا۔'' بوڑھے شخص نے کہا۔

''لیکن بیکر کا کام گڈریئے سے زیادہ اہم ہے۔ بیکر کے پاس گھر ہوتا ہے جبکہ گڈریا کھلے میں سوتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کی شادیاں بیکر سے کرنا پسند کرتے ہیں بجائے یہ کہ گڈریئے سے کریں۔''

لڑکے نے اپنے دل میں ایک ٹیس سی محسوس کی۔ وہ تاجر کی بیٹی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ قصبے میں یقیناً ایک بیکر موجود تھا۔

بوڑھے آدمی نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''آگے چل کر لوگ بیکر اور گڈریئے کے متعلق جو سوچیں گے وہ تقدیر کے مقابلے میں زیادہ اہم ہوگا۔''

بوڑھے شخص نے کتاب کا ایک صفحہ کھولا اور اسے پڑھنے لگا۔ لڑکا منتظر رہا پھر بوڑھے شخص کے مطالعے میں خلل انداز ہوا جیسے خود سے ہوا تھا۔ ''تم مجھ سے یہ سب باتیں کیوں کر رہے ہو؟''

''کیونکہ تم اپنی قسمت کو تسلیم کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اور تم اس مقام پر ہو جہاں سب کچھ چھوڑ دو گے۔''

''اور اس وقت جب تم ہمیشہ منظر میں دکھائی دیتے ہو؟''

Marfat.com

''ہمیشہ اس طرح نہیں۔ لیکن میں ہمیشہ ایک یا دوسری صورت میں نظر آتا ہوں۔ کبھی تو میں کسی مسئلے کے حل کی صورت میں آتا ہوں اور کبھی کسی اچھے خیال کی صورت میں دوسرے وقتوں میں، جب کوئی بحرانی لمحہ ہو تو میں انہیں آسان کرتے ہوئے وقوع پذیر ہوتا ہوں۔ میں اور بھی بہت سی چیزیں کرتا ہوں لیکن لوگ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ میں نے ہی کیا ہے۔''

بوڑھے شخص نے ایک واقعہ بیان کیا کہ پچھلے ہفتے اس پر زور ڈالا گیا کہ وہ ایک کان کن کے سامنے پیش ہو۔ اور اس نے ایک پتھر کی شکل اختیار کی۔ کان کن نے زمرد نکالنے کے لئے ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ دیا تھا۔ پانچ برسوں تک وہ ایک خاص دریا پر کام کرتا رہا اور وہ ہزارہا پتھروں کو پرکھتا رہا کہ وہ زمرد ہے یا نہیں۔ کان کن عین اس وقت اپنے کام سے دست بردار ہو گیا کہ اگر ایک پتھر، صرف ایک پتھر اور دیکھ لیتا تو اسے زمرد حاصل ہو جاتا۔ چونکہ کان کن نے اپنی تقدیر کیلئے ہر چیز کی قربانی دی تھی اس لئے بوڑھے آدمی نے فیصلہ کیا کہ وہ بیچ میں پڑ جائے۔ اس نے خود کو ایک ایسے پتھر میں تبدیل کر لیا جو کان کن کے قدموں میں لڑک رہا تھا۔ کان کن نے اپنے غصے اور دلبر داشتگی کے باعث جو پانچ برسوں کے بے ثمر ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی، لڑکتے ہوئے پتھر کو اٹھایا اور ایک طرف پھینک دیا۔ اس نے پتھر کو اتنی زور سے پھینکا تھا کہ وہ گرنے کے بعد ٹوٹ گیا اور اس میں سے دنیا کا خوبصورت ترین زمرد برآمد ہو گیا۔

''لوگ اپنی زندگی کے ابتدائی حصے میں یہ معلوم کرتے ہیں کہ آخر ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔'' بوڑھے آدمی نے تلخی سے کہا۔ ''ممکن ہے وہ اسی لئے بہت جلد ہی دست بردار ہو جاتے ہیں۔ لیکن طریقہ یہی ہے۔''

لڑکے نے بوڑھے شخص کو یاد دلایا کہ اس نے خفیہ خزانے کے متعلق کچھ کہا تھا۔

''خزانے کو پانی کے بہاؤ نے عریاں کر دیا ہے۔ پھر انہی لہروں میں وہ چھپ گیا۔'' بوڑھے آدمی نے کہا۔ ''اگر تم اپنے خزانے کے متعلق کچھ جاننا چاہتے ہو تو پھر تمہیں اپنے ریوڑ کا دسواں حصہ دینا ہو گا۔''

''اور میرے خزانے کے دسویں حصے کے متعلق کیا خیال ہے؟''

بوڑھا شخص مایوس دکھائی دینے لگا۔ ''اگر تم نے شروع میں ہی اک چیز کا وعدہ کیا جو تمہارے پاس نہیں ہے تو پھر اس کے حصول کی خواہش ختم ہو جائے گی۔''

لڑکے نے کہا کہ اس نے خزانے کا دسواں حصہ جپسی کو دینے کا پہلے ہی وعدہ کر لیا ہے۔

''جپسیز (خانہ بدوش) لوگوں کو آمادہ کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔'' بوڑھے شخص نے آہ

بھری۔" کچھ بھی ہو، یہ بہت اچھا ہوا کہ تم جان گئے کہ زندگی میں ہر چیز کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ اور یہی چیز تو روشنی کے لئے جنگ کرنے والے سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

بوڑھے شخص نے لڑکے کو کتاب واپس کر دی۔

"کل اسی وقت میرے لئے ریوڑ کا دسواں حصہ لے آؤ پھر میں بتاؤں گا کہ تم کس طرح خفیہ خزانہ حاصل کر سکتے ہو۔ گڈ آفٹرنون۔"

اور پلازا کے کونے پر پہنچنے کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

Marfat.com

8

لڑکے نے دوبارہ کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا لیکن وہ زیادہ دیر تک توجہ نہ دے سکا۔ وہ گھبراؤ اور پریشانی محسوس کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بوڑھا شخص صحیح ہے۔ وہ بیکری تک گیا اور ایک روٹی خریدی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا بیکر کو وہ باتیں بتا دینی چاہئے جو بوڑھے شخص نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ کبھی کبھی اچھا ہوتا ہے کہ چیزوں کو اس کے حال پر ویسے ہی چھوڑ دیا جائے۔ اس نے خود ہی خود سوچا اور فیصلہ کیا کہ کوئی ذکر نہ کیا جائے۔ اگر وہ اسے کچھ بتاتا ہے تو پھر بیکر اپنے تین دن اس کے متعلق سوچتے ہوئے گزار دیگا چاہے وہ معاملات کو برتنے کا گر ہی کیوں نہ جانتا ہو۔ لڑکا بیکر کو اس قسم کی پریشانی میں نہیں مبتلا کریگا۔ چنانچہ اس نے شہر میں پھرنا شروع کر دیا اور دیکھا کہ وہ شہر پناہ تک آ گیا ہے۔ وہاں ایک چھوٹی سی عمارت تھی جس کی کھڑکی سے لوگ افریقہ کا ٹکٹ خرید رہے تھے۔ اسے اس بات کا علم تھا کہ مصر افریقہ میں ہی ہے۔

"کیا میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟" کھڑکی کے پیچھے بیٹھے ہوئے شخص نے کہا۔

"شاید آئندہ کل۔" لڑکے نے ہٹتے ہوئے کہا۔ اگر اس نے صرف ایک بھیڑ بیچ دی تو دوسرے ساحل تک پہنچنے کے لئے کافی ہوگا۔

"خواب دیکھنے والا دوسرا شخص۔" ٹکٹ بیچنے والے نے لڑکے کو جاتے دیکھتے ہوئے اپنے مددگار سے کہا۔ "اس کے پاس سفر کرنے کے لئے مناسب پیسے نہیں ہیں۔"

ٹکٹ کی کھڑکی پر کھڑے ہوئے اپنا ریوڑ یاد آیا تھا اور اس نے فیصلہ کیا کہ اسے گڈریے کی حیثیت میں ہی واپس جانا چاہئے۔ ان دو برسوں میں اس نے گڈریے کے تمام اسرار و رموز سیکھ لئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ بھیڑوں کے بال کس طرح تراشتے ہیں۔ پیٹ میں بچہ ہونے کے دوران اس کا خیال کس طرح کیا جاتا ہے اور بھیڑ کو بھیڑیوں سے کس طرح محفوظ رکھتے ہیں۔ وہ اندلس کی تمام چراگاہوں اور میدانوں سے واقف تھا۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے جانوروں کی صحیح قیمت کیا ہے۔

Marfat.com

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے دوست کے اصطبل جائے اور ممکن حد تک دور کے راستے سے۔ جیسے ہی وہ شہر کے قریب واقع قلعے سے گزرا اس کی واپسی میں خلل واقع ہو گیا اور وہ پتھروں کی چڑھائی چڑھتا ہوا دیوار کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔

جہاں سے فاصلے پر موجود افریقہ کو وہ دیکھ سکتا تھا۔ کسی نے اسے ایک بار بتایا تھا کہ وہ وہاں ہے جہاں سے مورز (عرب اور بربر نسل سے تعلق رکھنے والے شمال مغربی افریقہ کا مسلمان باشندہ) آئے تھے تا کہ اسپین پر قبضہ کر سکیں۔

جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا وہاں سے قریب قریب پورا شہر دیکھ سکتا تھا یہاں تک کہ پلازہ بھی جہاں بیٹھ کر اس نے بوڑھے شخص سے گفتگو کی تھی۔ وہ اس جگہ صرف اس لئے آیا تھا تا کہ اس عورت کو تلاش کر لے جو خوابوں کی تعبیر بتاتی ہے۔ وہ ایک گڈریا ہے اس حقیقت سے نہ تو وہ عورت اور نہ ہی بوڑھا شخص متاثر ہوا تھا۔ وہ ایسے لوگ تھے جو چیزوں پر تا دیر یقین نہیں رکھتے تھے اور اس بات کو بھی نہیں سمجھتے تھے کہ گڈریوں کو اپنی بھیڑوں سے انسیت ہوتی ہے۔ وہ اپنے ریوڑ کے تمام جانوروں کی ہر ایک بات سے واقف تھا۔ اس کو یہ خبر تھی کہ ان میں سے کتنی لنگڑی ہیں، کونسی دو ماہ بعد جنم دیں گی اور کون کاہل الوجود ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان کے بال کس طرح تراشتے ہیں اور انہیں ذبح کیسے کرتے ہیں۔ اگر اس نے کبھی انہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو اسے تکلیف ہوگی۔

ہوا تیز ہو گئی۔ وہ اس ہوا سے واقف ہے۔ لوگ اس کو بحیرۂ روم کی آندھی کہتے ہیں کیونکہ مورز مشرقی بحیرۂ روم سے، بحیرۂ روم کی مشرقی انتہا پر اسی کے ذریعے آئے تھے۔

آندھی کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ میں یہاں ہوں، اپنے ریوڑ اور خزانے کے درمیان۔ لڑکے نے سوچا۔ وہ جن چیزوں کا عادی تھا اور اس چیز کا جسے وہ حاصل کرنا چاہتا تھا، ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ وہاں تاجر کی بیٹی بھی تھی لیکن وہ اس کے ریوڑ سے زیادہ اہم نہیں تھی کیونکہ اس کا انحصار اس پر نہیں تھا۔ ممکن ہے اس کو اب وہ یاد بھی نہ ہو۔ اسے یقین تھا کہ وہ جس دن آیا تھا اس سے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔ اس کے لئے ہر دن ایک جیسا تھا اور ہر دن آنے والے دنوں جیسا ہوتا ہے کیونکہ لوگ اچھی چیزوں کو یاد نہیں رکھتے جو ان کی زندگیوں میں سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

میں نے اپنے باپ، اپنی ماں اور قصبے کے قلعے کو چھوڑ دیا۔ وہ میری غیر موجودگی کے عادی ہو چکے اسی طرح میں بھی۔ بھیڑیں بھی میری غیر موجودگی کی عادی ہو جائیں گی۔ لڑکے نے سوچا۔

وہ جہاں بیٹھا ہوا تھا وہاں سے پلازہ دیکھ سکتا تھا۔ لوگ مسلسل بیکر کی دکان پر آ جا رہے تھے۔

Marfat.com

ایک جوان جوڑا اسی بنچ پر بیٹھا ہوا تھا جس پر بیٹھ کر میں نے بوڑھے شخص سے گفتگو کی تھی اور انہوں نے ایک دوسرے کا بوسہ لیا۔

''وہ بیکر......'' اس نے اپنے خیالات کی تکمیل کے بغیر خود سے کہا۔ بحیرۂ روم کی تیز ہوائیں یا آندھی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کی طاقت کو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔ یہی ہوائیں مورز کو لائی تھیں۔ ہاں۔ اور یہی صحرا کی خوشبو اور نقاب پوش عورتوں کو بھی لائی تھیں۔ یہ اپنے ساتھ محنت کوش خواب دیکھنے والے آدمیوں کو بھی لائی تھی جنہوں نے ایک بار نامعلوم چیز کی تلاش میں چھوڑا تھا۔ سونے اور غیر معمولی تجربات کے لئے......اور اہرام مصر کے لئے۔ لڑکے نے ہواؤں کی آزاد روی پر حسد کا جذبہ محسوس کیا۔ اور دیکھا کہ ایسی آزاد روی وہ خود بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اسے خود اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں روک سکتا تھا۔ بھیڑیں، تاجر کی بیٹی، اور اندلسیا کے میدان تقدیر کے راستے میں محض ایک قدم تھے۔

دوسرے دن، لڑکے نے دوپہر میں بوڑھے شخص سے ملاقات کی۔ وہ اپنے ساتھ چھ بھیڑیں لایا تھا۔

''مجھے حیرت ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ ''میرے دوست نے دوسری تمام بھیڑوں کو فوراً ہی خرید لیا۔ اس نے کہا، اس نے ہمیشہ گڈریا بننے کا خواب دیکھا اور یہ ایک اچھا شگون تھا۔''

''ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔'' بوڑھے شخص نے کہا۔ ''اسے اطمینان بخش اصول کہتے ہیں۔ جب تم پہلی بار تاش کھیلتے ہو تو تمہیں ہمیشہ جیتنے کی توقع ہوتی ہے۔ سیکھنے والے کی قسمت۔''

''ایسا کیوں ہوتا ہے؟''

''کیونکہ ایک طاقت چاہتی ہے کہ تم اپنی تقدیر کو تسلیم کرو۔ یہ تمہاری اشتہا یا رغبت کو کامیابی کے مزے سے بڑھاتی ہے۔''

بوڑھے شخص نے بھیڑوں کا معائنہ کرنا شروع کر دیا اور دیکھا کہ ان میں سے ایک لنگڑی ہے۔ لڑکے نے وضاحت کی یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کیونکہ ریوڑ کی وہ ایک ذہین بھیڑ ہے اور کافی اون پیدا کرتی ہے۔

''خزانہ کہاں ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''یہ مصر میں اہرام کے قریب ہے۔''

لڑکا چونک گیا کیونکہ بوڑھی عورت نے بھی یہی کہا تھا۔ لیکن یہ بتانے کے لئے اس نے کوئی فیس نہیں لی تھی۔

Marfat.com

''خزانے کو پانے کے لئے تمہیں غیبی اشارہ سمجھنا ہوگا۔ خدا نے راستے متعین کر رکھے ہیں جس پر ہر شخص کو چلنا ہوتا ہے۔ تمہیں صرف ان غیبی اشاروں کو سمجھنا ہے جسے اس نے بنا رکھا ہے۔''

اس سے پہلے کہ لڑکا جواب دیتا، ایک تتلی برآمد ہوئی اور اس کے اور بوڑھے آدمی کے درمیان اڑنے لگی۔ اسے اپنے دادا کی کہی ہوئی ایک بات یاد آئی کہ تتلیاں ایک اچھا شگون ہوتی ہیں۔ جیسے جھینگر، جیسے توقعات، جیسے چھپکلیاں اور چار برگہ پودے۔

''ٹھیک ہے۔'' بوڑھے شخص نے لڑکے کے خیالات پڑھتے ہوئے کہا۔ ''جیسا کہ تمہارے دادا نے تمہیں بتایا، یہ اچھے غیبی اشارے ہیں۔''

بوڑھے آدمی نے اپنا لبادہ کھولا، اور لڑکے نے جو کچھ دیکھا اسے ایک دھچکا سا لگا۔ بوڑھے شخص نے اپنے سینے پر سونے کی ایک بھاری پلیٹ لگا رکھی تھی جس پر بہت سے قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے۔ لڑکے کو وہ چمک یاد آ گئی جو اس نے پچھلے دن دیکھی تھی۔

وہ واقعی ایک بادشاہ تھا۔ اس نے شاید اس لئے بھیس بدل رکھا تھا کہ کہیں چوروں سے مقابلہ نہ ہو جائے۔

''اسے لے لو۔'' بوڑھے آدمی نے ایک سفید اور دوسرا سیاہ پتھر اٹھاتے ہوئے کہا جو اس کے سینے پر لگی ہوئی پلیٹ پر چسپاں تھا۔ انہیں URIM اور THUMMIM کہتے ہیں۔ سیاہ پتھر ''ہاں'' اور سفید پتھر ''نہیں'' کی علامت ہے۔ جب تم غیبی اشارے کو نہیں پڑھ سکو گے تو یہ تمہاری مدد کریگا۔ ہمیشہ حقیقی سوالات کیا کرنا۔

''لیکن، اگر تم چاہو تو اپنے فیصلے بھی کر سکتے ہو۔ خزانہ اہرام مصر کے قریب ہے۔ جیسا کہ تم جانتے ہو۔ لیکن میں چھ بھیڑوں کی قیمت دینے پر اصرار کروں گا کیونکہ میں نے فیصلہ کرنے میں تمہاری مدد کی ہے۔''

لڑکے نے پتھروں کو اپنے پرس میں رکھ لیا۔ اس وقت کے بعد سے وہ اپنے فیصلے خود کیا کرے گا۔

''یہ نہ بھولنا کہ تمہیں ایک وقت میں ایک ہی بات کرنی ہے، اس کے علاوہ دوسری نہیں۔ اور غیبی اشارے کی زبان بھی نہ بھولنا۔ یہ بھی نہ بھولنا کہ اس طرح اخذ کئے گئے نتیجے پر ہی مقدر کی جانب بڑھنا ہے۔''

''لیکن جانے سے پہلے میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سنانا چاہتا ہوں۔''

''ایک تاجر نے اپنے بیٹے کو خوشیوں کا راز سمجھنے کے لئے بھیجا کہ وہ دنیا کے عقلمند لوگوں سے

Marfat.com

جاننے کی کوشش کرے۔لڑکا صحرا میں چالیس دنوں تک پھرتا رہا۔اور پھر ایک خوبصورت قلعے کے پاس پہنچا جو ایک بلند پہاڑ پر بنا ہوا تھا۔یہ وہی جگہ تھی جہاں عقلمند شخص رہا کرتا تھا۔

''ایک برگزیدہ شخص کی تلاش کی بجائے ہمارے ہیرو نے قلعے کے کمرۂ خاص میں داخل ہوتے ہوئے پر ہجوم چہل پہل دیکھی۔تاجر آرہے ہیں جارہے ہیں کچھ لوگ کونوں میں گفتگو میں منہمک ہیں۔ایک چھوٹا سا طائفہ موسیقی بجا رہا ہے۔ایک میز پر دنیا کے اس حصے کے لذیذ کھانے چنے ہوئے ہیں۔عقلمند آدمی ہر شخص سے گفتگو کر رہا ہے۔لڑکے کو اپنی باری کے لئے دو گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا کہ اس شخص کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائے۔

''عقلمند آدمی نے لڑکے کی وضاحت کو توجہ سے سنا کہ وہ کیوں آیا ہے لیکن کہا کہ خوشیوں کے راز کو بیان کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔اس نے لڑکے کو مشورہ دیا کہ محل کے گرد و پیش کو دیکھے اور دو گھنٹے بعد واپس آئے۔

''اس دوران، میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ اور بھی کرو، عقلمند شخص نے لڑکے کو ایک چائے کا چمچہ دیتے ہوئے کہا جس میں تیل کے دو قطرے تھے۔تم محل میں چاروں جانب پھرتے ہوئے اس چمچے کو اپنے ساتھ رکھنا لیکن اس طرح کہ تیل نہ گرنے پائے۔''

''لڑکے نے محل کی بہت سی سیڑھیاں چڑھنی اور اترنی شروع کر دی۔اور اپنی نگاہوں کو چمچے پر جمائے رکھا۔دو گھنٹے بعد وہ اس کمرے میں واپس آیا جس میں عقلمند آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

''اچھا ہاں۔'' عقلمند آدمی نے پوچھا۔''کیا تم نے ایران کا وہ منقش کپڑا دیکھا جو میرے ڈائننگ ہال میں لٹک رہا ہے؟ کیا تم نے وہ باغ دیکھا جسے مالی نے دس برسوں میں تخلیق کیا ہے؟ کیا تم نے میری لائبریری میں وہ خوبصورت نقاشی دیکھی ہے جو چرمی پارچے پر کی گئی ہے؟''

لڑکے نے خجل ہوتے ہوئے تسلیم کیا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا۔اس کی تمام تر توجہ اس پر تھی کہ تیل کسی صورت نہ گرنے پائے جیسا کہ عقلمند شخص نے اس سے کہا تھا۔

''تو پھر واپس جاؤ اور میرے ان نوادرات کو دیکھو۔'' عقلمند شخص نے کہا۔''تم اس شخص پر اعتبار نہیں کر سکتے جب تک کہ تم نے اس کا گھر نہ دیکھا ہو۔''

لڑکا اٹھا اور چمچہ لیکر محل کو بغور دیکھنے کے لئے نکل پڑا۔اس بار اس نے ہر چیز کو ٹھیک طرح دیکھا، سارے فنکارانہ کام کو چھت پر، دیواروں پر ملاحظہ کیا۔باغات سے لطف لیا، چاروں جانب پھیلے ہوئے پہاڑوں پر نظر ڈالی۔پھولوں کے حسن اور ذوق انتخاب کو داد دی۔دانا شخص کے پاس واپس آکر اس نے دیکھی ہوئی چیزوں کی تفصیلات بیان کیں۔

Marfat.com

''لیکن ان تیل کے قطروں کا کیا بنا جو میں نے تمہارے حوالے کیا تھا۔'' مردِ دانا نے استفسار کیا۔

''اپنے پاس موجود چمچے پر نظر ڈالی تو لڑکے نے دیکھا کہ تیل گر چکا تھا۔

''خیر، میں تمہیں صرف ایک ہی مشورہ دے سکتا ہوں۔'' انتہائی دانا شخص نے کہا۔''خوشیوں کا راز یہ ہے کہ دنیا کے تمام عجائبات دیکھے جائیں لیکن چمچے میں موجود تیل کو فراموش نہ کیا جائے۔''

گڈریے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بوڑھے بادشاہ نے جو کہانی سنائی تھی اُسے اس نے سمجھ لیا تھا۔ گڈریا سفر کو پسند کر سکتا ہے لیکن اسے اپنی بھیڑوں کو کبھی بھولنا نہیں چاہئے۔

بوڑھے شخص نے لڑکے پر نظر ڈالی، لڑکے کے سر کو عجب معنی خیز انداز میں دیکھتا رہا۔ پھر اپنی بھیڑوں کو ساتھ لیا اور چلا گیا۔

Marfat.com

9

تاریفا کے بلند تر حصے میں ایک قلعہ ہے جو مورز کی تعمیر ہے۔اس کی دیوار کے اوپر سے افریقہ کی ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ سالم کا بادشاہ ملچائی ذیڈک،اس دوپہر قلعے کی دیوار پر بیٹھا ہوا تھا اور تیز ہوائیں چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔قریب ہی بھیڑیں کسمسا رہی تھیں، نئے مالک سے بے اطمینان اور اتنی بڑی تبدیلی سے جذباتی ہو رہی تھیں۔انہیں تو بس کھانا اور پانی درکار تھا۔

ملچائی ذیڈک نے ایک جہاز کو دیکھا جو ساحل سے دور ہو رہا تھا۔وہ اب لڑکے سے کبھی نہیں ملے گا جیسے کہ ابراہیم سے دسواں حصہ فیس لیکر نہیں ملا۔یہ اس کا طریقہ کار تھا۔

دیوتاؤں کی کوئی خواہش نہیں ہوتی، کیونکہ وہ تقدیر نہیں رکھتے۔لیکن سالم کے بادشاہ کو قوی امید تھی کہ لڑکا کامیاب و کامران ہو جائے گا۔

یہ بری بات ہے کہ وہ اتنی جلدی میرا نام بھولنے والا ہے۔اس نے سوچا۔ مجھے بار بار دہرا دینا چاہیے تھا۔اس طرح وہ جب بھی میرا تذکرہ کرتا تو کہتا کہ میں ملچائی ذیڈک،سالم کا بادشاہ ہوں۔

اس نے سراسیمہ ہوتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھا اور کہا۔"میں جانتا ہوں کہ یہ گھمنڈوں کا گھمنڈ ہے، جیسا کہ تو نے کہا، میرے مالک۔لیکن بوڑھے بادشاہ کو کبھی کبھی خود پر فخر ہوتا ہے۔"

Marfat.com

10

افریقہ کتنا عجیب ہے۔ لڑکے نے سوچا وہ ایک ایسی ہی بار میں بیٹھا ہوا تھا، جیسی کہ اس نے ٹنگیر کی تنگ سڑکوں کے کنارے دیکھی تھیں۔ کچھ لوگ حقہ پی رہے تھے اور اس کی نے ایک دوسرے کو بڑھاتے جاتے تھے۔ چند گھنٹوں میں اس نے دیکھا کہ لوگ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چل رہے ہیں۔ عورتوں نے اپنے چہروں کو چھپا رکھا ہے اور عبادت گزار لوگ مینار پر چڑھ کر غنائی حمد پڑھ رہے ہیں۔ اس کے قریب لوگ گھٹنوں کے بل جھکے اور اپنی پیشانی کو فرش پر رکھ رہے ہیں۔ "لامذہبوں کی ایک مشق"۔ اس نے خود سے کہا۔ جیسے چرچ میں کوئی بچہ سنٹ سنتیا گو میٹا مورس کی شبیہ کو اپنے سفید گھوڑے پر کھلی ہوئی تلوار کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھتا رہتا ہے جو ذہنی تصور میں اپنے پیروں پر جھک رہا ہے۔ لڑکے نے سخت تنہائی اور ناگواری محسوس کی۔ لامذہبی لوگ شیطان دکھائی دے رہے تھے۔

سفر کی عجلت میں وہ ایک بات بھول گیا تھا، صرف ایک بات جو اسے طویل مدت تک خزانے سے دور رکھ سکتی تھی۔ اس ملک میں صرف عربی بولی جاتی تھی۔

بار کا مالک اس کے پاس آیا۔ اس نے قریب کی میز پر پیش کئے جانے والے مشروب کی طرف اشارہ کیا۔ وہ ایک کسیلی چائے تھی۔ لڑکے نے شراب کو ترجیح دیا۔

لیکن اسے فی الحال کوئی فکر نہیں تھی۔ اسے اگر فکر تھی تو خزانے کی فکر تھی۔ وہ اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے اور کہاں جائے گا۔ بھیڑوں کی فروخت سے اس کے بٹوے میں کافی پیسے تھے۔ لڑکا جانتا تھا کہ پیسوں میں جادو کی قوت ہوتی ہے۔ جس کے پاس پیسے ہوتے ہیں وہ سچ مچ تنہا نہیں ہوتا۔ جلد ہی ممکن ہے چند روز کے اندر وہ اہرام مصر پر ہو۔ بوڑھا شخص جس کے سینے پر سونے کی پلیٹ لگی ہوئی تھی وہ چند بھیڑوں کے لئے دروغ گوئی نہیں کرسکتا تھا۔

بوڑھے شخص نے اشاروں اور شگون کے متعلق گفتگو کی تھی، لڑکا جب آبنائے عبور کررہا تھا تو اس نے غیبی اشارے کے متعلق سوچا۔ ہاں، بوڑھے شخص کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ کس کے متعلق بات

Marfat.com

کررہا ہے۔ اس نے اندلسیا کے میدانوں میں کچھ وقت گزارا تھا۔ اس دوران اس نے زمین اور آسمان دیکھ کر راستے کا تعین کرنا سیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ پرندوں کی موجودگی کا مطلب سانپ کا قریب ہی ہونا ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں گھاس پھوس نظر آئے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ قریب ہی پانی موجود ہے۔ یہ سب میں نے بھیڑوں سے سیکھا ہے۔

اگر خدا بھیڑوں کی اتنی اچھی رہنمائی کرتا ہے تو پھر وہی انسان کی بھی کرے گا۔ اس نے سوچا۔ اس خیال نے اس کی طبیعت بحال کر دی۔ چائے کے کسیلے پن میں کمی واقع ہو گئی۔

''تم کون ہو؟'' اس نے اپینی زبان میں پوچھتی ہوئی آواز سنی۔

لڑکے کو اطمینان ہو گیا۔ وہ غیبی اشارے کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اتنے میں کوئی شخص آ گیا۔

''کیا تم اپینی زبان جانتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ نیا آنے والا مغربی لباس میں ایک جوان شخص تھا۔ لیکن اس کے جلد کی رنگت کہہ رہی تھی کہ اس کا تعلق اسی شہر سے ہے۔ اس کی عمر اور قد اتنا ہی تھا جتنا کہ لڑکے کا۔

''یہاں قریب قریب سب ہی لوگ اپینی زبان بولتے ہیں۔ ہم اپین سے صرف دو گھنٹے کے فاصلے پر ہیں۔''

''بیٹھ جاؤ اور مجھے تواضع کا موقع دو۔'' لڑکے نے کہا۔ ''میرے لئے ایک گلاس شراب منگواؤ، میں اس چائے کو ناپسند کرتا ہوں''۔

''اس ملک میں شراب نہیں ہوتی۔'' جوان شخص نے کہا۔ ''مذہب اسکی ممانعت کرتا ہے۔''

پھر لڑکے نے کہا کہ میں اہرام جانا چاہتا ہوں۔ وہ اپنے خزانے کے متعلق کہنے والا تھا لیکن فیصلہ کیا کہ ذکر نہ کیا جائے۔ اگر اس نے ذکر کر دیا تو ممکن ہے عرب اس کا کچھ حصہ طلب کر لے۔ اسے یاد آیا کہ بوڑھے شخص نے کہا تھا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی پیش کش کیسی۔

''میں چاہوں گا کہ تم مجھے وہاں لے چلو۔ میں راہنمائی کے عوض رقم فراہم کروں گا۔''

''وہاں پہنچنے کے لئے تمہارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟'' نئے آنے والے نے پوچھا۔

لڑکا محسوس کر رہا تھا کہ بار کا مالک قریب ہی کھڑا ہوا، توجہ سے ان کی گفتگو سن رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں وہ بے چینی اور الجھن محسوس کر رہا تھا۔ لیکن اسے ایک گائڈ مل چکا تھا، اور نہیں چاہتا تھا کہ اس موقع کو ضائع کر دے۔

''تمہیں پورا صحرائے اعظم پار کرنا ہوگا۔'' جوان شخص نے کہا۔ ''اور اس کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس اتنے پیسے ہیں۔''

Marfat.com

لڑکے نے سوچا کہ یہ عجیب سا سوال ہے۔ وہ بوڑھے شخص کو قابل اعتماد سمجھتا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر تم حقیقتاً کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو تو کائنات تمہارا ساتھ دے گی۔

اس نے اپنے بٹوے سے رقم نکالی اور جوان آدمی کو دکھائی۔ بار کے مالک نے بھی قریب آکر دیکھ لیا۔ دونوں آدمیوں نے عربی زبان میں چند الفاظ کا تبادلہ کیا جس کے بعد بار کا مالک خشمگیں نظر آنے لگا۔

''چلو ہم یہاں سے چلتے ہیں۔'' نئے آنے والے نے کہا۔ ''وہ چاہتا ہے کہ ہم چلے جائیں۔''

لڑکا مطمئن ہو گیا۔ وہ اٹھا کہ بل ادا کر دے لیکن مالک نے اسے پکڑ کر باتیں شروع کر دیں۔ وہ غضبناک انداز میں الفاظ ادا کر رہا تھا۔ لڑکا توانا اور طاقتور تھا، وہ جواب دینا چاہتا تھا لیکن وہ ایک دوسرے ملک میں تھا۔ اس کے نئے دوست نے مالک کو دھکا دے کر ایک طرف کیا اور لڑکے کو کھینچتا ہوا باہر لے گیا۔ ''وہ تمہارے پیسے ہتھیانا چاہتا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ٹنگیر باقی افریقہ جیسا نہیں ہے۔ یہ ایک بندرگاہ ہے اور ہر بندرگاہ پر چور ہوتے ہیں۔''

لڑکے کو نئے دوست پر اعتبار تھا۔ اس نے خطرناک صورت حال سے اسے نکالا تھا۔ اس نے اپنے پیسے نکال کر گنے۔

''ہم کل تک اہرام پہنچ سکتے ہیں۔'' دوسرے شخص نے پیسے لیتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہمیں دو اونٹ خریدنے ہوں گے۔''

وہ ٹنگیر کی تنگ سڑک پر چلنے لگے۔ ہر چہار جانب فروخت ہونے والی اشیاء کے اسٹال لگے ہوئے تھے۔ وہ ایک بڑے پلازہ کے بیچ میں پہنچے جہاں مارکیٹ لگی ہوئی تھی۔ وہاں ہزاروں لوگ بحث مباحثہ کرتے خرید و فروخت کر رہے تھے۔ خنجر اور سبزیاں ساتھ ساتھ، جبکہ تمباکو کے برابر قالین موجود تھی۔ لیکن لڑکے نے اپنی نگاہیں نئے دوست سے نہیں ہٹائیں۔ کیونکہ اس کے سارے پیسے اسی کے پاس تھے۔ اس نے سوچا کہ اس سے واپس لے لے لیکن فیصلہ کیا کہ یہ غیر دوستانہ عمل ہوگا۔ وہ جس اجنبی ملک میں تھا وہاں کے طور طریقوں سے ناواقف تھا۔

''بس میں اس پر نظر رکھوں گا۔'' اس نے خود سے کہا۔ وہ اس بات سے آگاہ تھا کہ اپنے دوست سے زیادہ طاقتور ہے۔

ان تمام الجھاؤ کے درمیان اس کی نظر ایک بہت ہی خوبصورت تلوار پر پڑی ایسی تلوار اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس کی نیام چاندی کی جب کہ ہینڈل سیاہ رنگ کا تھا جس پر انتہائی خوبصورت پتھر جڑے ہوئے تھے۔ لڑکے نے خود سے عہد کیا کہ وہ جب مصر سے واپس لوٹے گا تو اس تلوار کو

Marfat.com

ضرور خریدے گا۔

''اسٹال کے مالک سے دریافت کرو کہ اس تلوار کی کتنی قیمت ہے۔'' اس نے اپنے دوست سے کہا۔ پھر دیکھا کہ وہ چند لمحات تک تلوار کو حیرانی سے دیکھتا رہا۔ اس کا دل ڈوبنے لگا جیسے اس کے سینے کو یکا یک دبا دیا گیا ہو۔ اسے ادھر ادھر دیکھنے سے خوف محسوس ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا ملنے والا ہے۔ وہ کچھ زیادہ دیر تک تلوار کو دیکھتا رہا، پھر ہمت بحال کرتے ہوئے گھوما۔

اس کے چاروں جانب مارکیٹ تھی جس میں لوگ آ رہے تھے، چیختے اور خریداری کرتے ہوئے۔ عجب طرح کے کھانوں کی خوشبوئیں آ رہی تھیں...... لیکن اس کا ساتھی کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

لڑکا خود کو یقین دلا رہا تھا کہ اس کا دوست حادثاتی طور پر الگ ہوا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ یہیں رک کے اس کی واپسی کا انتظار کیا جائے۔ وہ انتظار ہی کر رہا تھا کہ عبادت گزار قریبی مینار پر چڑھا اور حمد پڑھنے لگا۔ مارکیٹ میں موجود تمام لوگ گھٹنوں کے بل جھک گئے اور اپنی پیشانی کو فرش سے لگا دیا۔ اور حمد پڑھنے لگے۔ پھر کارکن چیونٹی کی کالونی کی طرح، سب نے اسٹال ختم کیا اور چلے گئے۔

سورج نے بھی رخت سفر باندھنا شروع کر دیا۔ لڑکا تھوڑی دیر تک اپنی جگہ سے یہ سب کچھ اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک کہ سب سفید مکانات کے پیچھے نہ چلے گئے جو پلازہ کے اطراف میں بنے ہوئے تھے۔ اسے یاد آیا کہ صبح جب سورج طلوع ہوا تھا، اس وقت وہ دوسرے براعظم میں تھا، ساٹھ بھیڑوں کے ساتھ ایک گڈریا ایک لڑکی سے ملاقات کا خواہاں تھا۔ اس صبح پیش آنے والے واقعات سے وہ آگاہ تھا۔ وہ مانوس میدانوں سے گذر رہا تھا۔ لیکن اب جبکہ سورج غروب ہونے والا ہے، وہ ایک دوسرے ملک میں تھا۔ اجنبی دنیا میں اجنبی شخص، جہاں کی زبان تک وہ نہیں بول سکتا تھا۔ وہ اب گڈریا نہیں تھا اور نہ ہی کوئی دوسری شے اس کے پاس تھی یہاں تک کہ پیسے بھی نہیں تھے۔ تا کہ وہ نئے سرے سے ابتدا کرے۔

یہ سب کچھ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے درمیان ہوا۔ لڑکے نے سوچا۔ اسے خود پر افسوس ہو رہا تھا۔ تکلیف دہ امر یہ تھا کہ اس کی زندگی یکا یک تبدیل ہوئی تھی اور کس قدر افسوسناک طریقے سے۔

وہ سخت شرمندہ اور آہ و بکا کرنا چاہتا تھا حالانکہ وہ کبھی اپنی بھیڑوں کے سامنے بھی نہیں رویا تھا۔ پوری مارکیٹ خالی ہو چکی تھی اور وہ گھر سے بہت زیادہ دور تھا چنانچہ بے اختیار رو دیا۔ وہ اس لئے رویا کیونکہ خدا نا انصاف تھا اور اس لئے بھی کیونکہ خدا ان لوگوں کو دوبارہ دیتا ہے جو اپنے

Marfat.com

خوابوں پر یقین رکھتے ہیں۔

میرے پاس جب بھیڑیں تھیں تو میں خوش تھا اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی خوش رکھتا تھا۔ لوگ پیچھے آتا ہوا دیکھتے تو خوش آمدید کہتے تھے۔ اس نے سوچا۔ لیکن اس وقت میں غم میں ڈوبا ہوا تنہا شخص ہوں۔ میں لوگوں کے ساتھ کڑوا اور نا قابل اعتماد ہونے جا رہا ہوں کیونکہ ایک شخص نے مجھے دھوکہ دیا۔ میں ان لوگوں سے نفرت کروں گا جنہیں ان کا خزانہ مل گیا لیکن مجھے میرا نہیں ملا۔ میرے پاس تھوڑا بہت جو ہے اسے میں روک لوں گا کیونکہ میں انتہائی غیر اہم شخص ہوں اور دنیا کو فتح نہیں کر سکتا۔

اس نے اپنا بیگ کھولا تا کہ یہ دیکھے کہ اس کے پاس کیا بچا ہے۔ ممکن ہے اس سینڈوچ کا تھوڑا بہت ٹکڑا بچ گیا ہو جسے اس نے جہاز پر کھایا تھا۔ لیکن اسے جو کچھ ملا وہ موٹی کتاب، اسکی جیکٹ اور دو پتھر تھے جسے بوڑھے آدمی نے اسے دیا تھا۔

اس کی نظر جیسے ہی پتھروں پر پڑی اس نے چند وجوہ کی بناء پر سکون محسوس کیا۔ اس نے چھ بھیڑ کے عوض ان بیش قیمت پتھروں کو لیا تھا جنہیں سینے پر لگی سونے کی پلیٹ سے نکالا گیا تھا۔ وہ پتھروں کو فروخت کر کے واپسی کا ٹکٹ لے سکتا ہے۔ لیکن اس بار میں ذہانت کا مظاہرہ کروں گا۔ لڑکے نے پتھروں کو بٹوے سے نکالتے ہوئے سوچا تا کہ انہیں جیب میں رکھ سکے۔ یہ ایک ساحلی شہر تھا اور اس کے دوست نے ایک ہی قابل اعتبار بات کہی تھی اور وہ یہ کہ ایسے شہروں میں چور بہت ہوتے ہیں۔

اب بات سمجھ میں آئی تھی کہ بار کا مالک اتنا پریشان کیوں تھا۔ وہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس پر اعتماد نہ کرے۔ ''میں دوسروں جیسا ہی شخص ہوں...... میں دنیا کو اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ویسی نہیں جیسی کہ وہ ہے۔''

اس نے پتھروں پر آہستگی سے انگلیاں پھیریں۔ اسکی حرارت اور اسکی سطح کو محسوس کیا۔ وہ پتھر اس کا خزانہ تھے۔ اسے ہاتھ میں لیتے ہی بہتر محسوس کرنے لگا۔ انہوں نے بوڑھے شخص کی یاد دلا دی۔

''جب تم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو پوری کائنات تمہاری مدد کے متعلق سوچنے لگتی ہے کہ وہ چیز تمہیں مل جائے۔'' اس نے کہا تھا۔

لڑکا بوڑھے شخص کی کہی ہوئی بات کی سچائی کو سمجھنا چاہتا تھا۔ وہاں وہ ایک خالی بازار میں موجود تھا، اس کے پاس نہ تو دھیلا پیسہ تھا اور نہ ہی کوئی بھیڑ جس کی رات میں رکھوالی کی جاتی۔ لیکن پتھر اس بات کا ثبوت تھے کہ اس نے ایک بادشاہ سے ملاقات کی تھی...... ایک بادشاہ جو لڑکے کے مستقبل سے واقف تھا۔

''وہ URIM اور THUMMIM کہلاتے ہیں اور وہ غیبی اشارہ جاننے میں تمہاری

Marfat.com

مدد کرتے ہیں۔" لڑکے نے پتھروں کو دوبارہ بٹوے میں رکھ کے ایک تجربے کا فیصلہ کیا۔ بوڑھے شخص نے کہا تھا بہت صاف سوالات پوچھنے چاہئیں۔ اور یہ کرنے کے لئے لڑکے کو جاننا تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے پوچھا کہ آیا بوڑھے کی دعائیں اسے اب بھی حاصل ہیں۔

اس نے پتھروں میں سے ایک کو اٹھایا۔ وہ "ہاں" کی علامت والا تھا۔

"کیا میں اپنے خزانے کی تلاش میں جاؤں" اس نے پوچھا۔

اس نے اپنے بٹوے میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور ایک پتھر کو محسوس کیا۔ وہ یہ کر ہی رہا تھا کہ دونوں پتھر ایک سوراخ سے نکل کر فرش پر گر گئے۔ لڑکا اس حقیقت سے بے خبر تھا کہ اس کے بیگ میں کوئی سوراخ بھی ہے۔ اس نے جھک کر یورم اور تھیوم کو اٹھانے کا ارادہ کیا تا کہ انہیں بیگ میں واپس رکھ سکے۔ لیکن جب اس نے انہیں فرش پر پڑے دیکھا تو ایک اور جملہ یاد آیا۔

"غیبی اشارے کو پہچاننا سیکھو اور اس کے مطابق چلو" بوڑھے شخص نے کہا تھا۔

ایک غیبی اشارہ۔ لڑکا خود پر مسکرایا۔ اس نے دونوں پتھروں کو اٹھایا اور واپس بیگ میں رکھ لیا۔ اس نے سوراخ بند کرنے کے متعلق نہیں سوچا...... پتھر جب چاہیں گر سکتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کے متعلق کسی کو کچھ نہیں پوچھنا چاہیئے۔ اسی طرح کسی کی تقدیر میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ "میں نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے فیصلے خود کروں گا۔" اس نے خود سے کہا۔

لیکن پتھروں نے بتایا تھا کہ بوڑھا شخص اب بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس لئے وہ مزید اعتماد محسوس کرنے لگا۔ اس نے ویران پلازے پر دوبارہ نظر ڈالی، پہلے کے مقابلے میں کم مایوسی کے ساتھ۔ یہ کوئی انجانی جگہ نہیں تھی ہاں نئی ضرور تھی۔

آخر اس کی ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ نئی جگہوں کو دیکھے۔ اگر وہ احرام تک نہ پہنچ سکا تو بھی اس نے پہلے ہی اتنا سفر کر لیا ہے کہ کوئی دوسرے گڈریئے نے نہیں کیا ہوگا۔ اوہ، اگر انہیں علم ہوتا کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے دو گھنٹے کے فاصلے پر دو مختلف چیزیں ہیں اس نے سوچا۔ حالانکہ فی الوقت اس کی نئی دنیا محض ایک خالی مارکیٹ تھی۔ اس نے زندگی گزارنے کے دوران اسے پہلے دیکھ لیا تھا، اور اسے کبھی نہیں بھولے گا۔ اسے وہ تلوار یاد آئی۔ اس کی یاد نے اسے تھوڑی سی تکلیف بھی پہنچائی۔ اس نے جب ان چیزوں پر دھیان دیا تو تسلیم کیا اپنے متعلق سوچتے ہوئے وہ ایک چور گزیدہ غریب شخص ہے یا پھر خزانے کی تلاش میں ایک مہم جو۔

"میں ایک مہم جو ہوں، خزانے کی تلاش میں،" اس نے خود سے کہا۔

Marfat.com

11

بے خوابی میں ایک شخص نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ بازار کے درمیانی حصے میں سو گیا اور پلازا کی زندگی قریب قریب واپس آ گئی۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے اپنی بھیڑیں نظر آئیں۔ اور پھر اس نے تسلیم کیا کہ وہ ایک نئی دنیا میں ہے۔ لیکن وہ افسردہ ہوتے ہوئے بھی خوش تھا۔ اب اسے بھیڑوں کے لئے چارے اور پانی کی حاجت نہیں رہی تھی۔ وہ اپنے خزانے کی تلاش میں جا سکتا تھا۔ اس کی جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ لیکن بھروسہ ضرور تھا۔ اس نے پچھلی شب یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ ویسا ہی مہم جو بنے گا جیسا کہ کتابوں میں پڑھا تھا۔

وہ بازار میں آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ تاجر اپنے اپنے اسٹال استادہ کر رہے تھے۔ لڑکے نے ایک مٹھائی فروش کی اسٹال لگانے میں مدد کی۔ مٹھائی فروش کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ وہ خوش تھا۔ اور جانتا تھا کہ اس کی زندگی کیسی تھی اور ایک دن کے کام کے لئے تیار تھا۔ اس کی مسکراہٹ نے لڑکے کو بوڑھے شخص کی یاد دلا دی...... وہی پراسرار بوڑھا بادشاہ جس سے وہ ملا تھا۔ ''مٹھائی بنانے والا اس لئے مٹھائی نہیں بنا رہا تھا تاکہ بعد میں سفر کر سکے اور دکاندار کی لڑکی سے شادی کر لے۔ وہ ایسا اس لئے کر رہا تھا کیونکہ وہ یہی کرنا چاہتا تھا۔'' لڑکے نے سوچا۔ اسے یقین تھا کہ جو کچھ بوڑھے شخص نے کہا ہے، وہ خود بھی کر سکتا ہے...... مطلب یہ کہ کوئی شخص اپنی قسمت کے قریب ہے یا دور۔ صرف اس پر نظر ڈالتے ہوئے۔ یہ آسان ہے۔ پھر بھی میں نے یہ کبھی نہیں کیا۔ اس نے سوچا۔

مٹھائی کی دکان لگ گئی۔ بیچنے والے نے آج کے لئے بنائی ہوئی مٹھائی میں سے پہلی اس لڑکے کو دی۔ لڑکے نے شکریہ ادا کیا، کھایا اور اپنی راہ لگا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ جانا کہ جب وہ اسٹال لگا رہے تھے تو ایک نے عربی بولی تھی اور دوسرے نے اسپینی زبان۔

اور دونوں نے ٹھیک ٹھاک طرح ایک دوسرے کا مدعا جان لیا تھا۔

کوئی زبان ہونی چاہیئے جس کا انحصار لفظوں پر نہ ہو۔ لڑکے نے سوچا۔ مجھے اپنی بھیڑوں کے

Marfat.com

ساتھ یہ تجربہ ہو چکا تھا۔اور اب وہی کچھ لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔

وہ نئی نئی بہت سی چیزیں سیکھ رہا تھا۔ان میں بعض چیزیں ایسی تھیں جس کا اسے پہلے ہی تجربہ تھا اور جو سچ پوچھو تو وہ حقیقتاً نئی نہیں تھیں۔لیکن اس سے قبل اس کا مشاہدہ نہیں ہوا تھا۔اس کا مشاہدہ اس لئے نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ اس کا عادی ہو چکا تھا۔اسی نے تسلیم کیا۔اگر میں نے بغیر لفظوں کی زبان کو سمجھنا سیکھ لیا تو پھر میں پوری دنیا کو سمجھ سکوں گا۔

مطمئن اور عجلت کے بغیر اس نے طے کیا کہ وہ ٹنگیر کی تنگ سڑکوں پر چلے گا۔صرف اسی طرح وہ غیبی اشارے کو پڑھنے کے قابل ہو گا۔وہ جانتا تھا کہ اس میں بڑے تحمل کی ضرورت ہو گی۔لیکن گڈریے تحمل کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ایک بار پھر، اس نے اسی انجانی زمین پر دوبارہ دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ اسی سبق کو دہرا رہا ہے جسے اپنی بھیڑوں سے سیکھا تھا۔

''سب چیزیں دراصل ایک ہیں۔''بوڑھے شخص نے کہا تھا۔

Marfat.com

12

شیشے کا سوداگر دن نکلتے ہی بیدار ہوا اور وہی بے چینی محسوس کی جو ہر صبح کرتا تھا۔ وہ تیس برس سے ایک ہی جگہ مقیم رہا تھا۔ اونچی پہاڑی سڑک پر ایک دکان تھی جہاں سے چند گاہک گزارا کرتے تھے۔ اب اتنی دیر ہو چکی تھی کہ کوئی تبدیلی بیکار ہوتی۔ اس نے کرنے کی صرف ایک بات سیکھی تھی کہ بیچنے کے لئے صرف بلوریں شیشہ خریدا کرے۔ ایک وقت تھا کہ بہت سے لوگ اس کی دکان سے واقف تھے۔ عرب سوداگر، فرنچ اور انگلش ماہر ارضیات، جرمن فوجی جو متمول ہوا کرتے تھے۔ اس زمانے میں بلوریں شیشے کی تجارت خوب ہوا کرتی تھی اور وہ سوچتا تھا کہ وہ کس طرح امیر بنے گا۔ اور جب وہ بوڑھا ہونے لگے گا تو اس کے پاس پہلو میں خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹنگیر تبدیل ہو گیا دوسرا قریبی شہر سیوٹا (CEUTA) ٹنگیر سے آگے نکل گیا۔ تجارت نیچے آ پہنچی۔ پڑوسی دور چلے گئے پھر پہاڑی پر چند دکانیں رہ گئیں۔ لوگوں نے پہاڑی پر چڑھنا چھوڑ دیا کہ چند دکانوں کے لئے کون جائے۔

لیکن بلوریں شیشے والے کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے تیس سال شیشے کی خرید و فروخت میں صرف کر دیئے تھے۔ اور اب اتنی دیر ہو چکی تھی کہ کچھ اور کرنا ممکن نہیں تھا۔

اس نے پوری صبح اکا دکا لوگوں کو سڑک پر آتے جاتے دیکھ کر گزار دی۔ یہ کام وہ برسوں سے کر رہا تھا، اسے ہر گزرنے والے کا شیڈول معلوم تھا لیکن دوپہر کے کھانے سے ذرا پہلے دکان کے سامنے ایک لڑکا آ کر رکا۔ اس نے عام سا لباس پہن رکھا تھا لیکن دکاندار کی تجربہ کار نگاہوں نے دیکھ لیا کہ اس کے پاس خرچ کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ تاہم دکاندار نے فیصلہ کیا کہ کھانے کو اس وقت تک موخر کر دیا جائے جب تک کہ لڑکا چلا نہ جائے۔

13

راستے کے دروازے پر ایک کارڈ لٹکا ہوا تھا کہ دکان میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں۔
لڑکے کو کاؤنٹر کے پیچھے ایک آدمی نظر آیا۔ "اگر تم چاہو تو میں کھڑکی کے شیشوں کو صاف کر سکتا ہوں۔" لڑکے نے کہا۔ "اس وقت جیسا دکھائی دے رہا ہے، اسے کوئی نہیں خریدے گا۔"

آدمی نے بغیر جواب دیئے اس پر نظر ڈالی۔

"اس کے عوض تم مجھے کھانے کے لئے کوئی چیز دے دینا۔"

آدمی نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ لڑکا سمجھ گیا کہ وہ کسی فیصلے کے متعلق سوچ رہا ہے۔ اس کے بیگ میں اس کی جیکٹ رکھی ہوئی تھی...... اسے یقیناً اس صحرا میں اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے جیکٹ نکالی اور شیشوں کی صفائی شروع کر دی۔ آدھے گھنٹے میں اس نے کھڑکی کے تمام شیشوں کو صاف کر دیا۔ جب وہ صفائی کر رہا تھا اس دوران دو خریدار داخل ہوئے اور چند شیشے خرید لئے۔

صفائی ختم کرنے کے بعد اس نے آدمی سے کچھ کھانے کے لئے مانگا۔ "چلو ہم کچھ لنچ کرتے ہیں" شیشہ فروخت کرنے والے نے کہا۔

اس نے دروازے پر وقفے کا بورڈ لگایا اور وہ قریب ہی واقع چھوٹے سے کیفے میں گئے۔
جب وہ واحد میز پر بیٹھ گئے تو شیشے کا سوداگر ہنسا۔

"تمہیں کوئی صفائی وغیرہ نہیں کرنی چاہیے تھی" اس نے کہا۔ "قرآن چاہتا ہے کہ میں بھوکے کو کھانا کھلاؤں۔"

"پھر تم نے مجھے کیوں کرنے دیا؟" لڑکے نے پوچھا۔

"کیونکہ شیشے گندے تھے۔ اور ہم دونوں کو ضرورت تھی کہ ہم اپنے ذہن کے منفی خیالات کو صاف کریں۔"

جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو دکاندار لڑکے کی طرف مڑا اور کہا۔ "میں چاہونگا کہ تم میری دکان میں کام کرو۔ جب تم صفائی میں مشغول تھے اس وقت دو خریدار آئے تھے، یہ ایک اچھا

Marfat.com

غیبی اشارہ ہے۔"

لوگ غیبی اشارے کے متعلق بہت باتیں کرتے ہیں۔ گڈریئے نے سوچا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں برسوں یہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ میں بھیڑوں سے بغیر الفاظ کی زبان میں گفتگو کرتا ہوں۔

"کیا تم میرے پاس کام کرنا پسند کرو گے؟" دکاندار نے پوچھا۔

"میں آج پورے دن کام کر سکتا ہوں۔" لڑکے نے جواب دیا۔ "میں پوری رات کام کروں گا، صبح ہونے تک اور تمہاری دکان میں جتنے شیشے ہیں ان سب کو صاف کر دوں گا۔ اس کے عوض مجھے پیسے درکار ہونگے تا کہ کل میں مصر چلا جاؤں۔"

دکاندار ہنسا۔ "اگر تم پورے سال شیشے صاف کرو...... یہاں تک کہ ہر شیشے کی فروخت پر کمیشن وصول کرو، اس کے باوجود تمہیں مصر جانے کے لئے قرض لینا ہوگا۔ یہاں اور وہاں کے درمیان ہزاروں کلومیٹر صحرا پھیلا ہوا ہے۔"

وہ خاموشی کا ایک ایسا لمحہ تھا کہ لگتا تھا جیسے پورا شہر محو خواب ہے۔ نہ بازار میں کوئی آواز، نہ دکانداروں کے درمیان کوئی بحث مباحثہ، نہ حمد پڑھنے کے لئے کوئی مینار پر چڑھا۔ نہ کوئی امید، نہ کوئی مہم جوئی، نہ بوڑھا بادشاہ نہ قیمتیں، نہ خزانہ اور نہ ہی اہرام۔ یہ ایسا تھا جیسے دنیا اس لئے خاموش ہوگئی ہے کیونکہ لڑکے کی روح خاموش ہے۔ وہ کیفے میں بیٹھا ہوا بے خیالی میں دروازے سے باہر دیکھ رہا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ مر جائے۔ اور اس لمحے سب کچھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

دکاندار نے لڑکے کو مضطرب انداز میں دیکھا۔ صبح سے اسے جتنی خوشیاں ملی تھیں وہ یکا یک جاتی رہیں۔

"میں تمہیں واپس اپنے ملک جانے کیلئے رقم دے سکتا ہوں بیٹے۔" شیشہ بیچنے والے نے کہا۔

لڑکے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اٹھا، اپنے لباس کو درست کیا اور بیگ اٹھالیا۔

"میں تمہارے لئے کام کروں گا۔" اس نے کہا۔

پھر کافی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اضافہ کیا۔ "مجھے بھیڑ خریدنے کیلئے پیسے درکار ہیں۔"

Marfat.com

دوسرا حصہ

1

لڑکا شیشے کے سوداگر کے پاس قریب قریب ایک ماہ تک کام کرتا رہا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کام کی نوعیت ایسی تھی کہ وہ خوش نہیں رہ سکتا تھا۔ دکاندار سارے دن کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا بڑبڑاتا رہتا تھا اور لڑکے سے کہتا رہتا کہ دیکھو احتیاط سے، کہیں کوئی چیز ٹوٹ نہ جائے۔

لیکن وہ کام پر رکا رہا کیونکہ دکاندار کے شکوے شکایت کے باوجود اس کا برتاؤ مناسب تھا۔ لڑکا اچھا کمیشن پایا کرتا اور اس قابل ہو چکا تھا کہ کچھ پیسے پس انداز بھی کرلے۔ اس صبح اس نے حساب لگایا کہ اگر وہ ہر صبح اسی طرح کام کرتا رہے جیسے کرتا رہا ہے تو بھی چند بھیڑ خریدنے کے لئے ایک سال کا عرصہ چاہیے۔

''میں شیشے کو ڈسپلے کرنے لئے ایک کیس بنانا چاہتا ہوں۔'' لڑکے نے دکاندار سے کہا۔ ''اسے میں دکان کے باہر رکھوں گا جو ان لوگوں کی توجہ مبذول کرائے گا جو پہاڑی کے نیچے سے گزرتے ہیں۔''

''میرے پاس پہلے ایسا کچھ نہیں تھا۔'' سوداگر نے جواب دیا۔ ''لوگ اس کے قریب سے گزرتے ہوئے اس سے ٹکرائیں گے اور شیشے ٹوٹ جائیں گے۔''

''اس طرح تو میں اپنی بھیڑوں کو جب چراگاہ میں لے جاؤں گا اور وہاں سانپ ہوا تو وہ مر جائیں گی۔ گڈریوں اور بھیڑوں کی یہی زندگی ہوتی ہے۔''

دکاندار ایک گاہک کی طرف مڑا جو تین بلوریں شیشے چاہ رہا تھا۔ اس کی بکری ہمیشہ سے زیادہ اچھی ہورہی تھی...... اور وقت پرانے زمانے میں تبدیل ہوگیا تھا جب سڑک شگیر کے اچھے علاقوں میں سے ایک تھی۔

''تجارت واقعی بڑھ گئی ہے۔'' گاہک کے جانے کے بعد اس نے لڑکے سے کہا۔ میں اچھی فروخت کررہا ہوں اور تم جلد ہی اپنی بھیڑوں کے پاس جانے کے قابل ہو جاؤ گے۔ ''زندگی میں مزید کی تمنا کیوں کی جائے؟''

Marfat.com

''کیونکہ ہمیں غیبی اشارے کا جواب دینا ہے۔'' لڑکے نے بغیر سوچے سمجھے کہا، پھر اپنے کہنے پر افسوس کیا کیونکہ دکاندار نے تو بادشاہ سے کبھی ملاقات نہیں کی تھی۔

''اسے مبارک اصول کہتے ہیں، کسی کام کو شروع کرنے والے کی قسمت۔ کیونکہ زندگی تم سے تقدیر کا حصول چاہتی ہے۔'' بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا۔ لڑکے نے جو کچھ کہا تھا اسے دکاندار نے سمجھ لیا تھا۔ لڑکے کا دکان میں رہنا ایک غیبی اشارہ ہی تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب دراز میں رقم کی بارش ہونے لگی تو لڑکے کو رکھنے پر اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔ لڑکے کو اس کے استحقاق سے زیادہ معاوضہ مل رہا تھا۔ کیونکہ دکاندار کے خیال سے جتنی سیل بڑھی تھی اس سے زیادہ اس کے کمیشن کا ریٹ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جلد ہی اپنی بھیڑوں کے پاس چلا جائے گا۔

''تم اہرام تک کیوں جانا چاہتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''کیونکہ ان کے متعلق میں نے پہلے سن رکھا ہے۔'' لڑکے نے جواب دیا اور اپنے خواب کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اب خزانہ ایک تکلیف دہ یاد ہو چکا تھا اور وہ اس کے متعلق نہ سوچنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔

''میں قرب و جوار میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو محض اہرام دیکھنے کے لئے اتنا بڑا صحرا عبور کرنا چاہتا ہو۔'' دکاندار نے کہا۔ ''وہ ہے کیا، پتھروں کی قطار جسے تم اپنے گھر کے پیچھے تعمیر کر سکتے ہو۔''

''کیا تم نے کبھی سفر کرنے کا خواب نہیں دیکھا۔'' اس نے آنے والے ایک گاہک کو مڑ کے دیکھتے ہوئے کہا۔

دو دنوں بعد دکاندار نے لڑکے سے ڈسپلے کے متعلق بات کی۔

''میں زیادہ تبدیلی نہیں چاہتا۔'' اس نے کہا۔ ''تم اور میں حسن جیسے بڑے تاجر نہیں ہیں۔ اگر اس سے خریدنے میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا اس پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ لیکن ہم دونوں کو اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا ہوتا ہے۔''

یہ بالکل صحیح ہے۔ لڑکے نے متاسف ہوتے ہوئے سوچا۔

''تم نے یہ کیسے سوچا کہ ہمیں ڈسپلے کرنا چاہیئے؟''

''میں جلد از جلد اپنی بھیڑوں کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں۔ جب قسمت ہماری طرف ہو تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اس کی اتنی ہی مدد کرو جتنی کہ وہ ہماری کرتی ہے۔ یہ مبارک اصول کہلاتا ہے یا کسی کام کو شروع کرنے والے کی قسمت۔''

Marfat.com

دکاندار تھوڑی دیر تک خاموش رہا۔ پھر کہا۔ ''نبی ﷺ نے ہمیں قرآن دیا۔ اور پانچ فرائض چھوڑے تاکہ ہم اپنی زندگی کو اطمینان بخش بنائیں۔ پہلا انتہائی اہم یہ ہے کہ ایک حقیقی خدا پر ایمان رکھیں۔ دوسرا یہ کہ دن میں پانچ بار نماز کے لئے اس کے سامنے جھکیں، رمضان میں روزے رکھیں اور غریبوں کی مدد (زکوٰۃ) کریں۔''

یہاں پہنچ کر وہ رک گیا۔ نبی ﷺ کی باتیں کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ ایک کٹر مذہبی شخص تھا اور متحمل نہ ہونے کے باوجود چاہتا تھا کہ اپنی زندگی مسلم قوانین کے مطابق بسر کرے۔

''پانچواں فرض کیا ہے؟'' لڑکے نے سوال کیا۔

''دو دن پہلے تم نے کہا تھا کہ میں نے خواب میں کبھی سفر نہیں دیکھا۔'' دکاندار نے جواب دیا۔ ''ہر مسلم کے لئے پانچواں فرض حج ہے۔ ہم پر فرض ہے کہ کم از کم زندگی میں ایک بار مقدس شہر مکہ کی زیارت کریں۔

مکہ اہرام سے بہت زیادہ دور ہے۔ جب میں جوان تھا تو میری خواہش تھی کہ میں اتنے پیسے جمع کرلوں تاکہ یہ دکان شروع کرسکوں۔ اب میں سوچتا ہوں کہ ایک دن میں امیر ہو جاؤں گا تاکہ مکہ جاسکوں۔ میں نے پیسے جمع کرنا شروع کیا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا جسے میں اس دکان کا انچارج بنا سکوں، کیونکہ بلوریں شیشے بڑی ہنرمندی کے متقاضی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگ ہر وقت مکہ جاتے ہوئے میری دکان کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ بڑے امیر وکبیر ہوتے ہیں جو CARAVAN (ایسی گاڑی جس میں سونے اور رہنے کا انتظام ہوتا ہے) میں خدام اور اونٹوں کے ساتھ زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک بہت بڑی تعداد مجھ سے بھی زیادہ غریب لوگوں کی ہوتی ہے۔

''جو لوگ وہاں جاتے ہیں وہ ایسا کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھر کے دروازے پر کعبے کی تصویر لگاتے ہیں۔ ان میں سے ایک موچی جو جوتوں کی مرمت کر کے اپنی زندگی گزارتا ہے، اس نے بتایا کہ وہ پورے ایک سال تک صحرا میں چلتا رہا لیکن اس وقت زیادہ تھکاوٹ محسوس کرتا تھا جب وہ ٹنگیر کی سڑک سے گزر کے چمڑا خریدا کرتا تھا۔''

''پھر تم اب مکہ کیوں نہیں جاتے۔'' لڑکے نے پوچھا۔

''کیونکہ مکہ کا خیال ہی تو مجھے زندہ رکھتا ہے۔ یہی تو مجھے آج کل کے یکساں دنوں سے مقابلہ کرنے میں میری مدد کرتا ہے۔ یہ شیلف میں رکھے ہوئے خاموش شیشے اور اس وحشت ناک کیفے

میں دن اور رات کا کھانا۔ مجھے خوف ہے کہ اگر میرے خواب نے حقیقت کا روپ دھار لیا تو زندہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں رہے گی۔

''تم اپنی بھیڑوں اور اہرام مصر کے متعلق خواب دیکھتے ہو اور مجھ سے مختلف ہو کیونکہ تم اپنے خواب کو حقیقت کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہو۔ میں صرف مکہ کے متعلق خواب دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے تصور میں ہزاروں بار صحرا عبور کیا کعبہ پہنچا جہاں مقدس پتھر (حجر اسود) لگا ہوا ہے، اور بغیر اسے چھوئے اس کے گرد سات چکر لگاتا ہوں۔ میں نے تصور میں ان لوگوں کو بھی دیکھا جو میرے ساتھ اور میرے سامنے تھے، ان سے گفتگو بھی ہوئی اور ان کے ساتھ نماز بھی ادا کی۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ اس طرح مجھے مایوسی ہوگی اس لئے اس کا خواب دیکھنے کو ترجیح دیتا ہوں۔''

اس روز دکاندار نے لڑکے کو اجازت دیدی کہ وہ شیشوں کو ڈسپلے کرنے کا انتظام کرے۔ ہر شخص نہیں سمجھ سکتا کہ اس طرح اس کا خواب حقیقت کا روپ دھار لے گا۔

Marfat.com

2

دو ماہ گزرنے کے بعد شیلف بہت سے خریداروں کو شیشے کی دکان میں لے آیا۔ لڑکے نے حساب لگایا کہ اگر وہ اسی طرح مزید چھ مہینوں تک کام کرتا رہا تو وہ اسپین واپس جا کر ساٹھ بھیڑیں بلکہ مزید ساٹھ خرید سکے گا۔ ایک سال سے بھی پہلے اپنے ریوڑ کو دگنا کرلے گا اور اس قابل بھی ہو جائے گا کہ عربوں کے ساتھ تجارت کر سکے کیونکہ وہ اب اس عجیب سی زبان کو بولنے کا اہل ہو چکا تھا۔ بازار میں گزری صبح کے بعد سے یورم اور تھیومم کو کبھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اب مصر کا خواب اس کے لئے اتنا ہی دور تھا جتنا کہ دکاندار کے لئے مکہ تھا۔ بہرحال لڑکے کو اپنے کام سے خوشی تھی۔ وہ ہر گھڑی سوچتا رہتا کہ وہ کب ایک کامیاب انسان کی طرح ٹریفا پہنچے گا۔

''تمہیں ہمیشہ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ تم کیا چاہتے ہو'' بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا۔ لڑکا جانتا تھا اور اب وہ اسی کے لئے کام کررہا تھا۔ ممکن ہے یہ اس کا خزانہ ہو جس نے اس اجنبی ملک میں گھاؤ دیا ہو۔ چور کا ملنا اور ایک پیسہ خرچ کئے بغیر ریوڑ کو دگنا کرنا۔

اسے اپنے پر فخر تھا۔ اس نے کچھ ضروری چیزیں سیکھی تھیں جیسے شیشے کے معاملات کس طرح ڈیل کئے جاتے ہیں۔ اور بغیر الفاظ کے زبان ...... اور غیبی اشارے کے متعلق۔ ایک دوپہر اس نے ایک شخص کو پہاڑی کے بلند تر حصے پر دیکھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اتنی بلندی پر چڑھنے کے بعد کسی اچھی جگہ کا ملنا ناممکن ہوگا جہاں پینے کے لئے کوئی چیز مل جائے۔ لڑکے نے جو غیبی اشارے کو جاننے لگا تھا، دکاندار سے کہا۔

''چلو پہاڑی چڑھنے والوں کے لئے چائے فروخت کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔''

''یہاں پر بے شمار جگہوں پر چائے فروخت ہوتی ہے۔'' دکاندار نے کہا۔

''لیکن ہم شیشے کے گلاسوں میں چائے فروخت کر سکتے ہیں۔ لوگ چائے سے لطف اندوز ہونگے اور پھر گلاسوں کو خریدنا چاہیں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ خوبصورتی سے مردوں کو سب سے زیادہ ترغیب ملتی ہے۔

Marfat.com

دوکاندار نے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔لیکن شام کو نماز سے فراغت اور دکان کے بند ہونے کے بعد، اس نے لڑکے کو دعوت دی کہ وہ اس کے ساتھ بیٹھے اور حقہ پئے۔ عرب اس عجیب وغریب پائپ کو پیتے ہیں۔

''تمہیں کس چیز کی تلاش ہے؟'' بوڑھے دکاندار نے پوچھا۔

''میں تم سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اپنی بھیڑوں کو دوبارہ خریدنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مجھے پیسہ کمانا ہے تاکہ یہ کرسکوں۔''

دکاندار نے حقے میں کچھ مزید کوئلہ ڈالا اور لمبا کش لیا۔

''میرے پاس یہ دکان تیس سال سے ہے۔ میں اچھے اور برے شیشے کی پہچان رکھتا ہوں، اور شیشے سے متعلق ہر بات جانتا ہوں۔ میں اس کے پہلوؤں سے واقف ہوں۔ اگر ہم نے شیشے کے گلاس میں چائے فروخت کی تو ہمیں دکان میں توسیع کرنا ہوگی۔ پھر مجھے اپنا طرز زندگی تبدیل کرنا ہوگا۔''

''تو پھر، کیا یہ بہتر نہ ہوگا؟''

''میں موجودہ چیزوں کا عادی ہوں۔تمہارے آنے سے پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ میں نے ایک ہی جگہ کتنا وقت ضائع کردیا۔ جبکہ میرے دوست آگے بڑھ گئے۔ پھر یا تو وہ دیوالیہ ہوگئے یا پہلے سے بہتر ہوگئے۔ اس نے مجھے سخت مایوس کیا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ برا نہیں ہوا۔ دکان اتنی ہی بڑی ہے جتنی کہ میں چاہتا تھا۔ میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتا۔ کیونکہ تبدیلی سے کس طرح نمٹیں گے اس سے میں ناواقف ہوں۔ میں اسی کا عادی ہوں جیسا کہ ہوں۔''

لڑکے کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔ بوڑھے شخص نے بات جاری رکھی۔ ''تم میرے لئے سچ مچ خدا کی رحمت ہو۔ آج میری سمجھ میں کچھ باتیں آئی ہیں جو پہلے نہیں آئی تھیں۔ خدا کی کسی بھی رحمت کو نظرانداز کردیا جائے تو وہ لعنت بن جاتی ہے۔ مجھے زندگی میں کچھ نہیں چاہئے۔ لیکن تم بضد ہو کہ میں دولت اور افق کو دیکھوں جس سے میں ناواقف ہوں۔ اب جب کہ میں نے اسے دیکھ لیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ امکانات کتنے بڑے ہیں تو میں اس سے بھی زیادہ برا محسوس کرنے لگا ہوں جتنا کہ تمہارے آنے سے قبل تھا۔ کیونکہ میں ان چیزوں کو جانتا ہوں جسے تکمیل تک پہنچانے کا اہل ہونا چاہئے۔ اور میں وہ نہیں کرنا چاہتا۔''

یہ اچھا ہوا کہ میں نے Tarifa میں بیکر سے کچھ نہیں کہا۔ لڑکے نے خود ہی خود سوچا۔ وہ تھوڑی دیر تک پائپ (حقہ) پیتے رہے اور سورج نے غروب ہونے کی تیاریاں شروع کردیں۔

وہ دونوں عربی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔لڑکا فخر محسوس کر رہا تھا کہ وہ اس کا اہل تھا۔ایک وہ وقت تھا جب وہ سوچا کرتا تھا کہ اس کی بھیڑیں دنیا کی وہ سب باتیں سکھا دیں گی جسے جاننے کی اسے خواہش تھی۔لیکن وہ کبھی اسے عربی زبان نہیں سکھا سکتی تھیں۔

ممکن ہے دنیا میں کچھ اور چیزیں بھی ہوں جنھیں بھیڑیں نہ سکھا سکتی ہوں۔لڑکے نے بوڑھے دکاندار کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے سوچا۔ان کا اصل کام تو بس یہ ہے کہ وہ کھانے اور پانی کو تلاش کرتی پھریں۔یہ بھی تو ممکن ہے کہ مجھے نہ سکھاتی ہوں بلکہ میں خود ان سے سیکھتا ہوں۔

''مکتب۔'' دکاندار نے بالآخر کہا۔

''اسکا کیا مطلب ہے؟''

اگر تم عرب کی حیثیت میں پیدا ہوئے ہوتے تو سمجھ جاتے۔'' اس نے جواب دیا۔''لیکن تمہاری زبان میں اس کا مطلب کچھ یوں ہے۔جیسی قسمت۔''

اور جب وہ حقے کے کوئلے کو ٹھیک کرنے لگا تو لڑکے سے کہا کہ تم بلوریں گلاسوں میں چائے فروخت کرنی شروع کر دو۔کبھی کبھی دریا کے بہاؤ کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔

Marfat.com

3

جب لوگ پہاڑی پر چڑھتے ہیں تو بلندی پر پہنچ کر تھک جاتے ہیں۔ لیکن وہاں انہیں شیشے کی دکان نظر آتی ہے جو تر و تازہ ہونے کے لئے پودینے کی چائے پیش کرتی ہے۔ وہ چائے پینے کے لئے اندر جاتے ہیں جہاں خوبصورت بلوریں گلاس میں دی جاتی ہے۔

''میری بیوی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔'' اس نے کہا اور چند شیشے خرید لئے۔ وہ اس رات اپنے دوست کی تواضع کر رہا تھا اور دوست گلاس کی خوبصورتی سے کافی متاثر تھا۔ دوسرے شخص نے رائے زنی کی کہ اگر چائے کو شیشے کے گلاس میں پیا جائے تو چائے کی لذت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ تیسرے شخص نے کہا کہ گلاس میں چائے پینا مشرق میں عام ہے کیونکہ اس میں سحر آگیں قوت ہوتی ہے۔

جلد ہی، یہ خبر عام ہوگئی اور بہت سے لوگ پہاڑی پر دکان دیکھنے کے لئے آنے لگے کیونکہ تجارتی دنیا میں یہ ایک نئی چیز تھی۔ دوسرے لوگوں نے بھی چائے کی دکانیں کھولیں اور شیشے کے گلاس میں پیش کرنے لگے لیکن وہ دکانیں پہاڑی کے انتہائی بلند حصے میں نہیں تھیں چنانچہ ان کی چائے کم بکتی تھی۔

نتیجتاً دکاندار کو دو مزید ملازم رکھنے پڑے۔ اس کی چائے بڑی تعداد میں باہر جانے لگی اور عورتیں اور مرد نئی چیز سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے آنے لگے۔

اور اسی طرح مہینے گزرتے رہے۔

Marfat.com

4

صبح ہونے سے پہلے ہی لڑکا بیدار ہو گیا۔ اس نے جب براعظم افریقہ پر قدم رکھا تھا اس دن سے آج تک گیارہ مہینے اور نو دن ہو چکے تھے۔ اس نے سفید لیلن کا عربی لباس زیب تن کیا جو اسی خاص دن کے لئے خریدا تھا۔ اس نے سر پر پگڑی باندھی اور اسے اونٹ کی کھال سے بنی پٹی سے محفوظ کیا۔ پھر نئی سینڈل پہننے کے بعد خاموشی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔

شہر محوِ خواب استراحت تھا۔ اس نے اپنے لئے ایک سینڈوچ تیار کیا اور شیشے کے گلاس میں گرم گرم چائے پی۔ پھر سورج کی کرنوں سے منور دروازے کے قریب بیٹھ کر حقہ پینے لگا۔

وہ خاموشی سے تمبا کو نوشی کرتے کچھ نہ سوچتے ہوئے ہواؤں کی آوازیں سن رہا تھا جو صحراء کی خوشبو لئے چل رہی تھی۔ حقہ پی چکنے کے بعد اس نے ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور چند لمحوں تک یونہی بیٹھا ہوا اپنی بچت کا جائزہ لیتا رہا۔

یہ نوٹوں کا ایک بنڈل تھا۔ اتنا بڑا کہ اس سے اپنے لئے ایک سو بیس بھیڑیں خرید سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ریٹرن ٹکٹ اور ایک امپورٹ لائسنس تاکہ افریقہ سے اس کے اپنے ملک میں سامان منگوایا جا سکے۔

وہ تحمل سے بیٹھا دکاندار کے بیدار ہونے اور دکان کھلنے کا انتظار کرتا رہا۔ اور پھر دونوں کچھ مزید چائے خریدنے کے لئے چلے گئے۔

''میں آج جا رہا ہوں'' لڑکے نے کہا۔ ''میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ میں اپنی بھیڑیں خرید سکوں۔ اور تمہارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ تم مکہ جا سکو۔''

بوڑھے آدمی نے کچھ نہیں کہا۔

''کیا تم مجھے اپنی دعاؤں سے سرفراز کرو گے؟'' لڑکے نے دریافت کیا۔

''تم نے میری مدد کی ہے۔'' آدمی بغیر کچھ کہے چائے تیار کرتا رہا پھر لڑکے کی طرف گھوما۔

''مجھے تم پر فخر ہے۔'' اس نے کہا۔ ''تم نے میری شیشے کی دکان کو بدل کے رکھ دیا۔ لیکن تم جانتے

Marfat.com

ہو کہ میں مکہ نہیں جا رہا ہوں۔ بالکل اسی طرح کہ جیسے تم اپنی بھیڑیں خریدنے نہیں جا رہے ہو۔''

''تم سے یہ کس نے کہا؟'' لڑکے نے حیرت سے پوچھا۔

''مکتب۔'' بوڑھے شیشے کے سوداگر نے کہا۔

اور اس نے لڑکے کو دعائیں دیں۔

Marfat.com

5

لڑکا اپنے کمرے میں گیا اور سامان پیک کیا۔ اس نے تین بوریاں بھریں۔ جاتے ہوئے اس نے کمرے کے کونے میں دیکھا، اس کا گڈریوں والا بیگ پڑا ہوا تھا۔ وہ خراب ہو چکا تھا۔ بہت دنوں سے اس نے اس کے متعلق سوچا تک نہیں تھا۔ اس نے بیگ سے اپنی جیکٹ نکالی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سڑک پر کسی کو دیدیگا۔ اتنے میں دونوں پتھر فرش پر گر گئے۔ یورم اور تھیومم۔

اس طرح لڑکے کو بوڑھا بادشاہ یاد آ گیا۔ وہ چونک اٹھا کہ اسے یاد کئے ہوئے کتنے دن ہو چکے تھے۔ قریب قریب ایک سال۔ وہ تسلسل سے کام کرتے ہوئے یہی سوچتا رہا تھا کہ کس طرح پیسے جمع کئے جائیں تا کہ وہ فخر کے ساتھ اسپین واپس ہو سکے۔

''خواب دیکھنا کبھی نہ چھوڑو''۔ بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا۔ ''غیبی اشاروں پر چلو۔''

لڑکے نے یورم اور تھیومم کو اٹھایا۔ اور ایک بار پھر اجنبی سا احساس ہوا کہ بوڑھا بادشاہ قریب ہی ہے۔ اس نے ایک سال تک سخت محنت سے کام کیا تھا۔ اور غیبی اشارہ یہی تھا کہ یہ جانے کا وقت ہے۔

میں واپس جا رہا ہوں تا کہ وہ کروں جو پہلے کیا کرتا تھا۔ لڑکے نے سوچا۔ اسکے باوجود کہ بھیڑوں نے مجھے عربی بولنا نہیں سکھایا۔

لیکن بھیڑوں نے اسے اس سے زیادہ اہم چیزیں سکھائی ہیں۔ دنیا میں ایک ایسی زبان بھی ہوتی ہے جسے ہر شخص سمجھتا ہے۔ ایک ایسی زبان جس کے ذریعے وہ دکان میں چیزوں کو بہتر بنانے میں مسلسل کوشاں رہا تھا۔ ایک پسندیدگی کی زبان کہ محبت اور مقصد سے چیزوں کی کامیاب تکمیل کی جائے۔ اور اس کی تلاش کا ایک حصہ کسی چیز پر یقین اور خواہش کی جائے۔ تنگیر اب اجنبی شہر نہیں رہا تھا وہ جب اس سرزمین پر آیا تھا تو سوچا تھا کہ وہ پوری دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔

''جب تم کچھ حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہو تو پوری کائنات مل کر تمہاری مدد کرتی ہے کہ وہ چیز تمہیں مل جائے۔'' بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا۔

Marfat.com

لیکن بوڑھے بادشاہ نے چوری ہو جانے والی چیز کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا یا پھر نہ ختم ہونے والے صحرا کے متعلق یا ان لوگوں کے متعلق جو جانتے ہیں کہ ان کے خواب کیا ہیں لیکن انہیں تسلیم کرنا نہیں چاہتے۔ بوڑھے بادشاہ نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ اہرام مصر محض پتھروں کا ڈھیر ہے یا یہ کہ کوئی بھی شخص اسے اپنے گھر کے پچھلے صحن میں تعمیر کر سکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہنا بھول گیا تھا کہ جب تمہارے پاس کافی پیسے ہوں اور تم پہلے سے بڑا ریوڑ خریدنے کی استطاعت رکھتے ہو تو تمہیں خرید لینا چاہیئے۔

لڑکے نے اپنا بیگ اٹھایا اور دوسری چیزوں کے ساتھ رکھ دیا۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے گیا اور دیکھا کہ دکاندار ایک غیر ملکی جوڑے کے ساتھ منتظر ہے جبکہ دو دوسرے گاہک شیشے کے گلاسوں میں چائے پیتے ہوئے دکان کے اندر آ رہے ہیں۔ یہ صبح کی عام ڈگر سے ہٹ کر مصروفیت تھی۔ وہ جہاں کھڑا تھا وہاں سے پہلی بار دیکھا کہ دکاندار کے بال بوڑھے بادشاہ کے بالوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اسے مٹھائی فروش کی مسکراہٹ یاد آئی جب وہ پہلے دن ٹنگیر پہنچا تھا جب اس کے پاس نہ تو کچھ کھانے کے لئے تھا اور نہ ہی رہنے کے لئے کوئی جگہ...... وہ مسکراہٹ بھی ویسی ہی تھی جیسی کہ بوڑھے بادشاہ کی۔

یہ ویسے ہی ہے جیسے وہ یہاں رہے اور اپنی نشانی چھوڑ جائے۔ اس نے سوچا پھر بھی ان لوگوں نے کبھی بوڑھے بادشاہ سے ملاقات بھی نہیں کی۔ دوسری طرف وہ ہمیشہ مدد کے لئے اس کے پاس پہنچ جاتا ہے جو اپنی قسمت کو تسلیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہ شیشے کے سوداگر کو خدا حافظ کہے بغیر چلا گیا۔ وہ دوسروں کی طرح وہاں آہ و بکا کرنا نہیں چاہتا۔ وہ اس جگہ اور ان تمام اچھی چیزوں کو جو اس نے وہاں سیکھی تھیں چھوڑ رہا تھا۔ وہ خود میں بہت خود اعتمادی محسوس کر رہا تھا جیسے وہ پوری دنیا کو فتح کر لے گا۔

''لیکن میں ان علاقوں میں جا رہا تھا جسے میں جانتا ہوں تاکہ اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال کر سکوں۔'' اس نے خود سے یقین کے ساتھ کہا لیکن وہ اپنے فیصلے سے خوش نہیں تھا۔ اس نے پورے ایک برس تک کام کیا تھا تاکہ اپنے خواب کو حقیقت میں بدل سکے۔ اور ہر ہر منٹ پر وہ خواب اہمیت گھٹا رہا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ خواب حقیقتاً اس کا نہ ہو۔

کون جانتا ہے...... شیشے کے سوداگر کی طرح یہ اچھا ہو۔ کہ مکہ نہ جاؤ اور پوری زندگی وہاں جانے کی تمنا لئے پھرو۔ اس نے خود کو تسلی دینے کے لئے سوچا۔ لیکن جب اس نے یورم اور تھیومم کو ہاتھ میں اٹھایا تو اس میں بوڑھے بادشاہ کی قوت اور خواہش عود کر آئی۔ خواہ اس کی وجہ باہم

مطابقت...... یا شاید غیبی اشارہ ہو لڑکے نے سوچا...... وہ اس بار میں آیا جہاں پہلے دن آیا تھا۔ چور وہاں نہیں تھا اور بار کے مالک نے ایک چائے پیش کرنے کے متعلق سوچا۔

میں ہمیشہ گڈریا بننے کے لئے واپس جا سکتا ہوں۔ لڑکے نے سوچا۔ مجھے بھیڑوں کی خبر گیری کا فن آتا ہے۔ وہ کس طرح کیا جاتا ہے، میں اسے بھولا نہیں ہوں۔ لیکن شاید اب مجھے مصر میں اہرام تک پہنچنے کا موقع نہ مل پائے۔ بوڑھے شخص نے سونے کی زرہ پہن رکھی تھی اور وہ میرے مستقبل سے واقف تھا۔ وہ سچ مچ ایک بادشاہ تھا، ایک دانا بادشاہ۔

اندلس کی پہاڑیاں دو گھنٹے کے فاصلے پر تھیں۔ لیکن اس کے اور اہرام کے درمیان ایک بڑا صحرا واقع تھا۔ لڑکا اب بھی سوچ رہا تھا کہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ بھی ہوگا۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ اپنے خزانے سے دو گھنٹے قریب تھا...... اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دو گھنٹے پھیل کر ایک سال پر محیط ہو گئے۔

میں جانتا ہوں کہ میں کیوں اپنے ریوڑ کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں۔ اس نے سوچا۔ میں بھیڑوں کی فطرت سے واقف ہوں، یہ اب کوئی مسئلہ نہیں رہا اور وہ ایک اچھی دوست ہو سکتی ہیں۔ دوسری طرف، مجھے یہ نہیں معلوم کہ صحرا دوست ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور یہ صحرا ہی ہے جہاں مجھے اپنا خزانہ تلاش کرنا ہے، اگر وہ مجھے نہیں ملتا تو میں واپس گھر جا سکتا ہوں۔ میرے پاس کافی پیسے ہیں۔ جس کی مجھے ہر گھڑی ضرورت ہوگی۔ کیوں نہیں؟

اس نے یکا یک بے پناہ خوشی محسوس کی۔ وہ گڈریا بنے واپس جا سکتا ہے۔ وہ دوبارہ شیشے کا سیلز مین بن سکتا ہے۔ ممکن ہے دنیا میں کچھ دوسرے خزانے چھپے ہوئے ہوں۔ لیکن اس کا ایک خواب تھا اور وہ بادشاہ سے مل چکا تھا۔ ایسا تو کسی دوسرے کے ساتھ نہیں ہوا۔

بار کا خیال آتے ہی اس نے منصوبہ بندی شروع کر دی تھی۔ اسے یاد تھا کہ شیشے کے ایک سپلائر نے شیشوں کو گاڑی (CARAVAN) کے ذریعے بھیجا تھا جس نے صحرا عبور کر لیا تھا۔ وہ یورم اور تھیوم کو ہاتھ میں پکڑے رہا۔ کیونکہ ان دونوں پتھروں کے باعث ہی وہ ایک بار پھر اپنے خزانے کے پاس جا رہا تھا۔

''میں ہمیشہ قریب ہی ہوتا ہوں۔ جب کوئی اپنی قسمت کو حقیقت کا روپ دینا چاہتا ہے۔'' بوڑھے بادشاہ نے اسے بتایا تھا۔

اگر سپلائر کے گودام جا کر یہ معلوم کیا جائے کہ کیا اہرام واقعی اتنی دور ہے اور اس پر کیا خرچ آئے گا؟

Marfat.com

6

زیر تعمیر عمارت کے ڈھانچے میں ایک بینچ پر انگریز بیٹھا ہوا تھا جہاں سے جانوروں، پسینے اور گردوغبار کی بو اٹھ رہی تھی۔ یہ گودام اور مویشیوں کے باڑے کا حصہ تھا۔ میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ میں کبھی ایسی جگہ بھی آؤں گا۔ اس نے کیمیکل جرنل کے اوراق پلٹتے ہوئے سوچا۔ دس برس یونیورسٹی میں گزرے اور اب یہاں اس مویشیوں کے باڑے میں۔

لیکن اسے تو آگے بڑھنا ہی تھا کیونکہ وہ غیبی اشارے کو مانتا تھا۔ اس کی تمام زندگی اور تعلیم کا محور یہ تھا کہ وہ کسی کائناتی زبان کو دریافت کرے۔ پہلے اس نے اسپیرنٹو (Speranto) ایک مصنوعی بین الاقوامی زبان جو 1887ء میں بنائی گئی۔ اور یورپ زبانوں کے مشترک لغوی اصول یا مادوں پر مبنی ہے) کا مطالعہ کیا اور پھر دنیا کے مذاہب کا اور اب کیمیا گری کا۔ وہ اسپیرنٹو زبان بولنا جانتا تھا اور دنیا کے تمام بڑے مذاہب کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ لیکن ابھی تک وہ الکیمسٹ (کیمیا گر) نہیں بن پایا تھا۔ اور ابھی تک بہت اہم سوالات جس کے پیچھے سچائی تھی، اسے سلجھا نہیں سکا تھا۔ لیکن اس کے مطالعے نے اس مقام تک پہنچا دیا تھا اور لگتا تھا کہ وہ مزید آگے نہیں بڑھ سکتا۔
اس نے ایک کیمیا گر سے رشتے استوار کرنے کی کوشش ناکام کی۔ لیکن وہ عجیب لوگ تھے جو صرف اپنی ذات کے متعلق سوچتے تھے اور مدد کرنے سے ہمیشہ منع کر دیا کرتے تھے کسے معلوم ممکن ہے کہ وہ اصل کام کا راز جاننے میں ناکام ہو گئے ہوں...... یعنی پارس پتھر (کہا جاتا ہے کہ اگر پارس کسی دھات سے چھو جائے تو وہ سونا ہو جاتی ہے)۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ اپنا علم اپنے تک ہی رکھتے ہوں۔

اس نے باپ سے ملنے والے ترکے کا بڑا حصہ پہلے ہی خرچ کر دیا تھا اور پارس بنانے میں ناکام رہا تھا۔ اس نے دنیا کی لائبریریوں میں اپنے قیمتی وقت کا بڑا حصہ صرف کیا اور تمام اہم نادر کتابیں خریدیں جو کیمیا سازی پر تھیں۔ ایک کتاب میں اس نے پڑھا تھا کہ ایک بہت مشہور عربی کیمیا گر یورپ گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر دو سو سال سے زیادہ تھی۔ اور یہ کہ اس نے نہ صرف پارس دریافت کر لیا تھا بلکہ زندگی کو دوام بخشنے والی شے آب حیات بھی پا لیا تھا۔ انگریز اس کہانی

Marfat.com

سے بہت زیادہ متاثر تھا لیکن وہ اسے ایک فرضی قصہ ہی سمجھتا...... اگر اس کا ایک دوست صحرا میں آثار قدیمہ کی مہم سے واپس آتے ہوئے...... اسے یہ نہ بتایا ہوتا کہ ایک عرب کے پاس ایک ایسی طاقت ہے جو کسی دوسرے کے پاس نہیں۔

''وہ الفیوم (Al-Fayoum) نخلستان میں رہائش پذیر ہے۔'' اس کے دوست نے کہا تھا۔''اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کی عمر دو سو سال سے زیادہ ہے۔ اور وہ کسی بھی دھات کو سونے میں تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔''

انگریز اپنے اضطراب کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اس نے اپنی تمام تر مصروفیات کو پس پشت ڈالا۔ اپنی سب سے زیادہ اہم کتاب اٹھائی اور اب یہاں تھا، ایک گرد آلود، بدبودار گودام میں۔ باہر ایک بہت بڑی گاڑی (Caravan) تیاری کے مراحل میں تھی تاکہ صحرائے اعظم پار کیا جائے۔ ترتیب یہ تھی کہ Al-Fayoum سے گزرا جائے۔

میں اس خانہ خراب کیمیا گر کو تلاش کرنے جا رہا ہوں، انگریز نے سوچا اب جانوروں کی بو کسی قدر قابل نظر انداز بن گئی تھی۔

ایک جوان عرب اپنے ساز و سامان کے ساتھ داخل ہوا اور انگریز کو سلام کیا۔

''تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔'' جوان عرب نے پوچھا۔

''میں صحرا میں جا رہا ہوں۔'' آدمی نے جواب دیا اور دوبارہ مطالعہ کرنے لگا۔ وہ اس وقت کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ اس نے جو کچھ برسوں پڑھا تھا اس کا اعادہ کرے کیونکہ کیمیا گر یقیناً اس کا ٹیسٹ لے گا۔

جوان عرب نے ایک کتاب نکالی اور پڑھنے لگا۔ کتاب اسپینی زبان میں تھی۔ یہ اچھا ہوا، انگریز نے سوچا۔ وہ عربی سے زیادہ اچھی اسپینش بولتا تھا۔ اور اگر یہ لڑکا الفیوم جا رہا ہے تو بہتر ہے کیونکہ جب کوئی ضروری کام نہ ہو تو کم از کم ایک شخص تو ہوگا جس سے بات کی جا سکے۔

Marfat.com

7

"یہ حیرت انگیز ہے۔" لڑکے نے تدفین کا منظر ایک بار پھر پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "میں دو برسوں سے کوشش کر رہا تھا کہ اس کتاب کو پڑھوں لیکن ابتدائی چند صفحات سے زیادہ نہ پڑھ سکا۔" اس کے باوجود کہ بادشاہ کی مداخلت بھی نہیں تھی لیکن وہ یکسوئی سے غور کے قابل نہیں ہوا تھا۔

اسے اب بھی اپنے فیصلے پر کچھ شبہ سا تھا۔ لیکن وہ ایک بات سمجھنے کا اہل ضرور تھا۔ کوئی فیصلہ کرنا صرف کسی چیز کی ابتدا ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص ایک فیصلہ کرتا ہے تو طاقتور لہریں اسے ان جگہوں پر لے جاتی ہیں۔ جس کا اس نے خواب تک نہیں دیکھا ہوتا۔

میں نے جب اپنے خزانے کو حاصل کرنے کا فیصلہ تھا اس وقت یہ خیال نہیں تھا کہ مجھے شیشے کی دکان کا کام ترک کرنا پڑے گا۔ اس نے سوچا۔ اور اس Caravan میں شمولیت میرا فیصلہ ہو سکتا ہے لیکن یہ کہاں جائے گا، میرے لئے یہ بات پراسرار ہے۔

انگریز قریب ہی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کا انداز غیر دوستانہ ہے اور جب لڑکا داخل ہوا تھا تو وہ ناگواری محسوس کر رہا تھا۔ ممکن ہے وہ دوست بن جائیں لیکن انگریز نے گفتگو ختم کر دی۔

لڑکے نے کتاب بند کی۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہتا تھا جس سے وہ انگریز جیسا لگے۔ اس نے یورم اور تھیوم کو جیب سے نکالا اور ان کے ساتھ کھیلنے لگا۔

اجنبی چیخا۔ "یورم اور تھیوم"۔ لڑکے نے جلدی سے انہیں واپس جیب میں رکھ لیا۔

"وہ برائے فروخت نہیں ہیں۔" اس نے کہا۔

"وہ بہت قیمتی نہیں ہیں۔" انگریز نے جواب دیا۔ "وہ محض شیشے کے ٹکڑے ہیں اور دنیا میں ایسے لاکھوں موجود ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس کا علم رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ وہ یورم اور تھیوم ہیں۔ یہ چیز میرے علم میں نہیں تھی کہ اس حصے میں بھی یہ موجود ہیں۔

Marfat.com

''مجھے ایک بادشاہ نے تحفے کے طور پر دیا تھا۔'' لڑکے نے کہا۔

اجنبی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو پتھر نکالے جو ویسے ہی تھے جیسے لڑکے کے تھے۔

''تم نے کیا کہا، بادشاہ؟'' اس نے پوچھا۔

''تم شاید یہ اندازہ لگا رہے ہو کہ ایک بادشاہ ایک ایسے شخص سے بات کریگا جو گڈریا ہو۔'' اس نے گفتگو ختم کرتے ہوئے کہا۔

''قطعی نہیں، یہ گڈریے تھے جنہوں نے بادشاہ کو سب سے پہلے پہچانا جبکہ پوری دنیا نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ بادشاہ گڈریوں سے بات کرے۔''

وہ بولتا رہا لیکن لڑکے کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کس کے متعلق گفتگو کر رہا ہے۔ ''یہ بائبل میں ہے، وہی کتاب جس نے یورم اور تھیوم کے بارے میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی پتھروں کو مستقبل کا حال بتانے کی اجازت دی ہے۔ پادری حضرات انہیں سنہری زرہ میں رکھتے ہیں۔''

لڑکے کو اپنی اس گودام میں موجودگی سے مسرت ہوئی۔

''شاید یہ غیبی اشارہ ہو۔'' انگریز نے کسی قدر بلند آواز سے کہا۔

''غیبی اشارے کے متعلق تمہیں کسی نے آگاہ کیا۔'' اس وقت تک لڑکے کی دلچسپی بڑھ چکی تھی۔

''زندگی میں ہر بات غیبی اشارہ ہوتی ہے۔'' انگریز نے زیر مطالعہ جرنل کو بند کرتے ہوئے کہا۔

''ایک کائناتی زبان ہوتی ہے جسے ہر شخص سمجھتا ہے۔ لیکن فی الحال بھولا ہوا ہے۔ میں دوسری چیزوں کے علاوہ اسی کائناتی زبان کی تلاش میں ہوں۔ اور اسی لئے یہاں موجود ہوں۔ میں ایک ایسے شخص کی تلاش میں ہوں جو اس زبان کو جانتا ہے۔ ایک کیمیاگر کو۔''

گودام کے باس نے گفتگو میں خلل ڈالا۔

''تم قسمت والے ہو، تم دونوں۔'' موٹے عرب نے کہا۔

''یہاں سے آج ایک کاروان الفیوم جا رہا ہے۔''

''لیکن میں تو مصر جا رہا ہوں۔'' لڑکے نے کہا۔

''الفیوم مصر میں ہی ہے۔'' عرب نے جواب دیا۔ ''تم کس قسم کے عرب ہو؟''

Marfat.com

''یہ ایک خوش قسمتی کا غیبی اشارہ ہے۔'' جب موٹا عرب چلا گیا تو انگریز نے کہا۔ اگر ممکن ہوسکا تو میں ایک ضخیم انسائیکلوپیڈیا لکھوں گا، لفظ قسمت اور امر اتفاقی پر۔ انہی الفاظ سے کائناتی زبان لکھی گئی ہے۔''

اس نے لڑکے کو بتایا کہ یہ امر اتفاقی نہیں ہے کہ یورم اور تھیوم جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ تمہیں مل گیا۔ اسے نے لڑکے سے پوچھا کہ تم بھی کیمیا گر کی تلاش میں ہو۔

''میں ایک خزانے کی تلاش میں ہوں۔'' لڑکے نے کہا اور افسوس کرنے لگا کہ اس نے کیوں کہا۔ لیکن ایسا لگا جیسے انگریز نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

''ایک طرح سے میں بھی۔'' اس نے کہا۔

''میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ کیمیا ہے کیا۔'' جب گودام کا باس انہیں باہر بلا رہا تھا تو لڑکا کہہ رہا تھا۔

Marfat.com

8

''میں اس کاروان کا لیڈر ہوں۔'' ایک کالی آنکھوں اور داڑھی والے شخص نے کہا۔ جنہیں میں لے جاتا ہوں اس کی زندگی اور موت گویا میرے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ صحرا ایک متلون مزاج خاتون جیسا ہے اور وہ کبھی کبھی لوگوں کو پاگل کر دیتا ہے۔''

وہاں قریب قریب دو سو لوگ جمع تھے۔ اس کے علاوہ چار سو جانور...... اونٹ، گھوڑے، خچر اور پرندے تھے۔ اس مجمعے میں عورتیں بچے اور بہت سے مرد تھے جن کی کمر پر تلواریں کندھوں پر رائفلز لٹک رہی تھیں۔ انگریز کے پاس کتابوں سے بھرے ہوئے کئی سوٹ کیسز تھے۔ وہاں غیر مبہم سی آوازیں تھیں اور لیڈر کو بار بار کہنا پڑ رہا تھا کہ وہ اس بات کو سمجھیں جو وہ کہہ رہا ہے۔

''یہاں بہت سے مختلف لوگ تھے اور ہر شخص کا اپنا خدا تھا۔ لیکن میں جس خدا کی اطاعت کرتا ہوں وہ اللہ ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ صحرا عبور کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تم جس خدا کو بھی مانتے ہو اس کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ تم لوگ میرے ہر حکم کی پاسداری کرو گے چاہے وہ کچھ بھی ہوں۔ صحرا میں کسی بھی نافرمانی کا مطلب موت ہوتا ہے۔''

مجمعے سے چہ میگوئیوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہر شخص خاموشی سے اپنے خدا کی قسم کھا رہا تھا۔ لڑکے نے حضرت عیسیٰ کی قسم کھائی۔ انگریز نے کچھ نہیں کہا۔ لوگوں کی منمناہٹ قسم کھانے سے زیادہ دیر تک جاری رہی۔ لوگ خدا سے اپنی حفاظت کی دعا بھی کر رہے تھے۔

بگل کی تیز آواز سنائی دی اور ہر شخص سوار ہونے لگا۔ لڑکے اور انگریز نے اونٹ خرید لئے تھے اور غیر یقینی انداز میں ان کی پیٹھ پر بیٹھ گئے۔ لڑکے کو انگریز کے اونٹ پر افسوس تھا۔ اس پر بہت ساری کتابوں کا بوجھ تھا۔ ''یہاں کوئی امر اتفاقی نہیں تھا۔'' انگریز نے وہیں سے گفتگو کا آغاز کیا، گودام میں جہاں سے ٹوٹی تھی۔ ''میں یہاں اس لئے آیا ہوں کیونکہ میرے ایک دوست نے سنا تھا کہ ایک عرب جو......''

لیکن کاروان نے چلنا شروع کر دیا اور اب یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ انگریز کی بات سنی جا سکے۔

لڑکے کو علم تھا کہ وہ کیا کہنے جا رہا ہے حالانکہ پراسرار زنجیر جو ایک چیز کو دوسری سے جوڑتی ہے۔ وہی زنجیر اس کے گڈریا بننے کی وجہ ہوئی۔ اس کی وجہ سے بار بار خواب دیکھا۔ وہی اسے افریقہ کے قریب واقع شہر میں لائی تاکہ بادشاہ سے ملے اور پھر چوری کی نذر ہو جائے تاکہ شیشے کے سوداگر سے ملاقات ہو اور......

نصیب پر جتنا پختہ یقین ہوگا، اتنی ہی صحیح وجہ اس کے ہونے کی پیدا ہوگی۔ لڑکے نے سوچا۔

کاروان مشرق کی سمت حرکت پذیر ہوا۔ یہ صبح کو چل رہا ہوتا اور جب سورج اپنے شباب پر ہوتا تو رک جایا کرتا پھر سہ پہر ڈھلنے کے بعد دوبارہ روانہ ہو جاتا۔ لڑکا انگریز سے کم ہی مخاطب ہوتا کیونکہ اس کا زیادہ تر وقت کتابوں کے ساتھ گزرتا تھا۔

لڑکا خاموشی سے جانوروں اور لوگوں کو صحرا میں بڑھتے دیکھتا رہتا۔ اب ہر چیز اس وقت سے مختلف تھی جب سب لوگوں نے سفر کی ابتداء کی تھی۔ اُس وقت الجھنیں، چیخ پکار، بچوں کا رونا اور جانوروں کی ہنہناہٹ، سب مل کر گائڈ اور تجار کے حواس پر سوار تھے۔

لیکن یہاں صحرا میں غیر مبدل ہواؤں کا شور اور جانوروں کے کُھر سے پیدا ہونے والی آوازیں تھیں۔ یہاں تک کے گائڈ بھی ایک دوسرے سے کم ہی محوکلام ہوئے۔

''میں نے اس ریتیلے علاقے کو کئی بار عبور کیا ہے۔'' ایک بار رات میں اونٹ چلانے والے نے کہا۔ ''لیکن صحرا اتنا بڑا اور خطِ افق اتنے فاصلے پر ہے جس کی وجہ سے آدمی خود کو چھوٹا محسوس کرتا ہے اسی لئے وہ خاموش رہتا ہے۔ لڑکا وجدان سے سمجھ گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کے باوجود کہ اس نے صحرا میں اس سے قبل کبھی قدم نہیں رکھا تھا۔ وہ جب کسی سمندر یا آگ کو دیکھتا تھا تو خاموش ہو جاتا تھا۔

میں نے بہت سی چیزیں بھیڑ سے سیکھی ہیں۔ اس کے علاوہ بلوریں شیشوں سے۔ اس نے سوچا۔ میں صحرا سے بھی کچھ چیزیں سیکھ سکتا ہوں۔ یہ عمر رسیدہ اور دانا لگتا ہے۔

ہوائیں نہیں رکیں اور لڑکے کو وہ دن یاد آیا جب وہ ٹریفا میں قلعے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس دن بھی ایسی ہی ہوا کے تھپیڑے اس کے منہ پر لگ رہے تھے۔ اس نے بھیڑ کے اون کی یاد دلا دی ......اس کی بھیڑ جو اندلس کے میدانوں سے کھانا اور پانی حاصل کر رہی ہیں۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتی رہی ہیں۔

''وہ اب میری بھیڑیں نہیں ہیں۔'' اس نے خود سے، بغیر ماضی کی حسرت ناک یاد سے کہا۔

Marfat.com

انہیں اب نئے گڈریئے کا عادی ہو جانا چاہئے۔ اور ممکن ہے کہ مجھ کو بھول چکی ہوں۔ یہ اچھا ہوگا۔ بھیڑ جیسی مخلوق جو سفر کی عادی ہوتی ہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ کیسے چلتے ہیں۔"

اسے دکاندار کی لڑکی کا خیال آیا۔ اسے یقین تھا کہ ہو سکتا ہے اس نے شادی کر لی ہو۔ ممکن ہے کہ بیکر سے یا پھر کسی گڈریئے سے جو پڑھنا جانتا ہو اور اسے جذباتی کہانیاں سنا سکنے کا اہل ہو۔ بہر حال وہ دنیا میں واحد لڑکی نہیں تھی۔ لیکن وہ اونٹ چلانے والے کی زبان کو وجدان سے سمجھنے پر پرجوش تھا۔ ممکن ہے وہ بھی کائناتی زبان پڑھ رہا ہو جو لوگوں کے ماضی اور حال سے متعلق ہوتی ہے۔

"کبڑے" ان لوگوں کو اس کی ماں کہا کرتی تھی۔ لڑکا سمجھنے لگا تھا کہ وجدان یکا یک روح کی کائناتی لہروں میں غوطہ زنی ہے جہاں سارے لوگوں کی کہانیاں آپس میں ملتی ہیں اور ہم سب کچھ جاننے کے اہل ہوتے ہیں کیونکہ وہاں سب کچھ لکھی ہوئی ہیں۔

"مکتب" لڑکے نے شیشے کے سوداگر کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

صحرا میں کچھ علاقے ریت کے تھے اور کچھ پتھریلے۔ کاروان کے سامنے جب کوئی بڑا پتھر آ جاتا تھا تو وہ چکر کاٹتا تھا۔ اگر کوئی بڑے پتھروں کا بڑا علاقہ آ جاتا تو اسے بڑا چکر کاٹنا ہوتا تھا۔ اگر کوئی بڑے پتھروں کا بڑا علاقہ آ جاتا تو اسے بڑا چکر کاٹنا ہوتا تھا۔ اگر ریت جانوروں کی کھر سے مطابقت نہ رکھ رہی ہوتی تو وہ ایسا راستہ دیکھتے جو کسی قدر ٹھوس ریتیلا ہو۔ کچھ مقامات خشک جھیل سے پیدا شدہ نمک سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ایسی جگہوں پر جانور رک جایا کرتے تو اونٹ چلانے والوں کو ان کا بوجھ کم کرنا پڑتا۔ ایسی ناقابل اعتبار جگہوں پر ساربان سامان کو خود اٹھا لیا کرتے تھے پھر اس کے بعد اونٹوں پر دوبارہ رکھ دیا کرتے۔ اگر کوئی گائڈ بیمار ہو جائے یا مر جائے تو اونٹ چلانے والے قرعہ اندازی کے ذریعے ایک دوسرا مقرر کر لیا کرتے۔

لیکن اس کے ہونے کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کتنے چکر کاٹے اور کتنی مطابقت پیدا کی گئی۔ کاروان کمپاس کے مطابق چلتا رہا۔ جب ایک رکاوٹ دور کر دی گئی تو وہ دوبارہ ایک ستارے کو مد نظر رکھتے ہوئے جو نخلستان کی نشاندہی کر رہا ہوتا، اپنے راستے پر آ جاتے۔ اگر لوگ صبح کو آسمان پر اس خاص ستارے کو چمکتا ہوا دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ وہ صحیح سمت پر ہیں جہاں پانی، پام کے درخت، سایہ اور دوسرے لوگ موجود ہیں۔ یہ صرف انگریز تھا جو ان سب چیزوں سے ناواقف تھا۔ وہ زیادہ تر اپنی کتابوں میں منہمک رہا کرتا تھا۔

لڑکے کے پاس بھی اس کی اپنی کتاب تھی۔ وہ سفر کے ابتدائی چند دنوں تک اسے پڑھنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔ لیکن اسے یہ زیادہ دلچسپ لگا کہ کاروان کے سفر سے دلچسپی لے اور ہواؤں کی

آوازیں سنتا رہے۔ جیسے ہی وہ اونٹ کو بہتر طور پر سمجھنے لگا اور اس کے ساتھ اس کا رشتہ استوار ہوا، اس نے کتاب کو ایک طرف رکھ دیا۔ حالانکہ لڑکے میں کچھ توہم پرستی پیدا ہوگئی تھی اور جب بھی ایسا دیکھتا تو کتاب کھول کر کچھ ضروری چیز پڑھنے لگتا۔ اس نے طے کرلیا تھا کہ یہ غیر ضروری بوجھ ہے۔

اس نے اونٹ چلانے والے سے دوستی کرلی جو اس کے قریب ہی موجود رہتا تھا۔ رات میں جب وہ لوگ آگ کے اردگرد بیٹھتے تو لڑکا گڈریئے سے متعلق غیر معمولی واقعات اونٹ چلانے والے کو سنایا کرتا۔

ایسے ہی ایک موقع پر اونٹ ڈرائیور نے اپنی زندگی سے متعلق باتیں سنائیں۔

"میں El-Cairum میں رہا کرتا تھا۔" اس نے کہا "میرا اپنا باغ تھا۔ میرے بچے تھے اور ایک ایسی زندگی جس میں کسی تبدیلی کا کوئی امکان نہ تھا تاوقت کہ میں مر نہ جاؤں۔ ایک سال جبکہ فصل سب سے اچھی ہوئی تھی، ہم سب لوگ مکہ گئے۔ میں مطمئن تھا کہ زندگی کا ایک ایسا فرض پورا ہوا جواب تک نہیں ہوا تھا۔ میں بخوشی مرسکتا تھا۔ اس سے میری محسوسات اچھی ہوگئیں۔

"ایک دن زمین نے لرزنا شروع کردیا اور دریائے نیل چڑھ گیا۔ یہ کچھ ایسی بات تھی جو میرے فہم کے مطابق دوسروں ہی کے ساتھ ہوسکتی تھی، میرے ساتھ نہیں۔ میرے پڑوسیوں کو ڈر تھا کہ ان کے زیتون کے درخت سیلاب میں بہہ جائینگے، میری بیوی کو خوف تھا کہ ہم اپنے بچوں کو کھودیں گے۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ تباہ ہوجائے گا۔

علاقہ تباہ ہوگیا۔ اور مجھے قوت لایموت کے لئے کوئی دوسری راہ دیکھنی پڑی۔ چنانچہ اب میں اونٹ چلانے والا ہوں۔ لیکن بربادی نے مجھے یہ سکھایا کہ اللہ کی دنیا کیا ہے۔ لوگوں کو اندیکھی چیزوں سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں اگر وہ اپنی ضرورت اور خواہش کو حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

"ہمیں یہ خوف ہوتا ہے کہ ہمارے پاس جو ہے وہ ضائع نہ ہوجائے۔ چاہے وہ ہماری زندگی ہو یا ہمارا مال واسباب اور جائیداد۔ لیکن یہ خوف اس وقت جاتا رہتا ہے اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہماری زندگی کی کہانیاں اور دنیا کی تاریخ ایک ہی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔"

کبھی کبھی ان کا کاروان دوسرے سے مل جاتا ہے۔ ایک کے پاس ہمیشہ کوئی چیز ہوتی ہے جو دوسرے کی ضرورت ہو...... جیسے کہ ہر چیز حقیقتاً اسی ایک ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ جب وہ آگ کے گرد بیٹھتے ہیں تو اونٹ ڈرائیورز طوفان کے متعلق معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں اور صحرا

Marfat.com

کی کہانیاں سناتے ہیں۔

دوسرے وقت، پراسرار، تھکے ہوئے لوگ ظاہر ہوتے ہیں وہ بدو تھے جو کاروان کے راستے کی نگہبانی کرتے ہیں۔ وہ چوروں اور وحشی قبائل سے محتاط رہنے کی وارننگ دیتے ہیں۔ وہ خاموشی سے آئے اور اسی راستے سے واپس چلے گئے۔ ان کے جسم پر سیاہ لباس جو صرف انہی کو نظر آتا ہے۔ ایک رات، ایک اونٹ ڈرائیور آگ کے قریب آیا جہاں انگریز اور لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ "یہاں قبائلی جنگ کی افواہیں ہیں۔" اس نے انہیں آگاہ کیا۔

تینوں خاموش ہو گئے۔ لڑکے نے محسوس کیا کہ وہاں کچھ خوف کی علامتیں ہیں پھر بھی کسی شخص نے کچھ نہیں کہا۔ اسے دوبارہ بغیر الفاظ کی زبان کا تجربہ ہوا۔ کائناتی زبان کا۔

انگریز نے پوچھا کہ کیا ہم سب خطرے میں ہیں۔

"جب تم صحرا میں ایک بار آ جاتے ہو تو واپسی کا راستہ نہیں ہوتا۔" اونٹ ڈرائیور نے کہا۔ "اور جب تم واپس نہیں جا سکتے تو تمہیں صرف آگے بڑھنے کے لئے اچھے راستے کی فکر کرنی چاہئے۔ باقی اللہ پر چھوڑ دو، خطروں سمیت۔" اور پھر اس نے پراسرار لفظ کہا "مکتب"۔

"تمہیں کاروان پر کچھ زیادہ توجہ دینی چاہئے۔" اونٹ ڈرائیور کے جانے کے بعد لڑکے نے انگریز سے کہا۔ "ہم بے شمار چکر لگاتے ہیں لیکن ہمارا رخ ہمیشہ منزل کی طرف ہوتا ہے۔"

"اور تم دنیا کے متعلق زیادہ سے زیادہ پڑھو گے۔" انگریز نے جواب دیا۔ "اس بارے میں کتابیں کاروان جیسی ہوتی ہیں۔"

انسانوں اور جانوروں کے بڑے غول نے سفر میں تیزی اختیار کر لی۔ دن میں ہمیشہ خاموشی ہوا کرتی تھی لیکن اب رات میں بھی رہنے لگی...... مسافر آگ کے گرد بیٹھ کر گفتگو کرنے کے عادی ہو چکے تھے۔ اب اس وقت بھی خاموشی رہنے لگی۔ اور ایک دن کاروان کے لیڈر نے فیصلہ کیا کہ اب آگ نہیں جلائی جائے گی تاکہ کاروان پر توجہ نہ ہو سکے۔

مسافروں نے رات کے وقت جانوروں کو ایک دائرے میں کھڑا کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور اس دائرے میں سب سونے لگے تاکہ رات کی سردی سے محفوظ رہیں۔ اور لیڈر نے گروپ کی شکل میں جگہ جگہ نگہبان کھڑے کر دیئے۔

ایک رات تو انگریز سو ہی نہیں سکا۔ اس نے لڑکے کو آواز دی اور دونوں پڑاؤ کے گرد ریت کے ٹیلوں تک چہل قدمی کرنے لگے۔ پورا چاند نکلا ہوا تھا، لڑکے نے انگریز کو اپنی زندگی کی کہانی سنائی۔

Marfat.com

انگریز اس کے شیشے کی دوکان میں ترقی والے حصے سے مسحور ہوگیا تھا جہاں اس نے کام کی ابتداء کی تھی۔

"یہی اصول ہر چیز پر غالب ہوتا ہے۔" اس نے کہا۔ "کیمیا گری میں اسے دنیا کا غیر مادی وجود (روح) کہتے ہیں۔ جب تم کسی چیز کی اپنے بھرپور دل سے خواہش کرتے ہو اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب تم دنیا کی روح سے انتہائی قریب ہوتے ہو۔ یہ ہمیشہ مثبت طاقت ہوتی ہے۔"

اس نے مزید کہا کہ یہ بنی نوع انسان کے لئے محض ایک تحفہ نہیں ہے اور یہ کہ کرہ ارض پر جو چیز بھی ہے وہ روح رکھتی ہے چاہے وہ معدنی شے، نباتیات یا حیوان ...... یا یہاں تک کہ محض خیالات ہوں۔

"کرۂ ارض پر موجود ہر چیز مسلسل تغیر پذیر ہے کیونکہ کرۂ ارض زندہ ہے ......اور اس کی ایک روح ہے۔ ہم اس روح کا ایک حصہ ہیں اور کم ہی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے کام کرتی ہے۔ لیکن شیشے کی دکان میں تم شاید ہی سمجھ پائے ہوگے کہ تمہاری کامیابیوں میں شیشوں نے بھی کردار ادا کیا ہے۔"

لڑکے نے اس کے متعلق سوچا جبکہ اس کی نگاہیں چاند اور پھر چمکتی ہوئی ریت پر تھیں۔

"کاروان جب صحرا عبور کر رہا تھا تو میں نے اسے دیکھا تھا۔" اس نے کہا "کاروان اور صحرا دونوں ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحرا خود کو عبور کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ہر قدم کاروان کا جائزہ لیتا رہتا ہے کہ وہ متعین وقت پر ہیں یا نہیں۔"

"کیا ہم سب کاروان میں ذاتی ہمت کی بنیاد پر شامل ہوئے ہیں لیکن اس زبان کو سمجھے بغیر یہ سفر بہت مشکل ہوگا۔"

وہ کھڑے ہوکر چاند دیکھتے رہے۔

"وہ غیبی اشارے کا جادو ہے۔" لڑکے نے کہا۔ "میں نے دیکھا ہے کہ صحرا کے اشاروں کو گائیڈ کس طرح پڑھتے ہیں اور یہ کہ کاروان کی روح صحرا کی روح سے کس طرح محوِ کلام ہوتی ہے۔"

انگریز نے کہا۔ "میں اپنی زیادہ تر توجہ کاروان پر رکھوں تو اچھا ہے۔"

"اور میرے لئے بہتر یہ ہوگا کہ میں کتاب پڑھوں۔" لڑکے نے کہا۔

9

یہ انوکھی کتابیں تھیں۔ اس میں پارہ (سیماب) نمک، اژدہے اور بادشاہ کا ذکر تھا۔ ان میں سے کوئی چیز اس کی سمجھ میں نہیں آئی۔ لیکن ایک خیال ضرور تھا اور لگتا تھا کہ ہر کتاب میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ ہر چیز کا وجود صرف ایک چیز سے ہے۔

ایک کتاب سے اسے معلوم ہوا کہ کیمیا کے ادب کا سب سے اہم متن چند لائنوں میں ہے اور زمرد کے اوپر نقش ہے۔

''یہ زمرد کی تکیہ ہے۔'' انگریز نے کہا۔ اسے فخر تھا کہ شاید وہ لڑکے کو کچھ پڑھا سکے۔

''اچھا تو پھر ہمیں ان تمام کتابوں کی کیوں ضرورت ہوتی ہے؟'' لڑکے نے پوچھا۔

''تاکہ ہم ان چند لائنوں کو سمجھ سکیں۔'' انگریز نے بظاہر کچھ سمجھے بغیر جواب دیا۔

لڑکے کے لئے سب سے دلچسپ کتاب ان کہانیوں پر مشتمل تھی جس میں مشہور کیمیا گر (Alchemists) کا ذکر تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے پوری زندگی اپنی تجربہ گاہوں میں دھاتوں کی تطہیر میں صرف کر دی تھی۔ انہیں یقین تھا کہ اگر ایک دھات کو کئی سال تک گرم کیا جائے تو دیگر مادوں سے پاک ہو جائے گی اور پھر جو کچھ بچے گا وہ دنیا کی روح ہو گی۔ دنیا کی یہ روح زمین پر موجود ہر چیز کو انہیں سمجھنے میں مدد دے گی کیونکہ یہ وہ زبان تھی جس سے تمام چیزیں ابلاغ کرتی ہیں۔ وہ اسے اہم ترین دریافت کہتے ہیں...... اس کا ایک حصہ سیال اور ایک ٹھوس ہے۔

''کیا تم زبان کو سمجھنے کے لئے آدمیوں اور غیبی اشاروں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے؟'' لڑکے نے سوال کیا۔

''تمہیں ہر چیز کو آسان کرنے کا خبط ہے۔'' انگریز نے چڑتے ہوئے جواب دیا۔ کیمیا گری ایک سنجیدہ موضوع ہے۔ ہر قدم عین اس طرح اٹھانا ہے جیسے ماہرین نے اٹھایا تھا۔''

لڑکا جانتا تھا کہ شاہکار کام (Master Work) کا سیال حصہ آب حیات کہلاتا ہے اور یہ

Marfat.com

ہر بیماری کا علاج ہے۔اس کے علاوہ یہ کیمیا گر کو بوڑھا ہونے سے بچاتا ہے اور ٹھوس حصے کو پارس پتھر کہتے ہیں۔(دھاتوں کو چھو کر سونا بنا دینے والا پتھر)۔

''پارس کا حصول کوئی آسان کام نہیں۔'' انگریز نے کہا۔'' کیمیا گروں نے اپنی تجربہ گاہوں میں برسہا برس لگا دیئے تاکہ اس آگ کا مشاہدہ کریں جو دھاتوں کی کثافت دور کرتے ہوئے اس کی تطہیر کرتی ہے۔انہوں نے آگ کے قریب بے انتہا وقت صرف کیا اور رفتہ رفتہ دنیا کی خواہش سے الگ ہو گئے۔انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ دھاتوں کی صفائی انہیں خود اپنی صفائی کی طرف لے جاتی ہے۔''

لڑکے نے شیشے کے سوداگر کو یاد کیا۔اس نے کہا تھا کہ لڑکے کے لئے یہ اچھا ہے کہ وہ شیشے کو صاف کیا کرے تاکہ وہ منفی سوچ سے بچ سکے۔لڑکے کو یقین تھا کہ ایک شخص کیمیا گری اپنی روزانہ زندگی میں سیکھ سکتا ہے۔

''اس کے علاوہ۔'' انگریز نے کہا۔''پارس پتھر ایک پرکشش اثاثہ ہے۔ایک چھوٹا سا پتھر کا ٹکڑا جو بڑی مقدار کی دھات کو سونے میں تبدیل کر دیتا ہے۔''

یہ سننے کے بعد کیمیا گری میں لڑکے کی دلچسپی اور زیادہ بڑھ گئی۔اس نے سوچا کہ تھوڑے سے تحمل کے بعد اس کا اہل ہو جائے گا کہ ہر چیز کو سونے میں تبدیل کر دے۔اس نے ایسے بہت سے لوگوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا جو ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے مثلاً Fulcanelli, Elias, Helvetius اور Geber۔وہ بڑی دلچسپ کہانیاں تھیں۔ان میں سے ہر شخص آخر تک اپنی قسمت پر رہا۔انہوں نے سفر کیا، دانا لوگوں سے گفتگو کی، نہ تسلیم کرنے والوں کے لئے معجزات کر دکھائے اور اس طرح پارس پتھر اور آب حیات حاصل کئے۔

لیکن لڑکے نے جب یہ جاننا چاہا کہ اس اہم کام کا حصول کیونکر کرے تو یہ مکمل طور پر سعی رائیگاں ہوئی۔اس میں بس نقشہ جات، خفیہ ہدایات (Coded instructions) اور تحریر کا مبہم متن تھا۔

Marfat.com

10

''لوگ چیزوں کو اتنا پیچیدہ کیوں بناتے ہیں؟'' اس نے انگریز سے دریافت کیا۔ لڑکے نے دیکھا کہ انگریز پر چڑچڑاہٹ طاری ہوئی۔

''اس لئے کہ جن لوگوں کی ذمہ داری سمجھنا ہے وہ سمجھ سکیں۔'' اس نے کہا۔ ''تصور کرو اگر ہر شخص نے سیسے کو سونے میں تبدیل کرنا شروع کر دیا تو سونے کی اہمیت ہی ختم ہو جائے گی۔

''یہ صرف وہ لوگ ہیں جو لگاتار، شوق سے چیزوں کا گہرا مطالعہ کرتے اور شاہکار حاصل کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں یہاں صحرا کے وسط میں موجود ہوں۔ میں حقیقی کیمیاگر کی تلاش میں ہوں جو خفیہ تحریر کو قابل فہم بنانے میں میری مدد کریگا۔''

''یہ کتابیں کب لکھی گئی تھیں؟'' لڑکے نے پوچھا۔

''کئی سو سال پہلے۔''

''اس زمانے میں چھاپہ خانے نہیں ہوا کرتے تھے۔'' لڑکے نے بحث کی۔

''اس وقت کوئی ایسا طریقہ نہیں تھا کہ لوگ کیمیاگری کو جان سکیں۔ انہوں نے یہ انجانی زبان کیوں استعمال کی اور اتنی ڈرائنگ کے ساتھ؟''

انگریز نے براہ راست جواب نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ وہ گزشتہ کئی دنوں سے اس بات پر غور کر رہا ہے کہ کاروان کس طرح کام آتا ہے لیکن اسے کوئی نئی بات نہیں معلوم ہو سکی۔ اس کے ذہن میں صرف یہ بات آئی کہ جنگ کی باتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔

11

پھر ایک دن لڑکے نے تمام کتابیں انگریز کو واپس کر دیں۔ "کیا تم نے کوئی چیز سیکھی؟" انگریز نے پوچھا۔ اسے اشتیاق تھا کہ وہ کیا سنتا ہے۔ وہ کسی شخص سے گفتگو کر کے جنگ کے امکانات سے پہلوتہی کرنا چاہتا تھا۔

"میں نے یہ جانا کہ دنیا کی ایک روح ہوتی ہے۔ اور یہ کہ جو شخص روح کو سمجھ لیتا ہے تو وہ چیزوں کی زبان بھی سمجھ سکتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ بہت سے کیمیا گر اپنی تقدیر کو سمجھتے ہوئے دنیا کی روح کو بازیافت کرنا چھوڑ دیا یعنی پارس پتھر اور آب حیات کو۔

"لیکن سب سے بڑھ کر، میں نے یہ بھی جانا کہ یہ چیزیں انتہائی سادہ ہیں جنہیں زمرد کی سطح پر لکھا جا سکتا ہے۔"

انگریز مایوس تھا۔ برسوں کی تحقیق، جادوئی علامتیں، نامانوس الفاظ، تجربہ گاہ کے آلات...... ان میں سے کسی چیز نے لڑکے کو متاثر نہیں کیا۔ اس کی روح بہت ہی ناپختہ ہے جو ان چیزوں کو نہیں سمجھ سکتی۔ اس نے سوچا۔

اس نے کتابوں کو لے کر دوبارہ اپنے بیگ میں بھر دیا۔

"واپس جا کر کاروان کو دیکھو۔" اس نے کہا۔ "وہ بھی مجھے کوئی بات نہیں سکھاتا۔"

لڑکے نے واپس جا کر صحرا کی خاموشی اور جانوروں کی اڑائی ہوئی ریت کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"ہر شخص خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس کے سیکھنے کا اپنا طریقہ ہوتا ہے۔" اس نے خود سے کہا۔ "اس کا طریقہ کار ویسا نہیں ہے جیسا کہ میرا ہے اور نہ ہی میرا اس کے جیسا۔ لیکن ہم دونوں ہی اپنی قسمتوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس کے لئے میں اس کا احترام کرتا ہوں۔

Marfat.com

12

کارواں نے دن ورات چلنا شروع کر دیا۔ڈھکے چھپے بدو بار بار نظر آنے لگے اونٹ ڈرائیور ...... جو لڑکے کے بہترین دوست تھے...... وضاحت کی کہ قبیلوں کے درمیان جنگ شروع ہو چکی ہے۔اگر کاروان نخلستان تک پہنچ جاتا ہے تو خوش قسمتی ہو گی۔

مویشی تھک چکے تھے اور لوگ ایک دوسرے سے بہت کم گفتگو کر رہے تھے۔خاموشی رات کا سب سے خراب پہلو تھی۔جب کوئی اونٹ کراہتا......تو اس کے علاوہ کوئی آواز نہ ہوتی۔اب ہر شخص ڈرنے لگا کہ کہیں یہ اس بات کا سگنل نہ ہو کہ حملہ ہونے والا ہے۔

حالانکہ اونٹ ڈرائیور،ایسا لگتا ہے کہ انہیں جنگ کی دھمکی کی کوئی فکر نہ ہو۔

''میں زندہ ہوں۔'' جب وہ رات کے وقت کھجوریں کھا رہے تھے تو اس نے لڑکے سے کہا۔ اس گھڑی نہ آگ روشن تھی اور نہ چاند نکلا ہوا تھا۔''جب ہم کھا رہے ہیں تو میں سب کچھ سوچ سکتا ہوں۔اگر ہم چل رہے ہوں تو تمام تر توجہ چلنے پر ہوتی ہے۔اگر جنگ ہو رہی ہو تو یہ مرنے کے لئے اچھا دن ہو گا بجائے کسی اور دن مرنے کے۔

''کیونکہ میں نہ تو ماضی کے لئے زندہ ہوں اور نہ مستقبل کے لئے۔میری دلچسپی صرف حال میں ہے۔اگر تم ہمیشہ حال پر توجہ دو گے تو خوش رہو گے۔تم دیکھو گے کہ صحرا میں بھی زندگی ہے۔آسمان پر تارے ہیں اور وہ قبیلے اس لئے جنگ کرتے ہیں کہ وہ نسل انسانی کا حصہ ہیں۔زندگی تمہارے لئے ایک تقریب سعید ہو گی،ایک بڑا جشن۔کیونکہ زندگی اس لمحے کا نام ہے جس میں تم اس وقت رہ رہے ہو۔''

دو راتوں کے بعد جب وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا۔لڑکے نے اس ستارے کو دیکھا جو ہر رات کو دکھائی دیتا تھا۔اس نے سوچا کہ خط افق پہلے کے مقابلے میں کچھ نیچے تھا۔کیونکہ لگتا تھا جیسے ستارے صحرا کے اوپر دکھائی دے رہے ہیں۔

''یہ نخلستان ہے۔'' اونٹ ڈرائیور نے کہا۔

''ہم اسی وقت وہاں کیوں نہیں جاتے؟'' لڑکے نے پوچھا۔

''کیونکہ ہمیں سونا ہے۔''

Marfat.com

13

سورج طلوع ہوتے ہی لڑکا بیدار ہوا۔ وہاں، اس کے سامنے جہاں گزشتہ شب ستارا تھا۔ وہاں حدِ نگاہ تک کھجور کے درخت آگے ہوئے تھے۔ پورے صحرا میں پھیلے ہوئے۔

''ہم کامیاب ہو گئے!'' انگریز نے کہا۔ جو جلدی بیدار ہوا تھا۔

لیکن لڑکا خاموش تھا۔ وہ صحرا کے سکوت سے مطمئن تھا اور درختوں کو دیکھ رہا تھا۔ اُسے اب بھی اہرام تک پہنچنے کے لئے طویل فاصلہ طے کرنا تھا۔ اور کسی دن یہ صبح صرف ایک یاد ہو کر رہ جائے گی۔ لیکن یہ لمحہ تھا...... تقریب کا...... جیسا کہ اونٹ ڈرائیور نے کہا تھا۔ اور وہ اسے اسی طرح بسر کرے گا جیسا کہ اس نے ماضی سے سبق لیا اور مستقبل کے خوابوں سے۔ حالانکہ کھجوروں کے درخت کو دیکھنا ایک دن محض یاد ہو کر رہ جائے گی۔ فی الوقت وہ سایہ، پانی اور جنگ سے اماں کی علامت ہے۔ پرسوں اونٹوں کی آہ و فغاں خطرے کا سگنل تھی اور اب کھجوروں کا درخت معجزوں کا پیغامبر۔

دنیا کے لوگ بہت ساری زبانیں بولتے ہیں۔

14

وقت تیزی سے ماضی بن جاتا ہے، اسی طرح کاروان بھی۔ کیمیا گر نے سوچا جب اس کی نظر سیکڑوں لوگوں اور حیوانوں پر پڑی جو نخلستان پہنچ رہے تھے۔ لوگ اپنی آمد پر خوشی سے چیخ رہے تھے۔ گرد وغبار نے سورج کو دھندلا دیا تھا اور نخلستان کے بچے اجنبیوں کی آمد پر جذبات سے بھر گئے تھے۔ الکیمسٹ نے دیکھا کہ قبیلوں کے سردار کاروان کے لیڈر کو خوش آمدید اور خوب باتیں کر رہے ہیں۔

لیکن کیمیا گر کے لئے ان میں سے کوئی بات اہم نہیں تھی۔ اس نے پہلے ہی بہت سے لوگوں کو آتے اور جاتے دیکھ رکھا تھا اور صحرا اسی طرح رہا جیسا تھا۔ اس نے بادشاہوں اور فقیروں کو صحرا کی ریت پر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ ریت کے ٹیلوں میں ہواؤں کے باعث مسلسل تبدیلی ہو رہی تھی۔ اب بھی یہ وہی ریت تھی جس سے وہ بچپن سے واقف تھا۔ وہ مسافروں کی خوشیوں سے لطف لیا کرتا تھا جب وہ ہفتوں پیلی ریت اور نیلے آسمان کو دیکھتے ہوئے یکا یک ہرے بھرے کھجوروں کے درختوں کو دیکھتے تھے۔ ممکن ہے خدا نے صحرا اسی لئے بنایا ہوتا کہ انسان کھجور کے درختوں کو دیکھ کر اس کا شکر گزار ہو۔ اس نے سوچا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عملی معاملات پر مزید توجہ دے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کاروان میں ایک ایسا شخص موجود ہے جسے وہ مخفی معاملات سمجھائے گا۔ غیبی اشارے سے وہ یہ جانا تھا۔ وہ اس شخص سے ابھی تک واقف نہیں تھا۔ لیکن اس کی تجربہ کار نگاہیں اسے دیکھتے ہی پہچان لیں گی۔ اسے امید تھی کہ یہ بھی اتنا ہی اہل ہوگا جتنے کہ اس کے پہلے والے مبتدی تھے۔

مجھے یہ نہیں معلوم کہ ایسی چیزیں منہ کے الفاظ سے کیوں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی ہیں۔ اس نے سوچا۔ یہ بالکل ویسی نہیں تھیں جیسی کہ خفیہ چیزیں ہوتی ہیں۔ خدا اپنے راز کو اپنی مخلوق پر آسانی سے فاش کر دیتا ہے۔

اس کے پاس اس حقیقت کے لئے صرف ایک وضاحت تھی۔ تمام چیزیں اسی طرح ایک

Marfat.com

شخص سے دوسرے تک پہنچتی ہیں کیونکہ انہیں خالص زندگی سے بنایا گیا ہے اور اس قسم کی زندگی کو نہ تو الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی تصویر لی جا سکتی ہے۔

کیونکہ تصاویر اور الفاظ لوگوں کی توجہ چاہتے ہیں۔ اور دنیا کی زبان کو بھلا دیتے ہیں۔

Marfat.com

15

لڑکا جو کچھ دیکھ رہا تھا اس پر اسے یقین نہیں تھا۔ نخلستان، بجائے اس کے کہ چند کھجور کے درخت ہوتے جیسا کہ اس نے ایک بار جغرافیہ کی کتاب میں دیکھا تھا...... وہ اسپین کے کئی شہروں سے بڑا تھا۔ اس میں تین سو کنویں، پچاس ہزار کھجور کے درخت اور بے شمار رنگین خیمے پھیلے ہوئے تھے۔

''یہ ایسا دکھائی دے رہا ہے جیسے لیلیٰ ہزار داستان۔'' انگریز نے کہا جو کیمیا گر سے مل کر انتہائی خوش تھا۔

ان لوگوں کے اردگرد بچے تھے جو آنے والے لوگوں اور جانوروں کو تجسس سے دیکھ رہے تھے۔ نخلستان کے لوگ جاننا چاہتے تھے کہ آیا انہوں نے کہیں جنگ دیکھی ہے۔ عورتیں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر ان کپڑوں اور خوبصورت پتھروں کو دیکھنا چاہتی تھیں جو سوداگر لائے تھے۔ صحرا کی خاموشی اب دور کا خواب ہو چکی تھی۔ کاروان کے مسافر مسلسل باتیں کر رہے تھے ہنس اور چیخ رہے تھے جیسے وہ کسی روحانی دنیا سے دوبارہ لوگوں کی دنیا میں آ گئے ہوں۔ وہ مطمئن اور خوش تھے۔

وہ صحرا میں محتاط انداز میں گفتگو کیا کرتے تھے لیکن اونٹ ڈرائیور نے لڑکے سے وضاحت کی کہ نخلستان کو ہمیشہ قدرتی ریاست کی حیثیت حاصل رہی کیونکہ یہاں پر رہنے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی تھی۔ پورے صحرا میں نخلستان ہیں لیکن قبائلی صحرا میں ہی لڑتے ہیں اور نخلستان کو پناہ گاہ کی حیثیت میں چھوڑ دیتے ہیں۔

تھوڑے وقت کے ساتھ کاروان کے لیڈر نے سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کیا اور انہیں ہدایات دیں۔ سب لوگوں کو اس وقت تک نخلستان میں ہی رہنے دیا گیا تا آنکہ قبائلیوں کے تضادات دور نہ ہو گئے۔ چونکہ وہ سب مسافر تھے اس لئے انہیں مقامیوں کے ساتھ ٹھہرایا گیا اور انہیں اچھی رہائش فراہم کی گئی۔ یہ مہمان نوازی کا قانون تھا۔ اس نے پہریداروں اور دوسرے تمام لوگوں سے کہا کہ وہ مقرر کردہ آدمیوں کے پاس اپنے اسلحے جمع کرا دیں۔

Marfat.com

''یہ جنگ کے قوانین ہیں۔'' لیڈر نے وضاحت کی۔ ''نخلستان میں فوجیوں وغیرہ کو پناہ نہیں ملتی۔''

لڑکے کو حیرت ہوئی جب انگریز نے اپنے بیگ سے ایک ریوالور نکالا اوران کے حوالے کیا جو اسلحہ جمع کر رہے تھے۔

''یہ ریلوالور کیسا؟'' اس نے پوچھا۔

''یہ مجھے لوگوں پر بھروسہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔'' انگریز نے جواب دیا۔

اس دوران لڑکے نے اپنے خزانے کے متعلق سوچا۔ جتنا خواب کے حقیقت بننے میں قربت ہو رہی تھی اتنی ہی چیزیں مشکل تر ہو گئی تھیں۔

ایسا لگتا تھا جیسے بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا ''شروع کرنے والوں کی قسمت۔'' وہ اب کام نہیں کر رہی تھی۔ اپنے خواب کے پیچھے بھاگتے ہوئے وہ اپنی ہمت اور پائیداری کو مسلسل پرکھتا رہا تھا۔ چنانچہ وہ نہ تو عجلت پسند تھا اور نہ ہی غیر متحمل۔ اگر وہ بے قراری سے آگے بڑھتا تو اس غیبی اشارے کو نہیں دیکھ سکتا تھا جو خدا نے اس کے راستے میں چھوڑے ہیں۔

خدا نے میرے راستے میں رکھ چھوڑا ہے۔ اسے اپنے خیالات پر خود ہی حیرت ہوئی۔ یہاں تک کہ اس نے غیبی اشارے کو دنیاوی شے سمجھ لیا۔ جیسے کھانا یا سونا یا پھر محبت میں گرفتار ہونا یا نوکری تلاش کرنا۔

وہ سوچتا تک نہیں کہ خدا کی زبان اشارہ کرتی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔

''غیر متحمل نہ ہو۔'' اس نے خود سے بار بار کہا۔ ''یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اونٹ ڈرائیور نے کہا تھا۔ کھاؤ جب کھانے کا وقت ہو۔ ساتھ چلو جب ساتھ چلنے کا وقت ہو۔''

اس پہلے دن سب تھکاوٹ کے باعث سو گئے۔ اس میں انگریز بھی شامل تھا۔ لڑکے کو اپنے دوست سے دور ایک ایسے خیمے میں جگہ ملی جس میں اس کی عمر کے دس دوسرے لڑکے تھے۔ وہ صحرائی لوگ تھے اور اس سے بڑے شہروں کی کہانی سنانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

لڑکے نے گڈریے کی حیثیت سے اپنی زندگی کے واقعات سنائے اور پھر شیشے کی دکان پر ہونے والے تجربات کو بیان کرنے ہی والا تھا کہ اس خیمے میں انگریز آ گیا۔

''میں صبح سے تمہارا منتظر تھا۔'' اس نے لڑکے کو باہر لے جاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے کیمیا گر کی تلاش میں تمہاری مدد درکار ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے۔''

پہلے انہوں نے اپنے طور پر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ایک الکیمسٹ کا انداز رہائش

Marfat.com

دوسروں سے مختلف ہوگا جو نخلستان کے باسی ہیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس کے خیمے میں مسلسل چولہا (Oven) روشن ہو۔ انہوں نے ہر چہار جانب تلاش کیا اور ان کے علم میں یہ بات آئی کہ نخلستان ان کے تصور سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ وہاں سیکڑوں خیمے استادہ تھے۔

''ہم نے قریب قریب پورا دن ضائع کر دیا۔'' انگریز نے لڑکے کے ساتھ ایک کنویں پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں شاید کسی سے پوچھنا پڑے گا۔'' لڑکے نے تجویز پیش کی۔

انگریز اپنے نخلستان آنے کی وجہ کسی دوسرے پر آشکار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اپنا ذہن نہیں بنا سکا۔ لیکن بالآخر وہ آمادہ ہو گیا لیکن چونکہ لڑکا اچھی عربی بول لیتا تھا اس لئے چاہا کہ اسے ایسا کرنا چاہئے۔ لڑکا ایک عورت کی طرف بڑھا جو کنویں پر مٹنک میں پانی بھرنے آئی تھی۔

''گڈ آفٹرنون میڈم۔ میں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کیمیاگر نخلستان میں کہاں رہتا ہے۔''

عورت نے کہا کہ اس نے ایسے شخص کے متعلق کچھ نہیں سنا اور پھر جلدی سے چلی گئی۔ لیکن جانے سے قبل اس نے لڑکے کو مشورہ دیا کہ سیاہ لباس میں ملبوس عورتوں سے کوئی بات نہ کیا کرے تو بہتر ہے۔ کیونکہ یہ عورتیں شادی شدہ ہوتی ہیں۔ اسے رسم و رواج کا احترام کرنا چاہئے۔

انگریز مایوس تھا۔ اسے لگا جیسے اس نے اتنا طویل سفر ناحق کیا۔ لڑکے کو بھی افسوس تھا۔ اس کا دوست اپنی قسمت کی تلاش میں تھا اور جب کوئی شخص ایسی تلاش میں ہو تو پوری کائنات مددگار ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہو۔ یہ بات بوڑھے بادشاہ نے کہی تھی۔ وہ غلط نہیں ہو سکتا۔

''میں نے اس سے پہلے کیمیاگر کے متعلق کبھی نہیں سنا۔'' لڑکے نے کہا۔ ''ممکن ہے یہاں بھی کسی نے نہ سنا ہو۔''

انگریز کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''یہ بات ہے۔ ممکن ہے یہاں کے لوگوں کو معلوم ہی نہ ہو کہ کیمیاگر کیا ہوتا ہے۔ اس طرح معلوم کیا جائے کہ لوگوں کی بیماریوں کا علاج کون کرتا ہے۔''

کنویں پر پانی بھرنے کے لئے سیاہ لباس میں بہت سی عورتیں آئیں لیکن لڑکے نے کسی سے نہیں پوچھا حالانکہ انگریز زور دیتا رہا۔ پھر ایک آدمی آ گیا۔

''کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو بیماریوں کا علاج کرتا ہے؟'' لڑکے نے پوچھا

''بیماریوں سے اللہ شفا دیتا ہے۔'' آدمی نے اجنبیوں سے ڈرتے ہوئے کہا۔

''کیا تم لوگ کسی طبیب کو تلاش کر رہے ہو۔'' اس نے قرآن کی چند آیتیں پڑھیں اور

Marfat.com

چلا گیا۔

ایک دوسرا شخص آیا۔وہ بوڑھا تھا، بالٹی لئے ہوئے۔لڑکے نے اپنا سوال دہرایا۔

''تم ایسے شخص کو کیوں تلاش کررہے ہو؟''عرب نے پوچھا۔

''کیونکہ میرے دوست نے اس سے ملاقات کے لئے مہینوں سفر کیا ہے۔''لڑکے نے کہا۔

''اگراس نخلستان میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ یقیناً بہت طاقتور ہوگا۔'' تھوڑی دیر تک سوچنے کے بعد بوڑھے شخص نے کہا۔یہاں کے سرداروں میں بھی یہ صلاحیت نہیں کہ وہ جب چاہیں اس سے ملاقات کرلیں تاوقت کہ اس کی رضا نہ ہو۔

''جنگ ختم ہونے تک انتظار کرو پھر کاروان کے ساتھ چلے جاؤ۔نخلستان کی زندگی میں مداخلت کی کوشش نہ کرو۔'' وہ کہتے ہوئے رخصت ہوگیا۔

لیکن انگریز خوش وخرم تھا۔وہ صحیح راستے پر تھے۔

آخر میں ایک ایسی عورت آئی جس نے سیاہ کپڑے نہیں پہنے ہوئے تھے۔اس کے کندھے پر ایک گھڑا رکھا ہوا تھا اور اس کا سر نقاب سے پوشیدہ تھا لیکن چہرہ کھلا ہوا۔لڑکا اس کی طرف بڑھا کہ کیمیا گر کے متعلق پوچھے۔

اس گھڑی اسے ایسا لگا جیسے وقت رک گیا ہو اور دنیا کی روح اس میں سما گئی ہو۔اس نے اس کی گہری آنکھوں میں جھانکا اور دیکھا کہ اس کے لب ہنسی اور خاموشی کے درمیان پر اعتماد تھے۔دنیا جو زبان بولتی ہے اس کے انتہائی اہم حصے کو اس نے سیکھ رکھا تھا......وہ زبان جسے سمجھنے کی ہر شخص کے دل میں اہلیت تھی۔یہ محبت تھی۔انسانی تہذیب سے پرانی......صحرا سے قدیم۔کوئی ایسی چیز جو ایسی قوت پیدا کرتی ہے جب دو آنکھیں ملتی ہیں۔جیسا کہ اس وقت کنویں پر ہوا۔وہ مسکرائی اور یہ یقیناً غیبی اشارہ تھا......وہی غیبی اشارہ جس کا وہ منتظر تھا۔یہ جانے بغیر کہ وہ تھا۔غیبی اشارہ جس کو اس نے بھیڑوں اور کتابوں میں تلاش کیا تھا۔شیشوں اور صحرا کی خاموشی میں۔

یہ دنیا کی اصلی زبان تھی۔اس میں وضاحت کی گنجائش نہیں ہوتی۔جیسے کائنات کو نہ ختم ہونے والے وقت میں سفر کے دوران کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی۔

لڑکے نے اس دوران محسوس کیا جیسے وہ اپنی پوری زندگی میں واحد خاتون کے روبرو ہوا ہے۔ اور یہ کہ الفاظ کی کوئی ضرورت نہیں۔لڑکی کا اعتراف بھی یہی ہے۔اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اس پر یقین تھا۔اس کو اس کے والدین اور دادا وغیرہ نے بتایا تھا کہ وہ محبت میں گرفتار ہوگا اور ایک ایسی ہی شخصیت سے ملے گا۔لیکن ممکن ہے وہ لوگ جو ایسا سمجھتے ہیں انہیں کائناتی زبان ہی نہ آتی

Marfat.com

ہو۔ کیونکہ جب تم اس زبان سے واقف ہو تو یہ سمجھنا آسان ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی تمہارا منتظر ہے چاہے یہ صحرا کے بیچ ہو یا کسی بڑے شہر میں۔ اور جب دو ایسے لوگ ایک دوسرے سے اچانک ملتے ہیں اور آنکھیں ملتی ہیں تو ماضی اور مستقبل غیر اہم ہو جاتے ہیں۔ پھر صرف وہی لمحۂ موجود ہی رہ جاتا ہے۔ اور حیرت انگیز امر واقعی صرف ایک ہی ہاتھ سے تحریر ہوا ہے۔ یہ وہی ہاتھ ہے جو محبت کے لئے اکساتا ہے اور ہر شخص کی جڑواں روح پیدا کرتا ہے۔ بغیر ایسی محبت کے کسی کے خواب کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔

مکتب۔ لڑکے نے سوچا۔

انگریز نے لڑکے سے کہا۔ "چلو، لڑکی سے پوچھو۔"

لڑکے نے لڑکی کی طرف قدم بڑھائے۔ اور جب وہ مسکرائی تو یہ بھی مسکرایا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"فاطمہ"۔ لڑکی نے آنکھیں موڑتے ہوئے کہا۔

"ہمارے علاقے میں کچھ عورتوں کو یہی کہا جاتا ہے۔"

"یہ ہمارے نبی کی بیٹی کا نام ہے۔" فاطمہ نے کہا۔ "حملہ آوروں نے اس نام کو دوسری جگہوں پر پہنچا دیا۔" خوبصورت لڑکی نے حملہ آوروں کا ذکر بڑے فخر سے کیا۔

انگریز کی ترغیب پر لڑکے نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے۔

"وہ آدمی جو دنیا کی تمام خفیہ باتوں کو جانتا ہے۔" لڑکی نے کہا۔ "وہ سب کچھ صحرا کی موروثیت (جین) سے بتاتا ہے۔"

جینز اچھائی اور برائی کی اخلاقی خصوصیت ہوتی ہے۔ لڑکی نے جنوب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ عجیب شخص وہاں رہتا ہے۔ پھر اس نے اپنے گھڑے میں پانی بھرا اور چلی گئی۔

انگریز بھی غائب ہو گیا۔ کیمیاگر کی تلاش میں۔ اور لڑکا اس کنویں پر بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ اسے یاد آ رہا تھا کہ ایک دن ٹریفا میں مشرقی بحیرۂ روم کی ہوائیں اسی عورت کی خوشبو لائی تھیں۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے پہلے محبت کر چکا ہے، اس نے اسے پہچان لیا۔ اسے علم تھا کہ اس کی محبت اسے اس کا اہل کر دے گی کہ وہ دنیا کے ہر خزانے کو تلاش کر لے۔

دوسرے دن لڑکا دوبارہ کنویں پر آیا۔ اسے امید تھی کہ لڑکی سے ملاقات ہو جائے گی۔ اسے حیرت سے دوچار ہونا پڑا کہ وہاں انگریز بھی موجود تھا جس کی نگاہیں صحرا پر لگی ہوئی تھیں۔

Marfat.com

''میں دوپہر سے شام تک منتظر رہا۔'' اس نے کہا۔'' وہ شام میں پہلے ستارے کے ساتھ نمودار ہوا۔ میں نے کہا کہ مجھے کیا چاہئے۔ اس نے پوچھا کہ کیا میں نے کبھی سیسے کو سونے میں تبدیل کیا ہے۔ میں نے بتایا کہ یہی جاننے کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں۔

''اس نے کہا کہ مجھے اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ بس اس نے اتنا ہی کہا۔'' جاؤ اور کوشش کرو۔''

لڑکے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ غریب انگریز نے اتنا طویل سفر اس لئے کیا تھا کہ اس سے کہا جائے کہ اس عمل کو دہراؤ جسے وہ بارہا کر چکا تھا۔

''تو پھر کوشش کرو۔'' اس نے انگریز سے کہا۔

''میں وہی تو کرنے جا رہا ہوں۔ میں ابھی شروع کروں گا۔''

انگریز کے جاتے ہی فاطمہ آئی اور اپنا گھڑا بھرنے لگی۔

''میں تمہیں بس ایک بات کہنے آیا ہوں۔'' لڑکے نے کہا۔'' میں چاہتا ہوں کہ تم میری بیوی بن جاؤ۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔''

لڑکی کا گھڑا گر گیا اور پانی پھیل گیا۔

''میں یہاں روزانہ تمہارا انتظار کروں گا۔ میں نے صحرا کو ایک خزانے کی تلاش میں عبور کیا ہے جو کہ کہیں اہرام مصر کے قریب ہے۔ اور جنگ میرے لئے ایک بددعا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے وہ ایک رحمت ہے کیونکہ وہ مجھے تمہارے قریب لائی ہے۔''

''جنگ کسی بھی دن ختم ہونے والی ہے۔'' لڑکی نے کہا۔

لڑکے نے اپنے اردگرد کھجور کے درختوں پر نظر ڈالی۔ اس عمل نے اسے یاد دلایا کہ وہ ایک گڈریا تھا اور دوبارہ بھی گڈریا ہو سکتا ہے۔ فاطمہ اس کے لئے خزانے سے زیادہ اہم تھی۔

''قبائلی لوگ ہمیشہ خزانے کی تلاش میں رہتے ہیں۔'' لڑکی نے کہا۔ ایسا لگا جیسے اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔'' اور صحرا کی عورتیں اپنے قبائلیوں پر فخر کرتی ہیں۔''

اس نے اپنے گھڑے کو دوبارہ بھرا اور چلی گئی۔

لڑکا روزانہ لڑکی سے ملنے کے لئے کنویں پر جاتا رہا۔ اس نے گڈریے کی حیثیت سے اپنی زندگی کی داستان، بادشاہ کے متعلق اور شیشے کی دوکان کے متعلق کہانی بیان کی۔ وہ دونوں دوست بن گئے۔ اور پندرہ منٹ کے علاوہ جو اس کے ساتھ گزرتا تھا، ہر دن ایسا لگتا جیسے وہ ختم نہیں ہوگا۔ نخلستان میں قیام کے ایک ماہ بعد کاروان کے لیڈر نے تمام مسافروں کی میٹنگ بلائی۔

Marfat.com

''ہمیں نہیں معلوم کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ چنانچہ ہم اپنا سفر نہیں جاری رکھ سکتے۔'' اس نے کہا۔ ''جنگ کافی دنوں تک جاری رہ سکتی ہے، اس میں ایک برس بھی لگ سکتا ہے۔ دونوں طرف طاقتور فوجیں ہیں اور دونوں افواج کے لئے جنگ کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ بروں کے مقابلے میں اچھوں کی جنگ نہیں ہے۔ یہ لڑنے والی افواج کے درمیان ایسی لڑائی ہے جو طاقت کو متوازن بناتی ہے اور یہ جب شروع ہوتی ہے تو دوسری جنگوں سے زیادہ طویل ہوتی ہے...... کیونکہ دونوں طرف اللہ ہے۔''

لوگ اپنے اپنے مستقر پر واپس چلے گئے جبکہ لڑکا دوپہر میں فاطمہ سے ملنے چلا گیا۔ اس نے اسے صبح کی میٹنگ کا احوال سنایا۔

''گزشتہ روز ہم ملے تھے۔'' فاطمہ نے کہا۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ پھر تم نے کائنات کی زبان کے متعلق مجھے بتایا تھا اور دنیا کی روح کے متعلق۔ اس کے باعث میں تمہارا حصہ بن گئی۔''

لڑکے نے اس کی آواز سنی اور سوچا کہ یہ تو کھجوروں کے درختوں میں چلنے والی ہواؤں کی آواز سے زیادہ خوبصورت ہے۔

''میں اس نخلستان میں کافی دنوں سے تمہاری منتظر تھی۔ میں اپنا ماضی بھول گئی اپنی روایات اور وہ طریقہ جو صحرا کے لوگ عورتوں سے توقع کرتے ہیں۔ اس وقت سے جب میں ایک بچی تھی، اس کا خواب دیکھا کرتی تھی کہ یہ صحرا مجھے ایک اچھا سا تحفہ دے گا۔ اب میرا تحفہ آ گیا اور وہ تم ہو۔''

لڑکا چاہتا تھا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے لیکن فاطمہ نے جگ کا ہینڈل پکڑ رکھا تھا۔

''تم نے مجھے اپنے خوابوں کے متعلق بتایا، بوڑھے بادشاہ اور اپنے خزانے کے متعلق اور تم نے مجھ سے غیبی اشارے کے متعلق بھی بات کی چنانچہ اب مجھے کوئی خوف نہیں کیونکہ یہ وہی غیبی اشارہ تھا جو تمہیں میرے پاس لے آیا اور میں تمہارے خواب کا ایک حصہ ہوئی ایک حصہ تمہاری قسمت کا، جیسا کہ تم کہتے ہو۔

''یہی وجہ ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے مقصد کی طرف پیش قدمی کرتے رہو۔ اگر تمہیں جنگ کے ختم ہونے کا انتظار ہے تو منتظر رہو۔ لیکن اگر تمہیں اس سے قبل جانا ہو تو اپنے خواب کے تعاقب میں جاؤ۔ ہواؤں سے ریت کے ٹیلے تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن صحرا کبھی نہیں بدلتا۔ اسی طرح ہم دونوں کی ایک دوسرے سے محبت قائم رہے گی۔

''مکتب'' لڑکی نے کہا۔ ''اگر میں واقعی تمہارے خواب کا حصہ ہوں تو پھر تم ایک دن واپس

آ جاؤ گے۔"

لڑکا جب اس دن اس سے جدا ہوا تو افسردہ تھا۔ اسے وہ سارے گڈریے یاد آ رہے تھے جن کی شادی ہو چکی تھی۔ انہیں اس بات پر راضی کرنا کافی مشکل ہوتا تھا کہ انہیں دور میدانوں میں جانا ہے۔ محبت میں لازم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ رہا جائے جس سے محبت ہے۔

اس نے یہ باتیں دوسرے دن ملاقات پر فاطمہ سے کہیں۔

"صحرا ہمارے آدمیوں کو ہم سے چھین لیتا ہے اور ہمیشہ وہ واپس نہیں آتے۔" فاطمہ نے کہا۔ "ہم اس سے آگاہ ہیں، اس کے عادی ہیں۔ جو لوگ واپس نہیں آتے وہ بادلوں کا حصہ بن جاتے ہیں، ان جانوروں کا حصہ جو تنگ گھاٹیوں میں چھپے رہتے ہیں اور ان پانیوں کا جو زمین سے نکلتا ہے۔ وہ ہر چیز کا حصہ بن جاتے ہیں...... وہ دنیا کی روح بن جاتے ہیں۔

"کچھ واپس آ جاتے ہیں تو پھر عورتیں خوش ہوتی ہیں کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ وہ ایک دن ضرور آئیں گے۔ میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا اور ان کی خوشیوں پر رشک کیا ہے۔ اب میں بھی ان انتظار کرنے والی عورتوں میں سے ایک ہوں گی۔

"میں ایک صحرائی عورت ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرا شوہر اس طرح آزاد پھرتا رہے جیسے ہوائیں جو ریت کے ٹیلے بناتی ہیں۔ اور اگر وہ نہ آئے تو میں اس حقیقت کو تسلیم کر لوں گی کہ وہ بادلوں کا حصہ بن گیا اور جانوروں کا اور صحرا کے پانیوں کا۔"

لڑکا انگریز کو دیکھنے چلا گیا۔ وہ اسے فاطمہ کے متعلق بتانا چاہتا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ انگریز نے اپنے خیمے کے سامنے ایک بھٹی تعمیر کر لی تھی۔ یہ ایک عجیب سی بھٹی تھی، لکڑی کی آگ سے روشن جس پر ایک فلاسک گرم ہو رہا تھا۔ انگریز نے جیسے ہی باہر صحرا پر نظر ڈالی تو لگا کہ اس کی آنکھیں چمک اٹھی ہیں، اس سے زیادہ جب وہ کتاب کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔

"یہ کام کا پہلا حصہ ہے۔" اس نے کہا۔ "مجھے گندھک کو الگ کرنا ہے۔ اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مجھے ناکامی کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔ یہ میرا خوف ہی تھا جس نے مجھے پہلی بار بنیادی کام تک نہیں پہنچنے دیا۔ اب میں وہاں سے ابتدا کر رہا ہوں جہاں سے دس سال پہلے کرنا چاہئے تھا۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ میں نے بیس برس تک انتظار نہیں کیا۔"

وہ آگ میں لکڑیاں ڈالتا رہا اور لڑکا بیٹھا رہا یہاں تک کہ صحرا غروب آفتاب کے وقت گلابی نہ ہو گیا۔ اسے باہر صحرا میں جانے کی خواہش کا احساس ہوتا کہ یہ دیکھے کہ اس کی خاموشی میں اس کے سوالات کے جوابات ہیں یا نہیں۔

Marfat.com

وہ کچھ دیر تک ٹہلتا رہا لیکن اس طرح کہ نخلستان میں کھجوروں کے درخت اسے نظر آتے رہے۔ اس نے ہواؤں کو سنا اور اپنے پاؤں کے نیچے پتھروں کو محسوس کیا۔ یہاں اور وہاں۔ اس نے ایک خول پایا جس سے پتہ چلا کہ صحرا بہت پہلے کبھی سمندر رہا تھا۔ وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ اور خطِ افق کو خود پر تنویم (Hypnotize) کی چھوٹ دے دی۔ اس نے محبت کے تصور کو ملکیت سے ممتاز کرنے کی کوشش کی اور انہیں الگ الگ نہیں کر سکا۔ لیکن فاطمہ صحرائی عورت تھی اور اس کو سمجھنے میں جو چیز مدد کر سکتی تھی وہ صحرا تھا۔

جب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا تو اسے اپنے اوپر کچھ آہٹ سی محسوس ہوئی۔ اس نے نگاہیں اوپر کیں تو دیکھا کہ بازوں کا ایک جوڑا آسمان پر اڑ رہا ہے۔

وہ بازوں کو ہوا میں دائیں بائیں لہراتے دیکھتا رہا۔ حالانکہ اس کی اڑان میں متعین انداز نہیں تھا پھر بھی ایک خاص قسم کا احساس تھا۔ یہ کچھ ایسا تھا جسے وہ نہیں سمجھ سکا۔ اس کی نگاہیں پرندوں کا تعاقب کرتی رہیں تاکہ کچھ سمجھ سکے۔ ممکن ہے یہ صحرائی پرندے بلا ملکیت محبت کے مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔

اسے لگا کہ نیند آرہی ہے۔ دل سے وہ یہ چاہتا تھا کہ جاگتا رہے لیکن ساتھ ساتھ سونا بھی چاہتا تھا۔ ”میں دنیا کی زبان سیکھ رہا ہوں اور دنیا کی ہر چیز نے مجھے شعور دینا شروع کر دیا ہے...... یہاں تک کہ بازوں کی اڑان نے بھی۔“ اس نے خود سے کہا۔ اور اس موڈ میں، اسے خوشی تھی کہ وہ محبت میں گرفتار ہے۔ جب تم محبت میں گرفتار ہو تو چیزوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اس نے سوچا۔

یکا یک ایک باز انتہائی پھرتی سے دوسرے پر حملہ آور ہوا۔ جب ایسا ہوا تو یکا یک لڑکے کو ایک خاکہ سا دکھائی دیا۔ فوج اپنی تلواروں کو تیار کیے نخلستان میں آرہی ہے۔ یہ منظر فوراً ہی غائب ہو گیا لیکن اس نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔ اس نے سنا کہ لوگ نظر کے دھوکے کی باتیں کر رہے ہیں جنہوں نے کبھی ایسا دیکھا تھا۔ انہیں اس کی خواہش تھی کیونکہ صحرا کی ریت سے ہی وہ متشکل ہوتی تھیں۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی فوج نخلستان پر چڑھائی کرے۔

وہ اپنی تصور نگاہی کو بھول جانا چاہتا تھا اس لئے اپنے مراقبے کی طرف لوٹ آیا۔ اس نے دوبارہ کوشش کی تاکہ صحرا کے گلابی سائے اور ان کے پتھروں پر توجہ مبذول کر سکے۔ لیکن اس کے دل میں کوئی ایسی چیز تھی جس نے ایسا نہیں ہونے دیا۔

”ہمیشہ غیبی اشاروں پر توجہ دو۔“ بوڑھے بادشاہ نے کہا تھا۔ لڑکے نے اپنے تصور کو دوبارہ یاد کیا۔ اور اسے لگ رہا تھا جیسے وہ سچ مچ وقوع پذیر ہونے والا ہے۔

وہ اٹھا اور کھجور کے درختوں کی طرف چلنے لگا۔ ایک بار پھر اسے بہت سی زبانوں کا ادراک ہوا۔ اس بار صحرا محفوظ تھا اور نخلستان خطروں میں گھر گیا تھا۔

اونٹ کا ڈرائیور ایک کھجور کے پیڑ کی جڑ پر بیٹھا ہوا غروب آفتاب کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ریت کے ٹیلے کے پیچھے سے لڑکا نمودار ہو رہا ہے۔

''ایک فوج آرہی ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ ''یہ میرا تصور ہے۔''

''صحرا لوگوں کے دلوں کو تصور سے بھر دیتا ہے۔'' اونٹ چلانے والے نے کہا۔

پھر لڑکے نے بازوں کے متعلق بتایا کہ وہ ان کی اڑان دیکھ رہا تھا کہ اسے یکا یک محسوس ہوا جیسے اس نے دنیا کی روح میں چھلانگ لگا دی ہو۔

اونٹ چلانے والا جانتا تھا کہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ واقف تھا کہ دنیا میں ہونے والے واقعات چیزوں کی تاریخ بیان کرتے ہیں۔ اس کے لئے ایک شخص کتاب کا ورق کھولتا یا کسی کے ہاتھ کو دیکھتا ہے۔ کوئی کارڈ پلٹتا ہے یا پھر پرندوں کی اڑان دیکھتا ہے...... وہ جو کچھ دیکھتا ہے اس سے اپنے اس لمحے کا تعلق پا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ چیزیں نہیں ہیں، ان کے اندر ہر چیز آشکار ہوتی ہے۔ یہ بس اتنا ہی ہے اپنے اردگرد ہونے والی باتوں کو دیکھتے ہیں اس طرح دنیا کی روح میں سرائیت کرنے کا طریقہ پا لیتے ہیں۔

صحرا ایسے لوگوں سے بھرا پڑا ہے جو زندہ رہنے کی چیزوں کو آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں جو دنیا کی روح میں سرایت کر سکتی ہے۔ وہ صاحب بصیرت کے طور پر جانے جاتے ہیں اور ایسے لوگوں سے عورتیں اور بڑی عمر کے لوگ پہلوتہی کرتے ہیں۔ قبائلی بھی ان سے مشورہ لیتے ہوئے کتراتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جنگ میں موثر ہونا ممکن نہیں ہوتا اگر اسے یہ معلوم ہو کہ اس کی قسمت میں مرنا ہے قبائلی جنگ کے لطف کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے انجام سے بے خبری میں سنسنی سی محسوس کرتے ہیں۔ مستقبل اللہ نے پہلے ہی لکھ رکھا ہے۔ اور اس نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ ہمیشہ انسان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ قبائلی صرف حال کو مدنظر رکھتے ہوئے جیتے ہیں۔ کیونکہ حال میں حیرتیں بھری ہوتی ہیں اور انہیں بہت سی چیزوں کا ادراک ہوتا ہے۔ دشمن کی تلوار کہاں تھی؟ اس کا گھوڑا کہاں تھا؟ اسے دوسرا کون سا داؤ چلنا چاہئے تا کہ وہ زندہ رہ سکے؟ اونٹ چلانے والا جنگجو نہیں تھا اس لئے صاحب بصیرت سے مشورہ کیا۔ ان میں سے بہت سے اپنے کہے میں صحیح تھے جبکہ دوسرے غلط۔ پھر ایک دن بہت ہی بوڑھا صاحب بصیرت جیسا کہ اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا (اور ایک ایسا جس سے ڈرنا چاہئے) پوچھا کہ ساربان اپنے مستقبل میں اتنی دلچسپی کیوں

Marfat.com

رکھتے ہیں۔

''ہاں......اس لئے کہ میں انتظام کرسکوں۔'' اس نے جواب دیا تھا۔'' اور اس لئے کہ میں ان چیزوں کو تبدیل کرسکوں جسے میں نہیں چاہتا کہ وقوع پذیر ہوں۔''

''پھر تو وہ تمہارے مستقبل کا حصہ نہیں ہونگے۔'' صاحب بصیرت شخص نے کہا۔

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں اپنے مستقبل کو اس لئے جاننا چاہتا ہوں تا کہ پیش آمدہ حالات کے لئے تیار ہوسکوں۔''

''اگر اچھی بات ہونے والی ہو تو وہ ایک خوشگوار حیرت ہوگی۔'' صاحب بصیرت نے کہا۔'' اگر کوئی بری بات ہونے والی ہو تو اس کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے تم مبتلائے دکھ ہو جاؤ گے۔''

''میں اپنے مستقبل کو اس لئے جاننا چاہتا ہوں کیونکہ میں مرد ہوں۔''

ساربان نے صاحب بصیرت سے کہا۔'' اور مرد ہمیشہ مستقبل کی بنیاد پر زندہ رہتے ہیں۔''

صاحب بصیرت پانسہ پھینکنے کا ماہر تھا۔ اس نے پانسے کو زمین پر پھینکا۔ اور اس بات کی توضیح کرنے لگا کہ وہ کس طرح گرا ہے۔ اس دن اس نے کچھ نہیں بتایا۔ پانسوں کو اٹھا کر کپڑے میں لپیٹا اور واپس بیگ میں رکھ لیا۔

''میری معاش کا انحصار لوگوں کو مستقبل کے متعلق بتانا ہے۔ اس نے کہا۔'' میں پانسوں کی سائنس کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اسے کس طرح استعمال کریں تا کہ وہ اس جگہ پہنچے جہاں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ وہیں میں ماضی کی باتیں پڑھتا ہوں وہ کچھ معلوم کرتا ہوں جسے بھلایا جا چکا ہے اور ان اشاروں کو سمجھتا ہوں جو حال کے لئے ہیں۔

''لوگ جب مجھ سے پوچھتے ہیں تو ایسا نہیں ہوتا کہ میں مستقبل کو پڑھ رہا ہوں بلکہ مستقبل کے متعلق اندازہ لگا تا ہوں۔ مستقبل کا تعلق خدا سے ہے اور وہی صرف وہی اس کو انتہائی مخصوص صورت حال میں آشکار کرتا ہے۔ میں مستقبل کا اندازہ کیسے لگا سکتا ہوں؟ ان غیبی اشاروں سے جو حال کے لئے ہوتے ہیں۔ پوشیدگی تو حال میں ہے۔ اگر تم حال پر توجہ دو تو اسے صیقل کرسکتے ہو۔ اور اگر تم حال کو صیقل کرلو تو جو کچھ بعد میں ہونے والا ہے وہ بھی بہتر ہو جائے گا۔ مستقبل کو بھول جاؤ۔ اور اس طرح زندگی گزارو جیسے کہ ہدایت کی گئی ہے۔ اس پر یقین رکھو کہ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ ہر دن بجائے خود آخرت کی حیات جاودانی لے آتا ہے۔''

ساربان نے پوچھا کہ وہ کون سی صورت حال ہوتی ہے جس میں خدا اجازت دیتا ہے کہ

مستقبل میں دیکھو۔

''صرف اس وقت جب وہ خود اسے آشکار کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا مستقبل کو کم ہی عیاں کرتا ہے۔ اگر وہ کبھی ایسا کرتا ہے تو اس کی صرف ایک وجہ ہوتی ہے۔ یہ مستقبل ہی ہوتا ہے جس میں ایسا لکھا ہوتا ہے کہ تیار ہو جائے۔

خدا نے لڑکے کو مستقبل کا ایک حصہ دکھایا ہے۔ ساربان نے سوچا۔ ایسا کیوں تھا، اس لئے کہ لڑکا اس کے آلۂ کار کے طور پر خدمات انجام دے؟

''جاؤ اور قبائلی سرداروں سے بات کرو۔'' ساربان نے کہا۔ ''ان سے کہو کہ فوجیں چڑھائی کرنے والی ہیں۔''

''لوگ مجھ پر ہنسیں گے۔''

''وہ لوگ صحرائی لوگ ہیں اور صحرا کے لوگ غیبی اشارے پر چلتے ہیں۔''

''پھر تو ممکن ہے وہ پہلے ہی جانتے ہوں۔''

''فی الحال انہیں کوئی تشویش نہیں۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا ہے کہ انہیں معلوم ہو تو پھر کوئی شخص اس کے متعلق انہیں آگاہ کر دے گا۔ ایسا پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے۔ لیکن اس بار وہ شخص تم ہو۔''

لڑکا فاطمہ کے متعلق سوچنے لگا۔ اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ قبائلی سرداروں سے ملاقات کرے گا۔

Marfat.com

16

لڑکا نخلستان کے وسط میں لگے ہوئے بہت بڑے خیمے کے قریب دربان کے پاس پہنچا۔

''میں سردار سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں صحرا سے غیبی اشارہ لایا ہوں۔''

دربان بلا کچھ کہے خیمے میں داخل ہو گیا جہاں تھوڑی دیر تک رکا رہا۔ وہ جب برآمد ہوا تو اس کے ساتھ ایک جوان عرب تھا جو سفید اور سنہرا لباس زیب تن کئے ہوئے تھا۔ لڑکے نے جوان شخص کو جو کچھ دیکھا تھا کہہ سنایا۔ اس شخص نے اسے وہیں انتظار کرنے کو کہا۔ اور خود خیمے کے اندر چلا گیا۔

رات ہو گئی۔ لوگ جنگ کے لئے تیار اور سوداگر خیمے سے نکلے ایک کے بعد دوسرے کیمپ میں روشن کی جانے والی آگ بجھا دی گئی اور نخلستان میں ویسی ہی خاموشی چھا گئی جیسی صحرا میں ہوتی ہے۔ صرف عظیم خیمے کی روشنی اسی طرح ہوتی رہی۔ اس تمام عرصے میں لڑکا فاطمہ کے متعلق سوچتا رہا۔ وہ ابھی تک اس کی آخری گفتگو کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔

بالآخر گھنٹوں کے انتظار کے بعد دربان نے لڑکے کو اندر داخل کیا۔ لڑکے نے اندر جو کچھ دیکھا اس سے حیرت میں ڈوب گیا۔ اس نے اس کا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ صحرا کے وسط میں ایک ایسا خیمہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ یہ تھا۔ فرش انتہائی دیدہ زیب قالین سے ڈھکا ہوا تھا جس پر وہ پہلے کبھی نہیں چلا تھا۔ ڈھانچے کے اوپر ہاتھ سے بنے ہوئے سونے کے لیمپ لٹک رہے تھے اور ہر ایک میں شمع روشن تھی۔ قبائلی سردار خیمے کے اندر نصف دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی پشت نقش ونگار بنی ریشمی کشن سے لگی ہوئی تھی خدام چاندی کی ٹرے میں چٹپٹی چیزیں اور چائے لئے جا رہے تھے۔ دوسرے خدام حقوں میں آگ روشن کر رہے تھے، ماحول دھوئیں کی میٹھی خوشبو سے مہک رہا تھا۔

وہ کل آٹھ سردار تھے لیکن لڑکے نے دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا کہ ان میں سے کون سا سردار سب سے اہم ہے۔ نصف دائرے کے بیچ میں ایک عرب سفید اور سنہرا لباس زیب تن کئے بیٹھا ہوا

Marfat.com

تھا۔اس کے برابر میں وہ جوان عرب تھا جس سے لڑکے نے گفتگو کی تھی۔

"یہ اجنبی کون ہے جس نے غیبی اشارے کی بات کی تھی؟" ان میں سے ایک سردار نے لڑکے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ میں ہوں۔" لڑکے نے جواب دیا۔ پھر اس نے وہ سب کچھ بتایا جو اس نے دیکھا تھا۔

"صحرا نے ایسی چیزیں ایک اجنبی کو کیوں آشکار کیں۔ جب کہ اسے معلوم ہے کہ ہم پشت ہا پشت سے یہیں رہ رہے ہیں؟" دوسرے سردار نے کہا۔

"کیونکہ میری آنکھیں ابھی تک صحرا کی عادی نہیں ہوئی ہیں۔" لڑکے نے جواب دیا۔

"میں دیکھ سکتا، جبکہ وہ آنکھیں جو صحرا کی عادی ہیں شاید نہ دیکھ سکتی ہوں۔"

اور شاید اس لئے بھی کہ میں دنیا کی روح کو جانتا ہوں۔اس نے خود ہی خود سوچا۔

"نخلستان قدرتی میدان ہے۔نخلستان پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔" ایک تیسرے سردار نے کہا۔

"میں تمہیں صرف وہ بتا سکتا ہوں جو میں نے دیکھا تھا۔اگر تم یقین نہیں کرنا چاہتے تو تمہیں اس بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

سب لوگ خاص انداز میں مشورہ کرنے لگے۔ وہ لوگ خاص عرب لب و لہجے میں گفتگو کر رہے تھے جو لڑکا نہیں سمجھ سکا۔لیکن وہ جب جانے کی اجازت کا طلبگار ہوا تو محافظ نے اسے بیٹھ جانے کے لئے کہا۔لڑکے پر خوف طاری ہو گیا۔غیبی اشارہ ہوا کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔وہ افسوس کر رہا تھا کہ ساربان سے وہ سب کچھ کیوں بیان کیا جو دیکھا تھا۔

یکا یک درمیان میں بیٹھا ہوا سردار غیر محسوس انداز میں مسکرایا اور لڑکے نے بہتر محسوس کرنا شروع کر دیا۔آدمی نے گفتگو میں حصہ نہیں لیا اور جو سچ پوچھو تو اس نے ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔لیکن لڑکا پہلے ہی دنیا کی زبان کا عادی تھا۔وہ امن کی لہروں کو پورے خیمے میں محسوس کر رہا تھا۔اب اس کا خیال یہ تھا کہ اس نے یہاں آ کر اچھا کیا۔

مشوروں کا دور ختم ہوا۔سارے سردار خاموشی سے تھوڑی دیر وہ باتیں سنتے رہے جو بوڑھا شخص کہہ رہا تھا۔پھر وہ لڑکے کی طرف مڑا۔اس بار اس کا انداز سرد مہری سے پر تھا۔

"دو ہزار سال پہلے کہیں دور ملک کا ایک شخص جسے خوابوں پر اعتماد تھا وہ ایک زمین دوز قید خانے میں ڈال دیا گیا اور پھر ایک غلام کی حیثیت سے فروخت کر دیا گیا۔" بوڑھے شخص نے کہا۔ اس وقت اس کی زبان ایسی تھی کہ لڑکا سمجھ سکتا تھا۔" ہمارے سوداگروں نے اس شخص کو خرید لیا اور پھر مصر لے آیا۔ہم سب کے علم میں یہ بات تھی کہ اسے خوابوں پر اعتماد ہے اور یہ بھی کہ وہ اس کی

توضیح کرسکتا ہے۔"

بوڑھے نے بات جاری رکھی۔ "جب فرعون نے خواب دیکھا کہ دبلی پتلی اور موٹی تندرست گائیں تو وہ شخص جس کا ذکر کر رہا ہوں قحط کے زمانے میں مصر لایا گیا تھا۔ اس کا نام جوسف (حضرت یوسفؑ) تھا وہ اس اجنبی ملک میں ایک اجنبی تھا جیسے کہ تم ہو اور وہ بھی شاید تمہاری عمروں کا تھا۔"

وہ رکا اور اس کی آنکھیں ابھی تک غیر دوستانہ تھیں۔

"ہم ہمیشہ اپنے رسم و رواج کے تابع رہا کرتے ہیں۔ ہماری روایات نے ان دنوں مصر کو قحط سے بچالیا تھا اور مصر کے لوگوں کو انتہائی مالدار کر دیا تھا۔ روایات ہمیں صحرا عبور کرنے کا طریقہ بتاتی ہیں یہ بھی بتاتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی شادیاں کیسے کریں۔ روایات کہتی ہیں نخلستان ایک قدرتی علاقہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں اطراف میں نخلستان ہے چنانچہ اسے زک پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

بوڑھے شخص نے سلسلۂ کلام جاری رکھا، اس دوران کسی نے کوئی لفظ نہیں کہا۔

"لیکن روایات کے مطابق ہمیں صحرا کے پیغام پر اعتبار کرنا چاہئے۔ ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں اسے صحرا نے ہی ہمیں سمجھایا ہے۔"

بوڑھے شخص نے ایک اشارہ کیا اور ہر شخص کھڑا ہو گیا۔ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حقے بجھ گئے۔ دربان مستعد کھڑے ہو گئے۔ لڑکے نے چلے جانے کی تیاری کی لیکن بوڑھے آدمی نے پھر بولنا شروع کر دیا۔

کل ہم اس معاہدے کو توڑنے جا رہے ہیں جس کے تحت نخلستان میں اسلحہ لانا منع ہے۔ پورے دن ہم دشمنوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے اور جب سورج غروب ہو جائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے ہتھیاروں کو میرے حوالے کر دیں گے۔

ہمارے دشمنوں میں سے ہر دس آدمیوں کو مار دینے کے عوض تم سونے کے ٹکڑے کے حقدار ہو گے۔

"لیکن اسلحہ اس وقت تک نہیں اٹھایا جائے گا جب تک کہ وہ جنگ میں نہ کود جائیں۔ اسلحہ بھی ایسا ہی من موجی ہے جیسا کہ صحرا۔ اور اگر اسے استعمال نہ کیا جائے تو ممکن ہے اگلی دفعہ وہ کام ہی نہ کریں۔ اگر کم از کم ایک کل دن کے اختتام تک استعمال نہ ہوا تو کوئی دوسرا تم پر استعمال کرلے گا۔"

لڑکا جب خیمے سے نکلا تو نخلستان چمک رہا تھا لیکن چاند کی روشنی سے۔ وہ اپنے خیمے سے بیس

Marfat.com

منٹ کے فاصلے پر تھا چنانچہ اس جانب بڑھنے لگا۔

جو کچھ ہوا اس نے اسے چونکا دیا۔ وہ دنیا کی روح کے ذریعے پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ اور اب ایسا کرنے کی قیمت اسے زندگی کی صورت میں ملی۔ لیکن وہ اس دن سے خطرات مول لے رہا تھا جب سے اس نے اپنی بھیڑوں کو قسمت کی تلاش میں فروخت کیا تھا۔ اور جیسا کہ ساربان نے کہا تھا۔ کل مرنا اتنا برا نہیں تھا بجائے کسی اور دن مرنے کے۔ وہ ہر دن یا تو زندہ رہنے کے لئے تھا یا پھر کسی کے دنیا سے رخصت کیلئے۔ ہر بات کا دارومدار صرف ایک لفظ پر تھا۔ ''مکتب۔''

خاموش چلتے ہوئے اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔ اگر وہ کل مر جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ خدا کی منشا نہیں چاہتی کہ مستقبل میں تبدیل ہو۔ وہ کم از کم اس وقت مرے گا جب مشکل وقت گزر چکا ہو۔ شیشے کی دکان میں کام کرنے کے بعد اور صحرا کی خاموشی جاننے اور فاطمہ کی آنکھوں میں جھانکنے کے بعد۔ اس نے بہت پہلے گھر چھوڑنے کے بعد سے ہر دن سخت گزارے تھے۔ اگر وہ کل مر جاتا ہے تو کیا ہے، اس نے تو دوسرے گڈریوں سے بہت زیادہ دنیا دیکھ لی تھی اور اسے اس بات پر فخر تھا۔

یکا یک اس نے گونجتی گرجتی آواز سنی اور تیز ہوا نے فرش پر گرا دیا جس سے وہ قطعی ناواقف تھا۔ پورا علاقہ گرد و غبار سے اٹ چکا تھا یہاں تک کہ چاند بھی نظروں سے غائب ہو گیا تھ۔ اس کے سامنے ایک بہت بڑا سفید گھوڑا تھا پچھلے پیروں پر کھڑا ہنہناتا ہوا۔

جب اندھیرا کر دینے والی گرد قدرے کم ہوئی تو لڑکے نے جو کچھ دیکھا اس نے چکرا کر رکھ دیا۔ جانور پر بیٹھا ہوا شخص گھڑ سوار تھا جس نے مکمل طور پر سیاہ لباس پہن رکھا تھا اور اس کے بائیں کندھے پر ایک شکرا (باز) بیٹھا ہوا تھا اور اس نے دستار پہن رکھی تھی، اس کا پورا چہرہ سوائے آنکھوں کے سیاہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ صحرا کا ایلچی ہو لیکن اس کی موجودگی ایلچی سے زیادہ طاقتور دکھائی دیتی تھی۔

عجیب و غریب گھڑ سوار نے گھوڑے کی زین (کاٹھی) سے لٹکی ایک خمیدہ تلوار نکالی۔ چاند کی روشنی میں تلوار کا اسٹیل چمک رہا تھا۔

''بازوں کی اڑان کا مطلب پڑھنے کی کس نے جرأت کی؟'' اس نے اتنی زور سے چیختے ہوئے پوچھا کہ لگا جیسے اس کی بازگشت الفویم کے پچاس ہزار کھجور کے درختوں میں گونج گئی ہوگی۔

''یہ میں ہوں جس نے یہ جرأت کی ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ اس نے **Santiago Matamoros** کی شبیہ کی یاد دلا دی جو اپنے سفید گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے کھروں

Marfat.com

کے نیچے بے دنیوں کو دبائے ہوئے۔ یہ شخص بالکل ویسا ہی تھا سوائے اس کے کہ اب کردار الگ تھا۔

"یہ میں ہی تھا جس نے اس کی جرأت کی۔" اس نے دہرایا اور سر کو نیچے کر دیا کہ تلوار کا وار قبول کر لے۔

"بہت ساری زندگیاں بچ جائیں گی کیونکہ میں دنیا کی روح کے ذریعے دیکھنے کی اہلیت رکھتا ہوں۔"

تلوار گردن پر نہیں گری بلکہ اجنبی نے اسے آہستہ آہستہ نیچے کر لیا یہاں تک وہ لڑکے کی پیشانی سے چھوگئی اور خون کی ایک ننھی بوند نکل آئی۔

گھڑ سوار قطعی رکا ہوا تھا اور اسی طرح لڑکا بھی۔ یہ بھی نہیں ہوا کہ لڑکا ہٹ جائے۔ وہ اپنے دل میں کچھ عجیب سی خوشی محسوس کر رہا تھا۔ وہ اپنی قسمت کے تعاقب میں قریب قریب مر چکا تھا اور فاطمہ کے لئے۔ غیبی اشارہ بہر حال صحیح تھا۔ یہاں وہ دشمن کے عین سامنے تھا اور مرنے سے خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ دنیا کی روح اس کی منتظر تھی اور جلد ہی وہ اس کا حصہ بن جائے گا۔ اور کل اس کا دشمن بھی روح کا حصہ بن جائے گا۔

اجنبی نے اپنی تلوار ابھی تک لڑکے کی پیشانی پر رکھی ہوئی تھی۔ "تم نے پرندوں کی اڑان کو کیوں پڑھا۔"

"میں نے صرف وہ پڑھا جو پرندے مجھے بتانا چاہتے تھے۔ وہ نخلستان کو بچانا چاہتے تھے۔ کل تم سب لوگ مر جاؤ گے۔ کیونکہ نخلستان میں تم سے زیادہ مرد موجود ہیں۔"

تلوار جہاں تھی وہیں رہی۔ "اللہ کی منشا کو تم تبدیل کرنے والے کون ہو؟"

"اللہ نے فوجی پیدا کئے اور اس نے باز بھی تخلیق کیا۔ اللہ نے مجھے پرندوں کی زبان سکھائی۔ سب کچھ اسی کے ہاتھوں سے لکھا گیا ہے۔" لڑکے نے ساربان کے الفاظ کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

اجنبی نے لڑکے کی پیشانی سے تلوار ہٹالی تو لڑکے کو بے پناہ تقویت ملی لیکن وہ اب بھی ہٹا نہیں۔

"اپنی پیش گوئیوں سے محتاط رہو۔" اجنبی نے کہا۔ "جب کچھ لکھا ہوا ہو تو اسے کسی طرح تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔"

"میں نے تو بس فوجی دیکھے تھے۔" لڑکے نے کہا۔ "میں نے جنگ کے نتائج نہیں دیکھے۔"

ایسا لگا کہ جواب سے اجنبی مطمئن ہو گیا۔ لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں ہی رہی۔ "ایک اجنبی سرزمین پر، اجنبی کیا کر رہا ہے؟"

Marfat.com

میں اپنی قسمت کی تلاش میں ہوں۔ یہ کچھ ایسی بات ہے جسے تم نہیں سمجھ سکو گے۔''
اجنبی نے اپنی تلوار نیام میں رکھ لی تو لڑکے کو کلی اطمینان ہو گیا۔
''مجھے تمہاری ہمت و جرأت کا امتحان مقصود تھا۔'' اجنبی نے کہا۔'' دنیا کی زبان سمجھنے کے لئے جرأت ایک خصوصیت ہوتی ہے۔''
لڑکے کو حیرت ہوئی۔ اجنبی جو کچھ کہہ رہا تھا اسے کم ہی لوگ جانتے تھے۔
''تمہیں کوشش میں کمی نہیں کرنا چاہئے۔ تم تو بہت دور آ چکے ہو۔'' اس نے بیان جاری رکھا۔
''تمہیں صحرا سے محبت کرنا چاہئے لیکن آنکھ بند کر کے اس پر اعتبار نہ کرو۔ کیوں کہ صحرا ہر شخص کا امتحان لیتا ہے۔ ہر قدم پر چیلنج اور جو توجہ نہیں دیتے انہیں قتل کر دیتا ہے۔''
اس نے جو کچھ کہا اس نے بوڑھے بادشاہ کی یاد دلا دی۔
''اگر سورج غروب ہونے کے بعد جنگجو پہنچ جائیں اور تمہارا سر تمہارے شانوں پر ہو تو آ کر مجھے تلاش کرنا۔'' اجنبی نے کہا۔
وہی ہاتھ جس میں تلوار تھی، اس میں اب گھوڑے کی لگام تھی۔ گھوڑا پھر ہنہنایا گرد کا طوفان اٹھاتے ہوئے۔
''تم کہاں رہتے ہو؟'' جیسے ہی گھڑ سوار گیا، لڑکے نے پکار کے پوچھا۔
گھوڑے کی لگام والا ہاتھ جنوب کی طرف اٹھا۔
الکیمسٹ (کیمیا گر) سے لڑکے کی ملاقات ہو گئی۔

17

دوسری صبح Al-Fayoum میں دو ہزار فوجی کھجور کے درختوں کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے تھے۔اس سے پہلے کہ سورج عروج پر آتا پانچ سو قبائلی خط افق پر نظر آئے۔فوجیوں کے دل شمال کی جانب سے نخلستان میں داخل ہوئے بظاہر یہ پر امن مقاصد کے تحت تھا لیکن تمام کے تمام اپنے لبادوں میں اسلحہ چھپائے ہوئے تھے۔ جب وہ الفیوم میں سفید خیمے کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی اپنی رائفلیں نکال لیں اور خالی حصے پر حملہ آور ہو گئے۔

نخلستان کے لوگ گھڑ سوار کے جلو میں صحرا کی جانب سے بڑھے اور آدھے گھنٹے میں ایک مداخلت کار کو ہلاک کر دیا۔لڑکوں بچوں کو کھجور کے پیڑوں کے جھنڈ میں چھوڑ دیا گیا تھا اور کیا ہوا انہیں نہیں معلوم ہو سکا۔عورتیں اپنے اپنے خیموں میں رکی رہیں اور اپنے اپنے شوہروں کی عافیت کے لئے دعا کرتی رہیں اور جنگ کو انہوں نے بھی نہیں دیکھا۔اگر فرش زمین پر لاشیں نہ پڑی ہوتیں تو لگتا جیسے نخلستان کا ایک عام سا دن ہے۔

قبائلیوں میں سے بچنے والا واحد شخص ایک بٹالین کا کمانڈر تھا۔اس دوپہر اسے سرداروں کے روبرو پیش کیا گیا۔اس سے پوچھا گیا کہ روایت شکنی کیوں کی گئی تو اس نے جواب دیا کہ اس کے آدمی بھوکے اور پیاسے تھے۔کئی دن کی جنگ سے بے حال فیصلہ کیا کہ نخلستان کو لے لیا جائے تا کہ جنگ پر واپس جایا جا سکے۔

سردار نے جواب دیا کہ اسے قبائلیوں پر افسوس ہے لیکن روایات مقدس تھیں۔اس نے کمانڈر کو بلا کسی اعزاز کے سزائے موت دے دی۔اسے کسی بلیڈ یا گولی سے مارنے کے بجائے کھجور کے ایک درخت سے لٹکا دیا گیا جہاں اس کا جسم صحرا کی ہوا میں جھولتا رہا۔

قبائلی سرداروں نے لڑکے کو بلایا اور اسے سونے کے پچاس ٹکڑے پیش کئے۔اس نے مصر کے یوسف کی کہانی دہرائی اور لڑکے سے کہا کہ وہ نخلستان میں مشیر کا عہدہ قبول کر لے۔

Marfat.com

18

جب سورج غروب ہوگیا اور پہلا ستارہ دکھائی دیا تو لڑکا جنوب کی طرف چلنے لگا۔ اسے اتفاق سے ایک خیمہ نظر آیا تو عربوں کا چھوٹا سا گروپ گزرتے ہوئے لڑکے سے کہا یہ وہ جگہ تھی جہاں جنینز نے پناہ لی تھی۔ لیکن لڑکے نے بیٹھ کے انتظار شروع کر دیا۔

چاند کے اوپر چڑھتے چڑھتے کیمیا گر کی سواری آتی نظر آئی اس کے کندھوں پر دو مردہ باز رکھے ہوئے تھے۔

''میں یہاں ہوں۔'' لڑکے نے کہا۔

''تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہئے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ یا پھر تمہیں تمہاری قسمت یہاں لائی ہے؟''

''قبائلیوں کی جنگ کے دوران یہ ممکن نہیں تھا کہ میں صحرا عبور کروں۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔''

کیمیا گر گھوڑے سے اترا اور اشارے سے لڑکے کو اپنے ساتھ خیمے میں داخل ہونے کے لئے کہا۔ یہ ایک ویسا ہی خیمہ تھا جیسے کہ نخلستان کے دوسرے خیمے۔ لڑکے نے خیمے کے اندر اِدھر اُدھر آگ کی بھٹی اور دوسری چیزیں دیکھنے کی کوشش کی جو کیمیا گری میں استعمال ہوتی ہیں لیکن کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ ہاں کتابوں کا ایک ڈھیر، ایک چھوٹا کھانا پکانے کا چولہا اور قالین نظر آیا جس پر پُراسرار نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔

بیٹھ جاؤ۔ ہمارے پاس بازوں کے لئے کچھ کھانے پینے کی اشیاء موجود ہیں۔'' الکیمسٹ نے کہا۔

لڑکے کو شبہ ہوا کہ یہ تو وہی باز ہیں جسے اس نے گزشتہ کل دیکھا تھا۔ لیکن کہا کچھ نہیں۔ کیمیا گر نے آگ روشن کی اور جلد ہی انتہائی اچھی خوشبو سے خیمہ بھر گیا۔ یہ خوشبو حقے کی خوشبو سے اچھی تھی۔

Marfat.com

''تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟''لڑکے نے پوچھا۔

''غیبی اشاروں کے باعث۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔

''ہواؤں سے مجھے معلوم ہوا کہ تم آ رہے ہو اور یہ کہ تمہیں میری مدد درکار ہے۔''

''ہوا نے جس کے متعلق تمہیں آگاہ کیا وہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ یہ دوسرا شخص، انگریز ہے۔ وہی تمہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے۔''

''اسے پہلے کچھ اور کرنا ہے۔ لیکن وہ صحیح راستے پر ہے۔ اس نے صحرا کو سمجھنا شروع کر دیا ہے۔''

''اور میرے متعلق کیا حکم ہے؟''

''جب کوئی شخص واقعتاً کسی چیز کی خواہش رکھتا ہے تو پوری کائنات اس کی مدد کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے تاکہ وہ شخص اپنے خوابوں کی تعبیر پالے۔'' کیمیا گر نے بوڑھے بادشاہ کی بازگشت کے انداز میں کہا۔ لڑکا سمجھ گیا۔ دوسرا شخص اس کی قسمت کی جانب مدد کے لئے موجود تھا۔

''اس کا مطلب ہوا کہ تم مجھے ہدایات دینے جا رہے ہو۔''

''نہیں تم پہلے ہی وہ سب کچھ جانتے ہو جسے جاننا چاہئے۔ میں تمہیں خزانے کے راستے کا نکتہ بتاؤں گا۔''

''لیکن وہاں قبائلی جنگ جاری ہے۔''لڑکے نے اپنی بات دہرائی۔

''مجھے معلوم ہے کہ صحرا میں کیا ہو رہا ہے۔''

''میں نے تو پہلے ہی اپنا خزانہ پالیا۔ میرے پاس ایک اونٹ ہے۔ میرے پاس شیشے کی دکان سے کمائی ہوئی رقم ہے اس کے علاوہ میرے پاس سونے کے پچاس ٹکڑے ہیں۔ اپنے ملک کے حساب سے میں ایک امیر آدمی ہوں۔''

''لیکن ان میں سے کسی چیز کا تعلق اہرام سے نہیں ہے۔'' کیمیا گر نے کہا۔

''میرے پاس فاطمہ بھی ہے۔ وہ ایک ایسا خزانہ ہے جس کی برابری دوسرا خزانہ نہیں کر سکتا۔''

''اسے اہرام کی خواہش بھی نہیں ہے۔''

وہ خاموشی سے کھاتے رہے۔ کیمیا گر نے ایک بوتل کھولی اور لڑکے کے کپ میں ایک سرخ رنگ کا سیال بھر دیا۔ یہ بہت ہی خوش ذائقہ شراب تھی کہ اس نے کبھی نہیں چکھی تھی۔

''کیا یہاں شراب پر پابندی نہیں ہے؟''لڑکے نے پوچھا۔

Marfat.com

''جو کچھ منہ میں داخل ہوتا ہے اس میں شیطانیت نہیں ہوتی۔'' کیمیا گر نے کہا۔''جو کچھ منہ سے نکلتا ہے، وہ برا ہوتا ہے۔''

کیمیا گر کسی قدر پُر رعب تھا لیکن لڑکے نے جیسے ہی شراب پی، وہ مطمئن ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں خیمے کے باہر آ کے بیٹھ گئے۔ چاند اتنا روشن تھا کہ ستارے ماند پڑ گئے تھے۔

''پیو اور لطف لو۔'' کیمیا گر نے لڑکے کی خوشی محسوس کرتے دیکھ کر کہا۔''آج رات خوب آرام کرو۔ اس طرح جیسے کوئی جنگجو لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ یاد رکھو تمہارا دل جہاں دھڑکتا ہے وہیں خزانہ ہے۔ تمہیں خزانہ حاصل کرنا ہے۔ اور تم نے جو کچھ راستے میں سیکھا ہے اسے سمجھنا چاہئے۔

''کل اپنا اونٹ فروخت کر دو اور ایک گھوڑا خرید لو۔ اونٹ بے وفا ہوتے ہیں، وہ ہزاروں قدم چلتے ہیں لیکن تھکتے نہیں ہیں۔ پھر یکایک تھکتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ لیکن گھوڑے کم کم تھکتے ہیں۔ تم ہمیشہ واقف ہوتے ہو کہ اس سے کتنی توقع کی جائے یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔''

Marfat.com

19

دوسری شب لڑکا کیمیا گر کے خیمے پر گھوڑے سے آیا۔ کیمیا گر تیار تھا۔ اور اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بائیں کندھے پر ایک باز تھا۔ اس نے لڑکے سے کہا۔ ''مجھے دکھاؤ کہ صحرا میں زندگی کہاں ہے۔ صرف وہی لوگ جو زندگی کے اشاروں سے واقف ہیں، خزانہ پانے کے اہل ہوتے ہیں۔''

ان لوگوں نے سوار ہو کے ریت پر چلنا شروع کیا۔ ان کے راستے میں چاند کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ صحرا میں زندگی کے شواہد مجھے ملیں گے بھی یا نہیں۔ لڑکے نے سوچا۔ میں صحرا سے مکمل طور پر واقفیت بھی نہیں رکھتا۔

وہ اس بات کو الکیمسٹ سے کہنا چاہتا تھا لیکن اس کو اس آدمی سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اس پتھریلے علاقے میں پہنچے جہاں لڑکے نے آسمان پر باز دیکھے تھے لیکن اس وقت وہاں خاموشی اور ہوائیں تھیں۔

''مجھے نہیں معلوم کہ صحرا میں زندگی کیسے تلاش کی جاتی ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ ''مجھے یہ تو معلوم ہے کہ یہاں زندگی ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ کیونکر دیکھی جائے۔''

''زندگی زندگی کی طرف راغب ہوتی ہے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔

پھر لڑکا سمجھ گیا۔ اس نے گھوڑے کی لگام ڈھیلی کی اس نے پتھروں اور ریت پر سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا۔ جب لڑکے کا گھوڑا آدھے گھنٹے کے قریب دوڑ چکا تو کیمیا گر اس کے پیچھے بھاگا۔ اب انہیں نخلستان میں کھجوروں کے درخت نہیں دکھائی دے رہے تھے...... صرف تیز روشن چاند ان کے اوپر تھا۔ صحرا کے پتھر چاندی جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ یکایک بظاہر کسی وجہ کے بغیر لڑکے کے گھوڑے نے رفتار کم کر دی۔

''زندگی یہاں ہے۔'' لڑکے نے کیمیا گر سے کہا۔ ''میں صحرا کی زبان سے ناواقف ہوں لیکن میرا گھوڑا زندگی کی زبان جانتا ہے۔''

دونوں گھوڑے سے اتر گئے لیکن کیمیا گر نے کچھ کہا نہیں۔ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے پتھروں میں تلاش کیا۔ کیمیا گر یک بیک رک گیا اور فرش پر جھکا۔ پتھروں کے درمیان ایک سوراخ تھا۔ کیمیا گر نے اس سوراخ میں اپنا ہاتھ ڈالا پھر پورا بازو اور کندھا۔ وہاں کوئی چیز حرکت کر رہی تھی اور کیمیا گر کی آنکھیں بھی ...... لڑکا صرف اس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔ جو اس کی کوششوں کے نتیجے میں جھپک رہی تھیں۔ لگتا تھا کہ اس کے ہاتھ، اس سوراخ میں جو کچھ تھا، اس سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ پھر ایک حرکت نے لڑکے کو ہراساں کر دیا، اس نے اپنا بازو باہر نکالا اور کود کے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک سانپ کی دم پکڑ رکھی تھی۔

اسی طرح لڑکا بھی اچھل کے کھڑا ہوا لیکن کیمیا گر سے کچھ فاصلے پر۔ سانپ پوری طرح جنگ کر رہا تھا، پھنکارتے ہوئے جس نے صحرا کی خاموشی درہم برہم کر دی تھی۔ یہ ایک کوبرا تھا۔ اس کا زہر ایک شخص کو ایک منٹ کے اندر اندر مار سکتا تھا۔

''اس کے زہر کا خیال رکھو۔'' لڑکے نے کہا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈال دیا اور یقیناً پہلے ہی کاٹ چکا تھا، اس کے تاثرات پرسکون تھے۔ ''کیمیا گر کی عمر دو سو سال ہے۔'' انگریز نے اسے بتایا تھا۔ وہ صحرا کے سانپوں سے نمٹنا جانتا ہو گا۔

لڑکا اپنے ساتھی کو گھوڑے کی طرف جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک خمدار تلوار نکالی پھر اس کے بلیڈ سے ریت پر ایک دائرہ بنایا اس کے بعد سانپ کو اس میں رکھ دیا۔ سانپ پرسکون ہو گیا۔

''فکر کی کوئی بات نہیں۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''وہ دائرے سے نہیں نکلے گا۔ تمہیں صحرا میں زندگی مل گئی۔ وہ غیبی اشارہ جس کی مجھے ضرورت تھی۔''

''یہ اتنا اہم کیوں تھا؟''

''کیونکہ اہرام کے اردگرد صحرا ہے۔''

''لڑکا اہرام کے متعلق گفتگو کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کا دل بوجھل تھا اور پچھلی رات سے وہ افسردہ تھا۔ خزانے کی تلاش جاری رکھنے کا مطلب فاطمہ سے ہاتھ دھونا ہو گا۔

''میں صحرا کے پار تمہاری راہنمائی کرنے جا رہا ہوں۔'' کیمیا گر نے کہا۔

''میں نخلستان میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔'' لڑکے نے جواب دیا۔ ''مجھے فاطمہ مل گئی اور جہاں تک میرا معاملہ ہے تو وہ خزانے سے بڑھ کر ہے۔''

''فاطمہ صحرا کی عورت ہے۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''وہ جانتی ہے کہ مرد کہیں اور جاتے ہیں لیکن آنے کے لئے۔ اور اس نے بھی خزانہ پا لیا ہے اور یہ تم ہو۔ اب وہ امید کرتی ہے وہ حاصل کرو جس

Marfat.com

کو دیکھتے پھر رہے ہو۔"

"اچھا اگر میں نے رکنے کا فیصلہ کیا تو کیا ہوگا؟"

میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوگا۔تم نخلستان کے مشیر ہو گئے۔تمہارے پاس اتنا سونا ہے کہ تم بہت ساری بھیڑیں اور اونٹ خرید سکو گے۔تم فاطمہ سے اور کھجور کے پچاس ہزار درختوں سے واقفیت حاصل کرلو گے۔تم انہیں بڑھتے ،پھلتے پھولتے دیکھو گے۔اس سے معلوم ہوگا کہ دنیا کیونکر تبدیل ہوتی ہے اور تم میں غیبی اشاروں کو بہتر سے بہتر سمجھنے کا شعور پیدا ہوگا۔کیونکہ صحرا ایک بہت اچھا استاد ہے۔

"دوسرے برس تمہیں خزانہ یاد آئے گا۔غیبی اشارے تواتر سے ظہور پذیر ہوں گے اور تم انہیں نظر انداز کرنے کی کوشش کرو گے۔تم نخلستان اور وہاں کے باسیوں کی بہتری کے لئے اپنی معلومات کا استعمال کرو گے۔تم جو کچھ بھی کرو گے،قبائلی سردار اس کی ستائش کریں گے۔اور تمہارے اونٹ تمہارے لئے دولت اور طاقت کا سبب بنیں گے۔

"تیسرے سال غیبی اشارے خزانے اور تمہاری قسمت کو اجاگر کریں گے تم راتوں کو نخلستان میں پھرنا شروع کردو گے اور فاطمہ ناخوش ہو جائے گی کیونکہ اسے احساس ہوگا کہ وہی ہے جس نے تمہیں تمہاری کوششوں سے روک دیا۔لیکن تم اس سے محبت کرو گے اور وہ محبت کا جواب محبت سے دیگی۔تم یاد کرو گے کہ اس نے تمہیں رکنے کے لئے نہیں کہا۔کیونکہ صحرا کی عورت جانتی ہے کہ اسے اپنے آدمی کا انتظار کرنا چاہئے۔چنانچہ تم اسے موردِ الزام نہیں ٹھہراؤ گے۔پھر اکثر تم صحرا کی ریت پر ٹہلتے ہوئے سوچو گے کہ کیا تم اسے چھوڑ سکتے ہو...... تمہیں فاطمہ سے اپنی محبت پر اور زیادہ اعتماد ہوگا۔کیونکہ نخلستان میں رکنے کی وجہ وہ خوف تھا کہ تم واپس نہیں آسکو گے۔اس موقعے پر غیبی اشارہ تمہیں بتائے گا کہ تمہارا خزانہ ہمیشہ کے لئے دفن ہے۔

"پھر چوتھے برس کسی وقت غیبی اشارہ تمہیں فراموش کردے گا کیونکہ تم اسے سننا چھوڑ دو گے۔یہ سب کچھ قبائلی سرداروں کے پیش نظر ہوگا چنانچہ وہ تمہیں مشیر کے عہدے سے برطرف دیں گے۔لیکن اس وقت تک تم ایک امیر تاجر بن چکے ہو گے جس کے پاس بہت سارے اونٹ اور بہت بڑی تعداد میں اسباب تجارت ہوگا۔تمہارے باقی ایام یہ سوچنے میں گزر جائیں گے کہ تم نے اپنی قسمت کی بابت کوئی کوشش نہیں کی اور یہ کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

"تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ محبت ایک شخص کو قسمت کے لئے جدوجہد سے کبھی نہیں روکتی۔اگر وہ اس جدوجہد کو ترک کر دیتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا وہ حقیقی محبت نہیں ہے...... محبت دنیا کی زبان

Marfat.com

ہی بولتی ہے۔"

کیمیا گر نے ریت کے دائرے کو مٹا دیا اور سانپ لہراتا ہوا پتھر کے بڑے تودے کی طرف نکل گیا۔ لڑکے کو شیشے کا سوداگر یاد آیا جو ہمیشہ مکہ جانے کی خواہش کیا کرتا تھا اور انگریز جسے کیمیا گر کی تلاش رہا کرتی تھی۔ اسے وہ عورت بھی یاد آئی جس نے صحرا میں اس پر اعتبار کیا تھا۔ اور اس نے صحرا پر نظر ڈالی جو اسے اس عورت کے پاس لایا تھا جس سے اس نے محبت کی۔

وہ گھوڑوں پر چڑھے اور اس بار نخلستان واپس جاتے ہوئے لڑکا کیمیا گر کے تعاقب میں تھا۔ ہواؤں کے ذریعے نخلستان کی آوازیں آرہی تھیں اور لڑکا فاطمہ کی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن اس رات جب وہ کوبرے کو دائرے میں دیکھ رہے تھے، تو عجیب وغریب گھڑسوار نے جس کے کندھے پر باز تھا، اس سے محبت اور خزانے کے متعلق بات کی تھی، صحرا کی عورت اور اس کی قسمت کے متعلق۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔" لڑکے نے کہا اور پھر فوراً ہی اسے قرار آ گیا۔

"میں کل سورج طلوع ہونے سے قبل چلا جاؤں گا۔" کیمیا گر نے جواباً صرف اتنا ہی کہا۔

20

لڑکے نے بے خوابی کی شب گزاری۔ سورج طلوع ہونے سے دو گھنٹے قبل اس نے لڑکوں میں سے ایک کو بیدار کیا جو اس کے خیمے میں سو رہے تھے اور اس سے پوچھا کہ فاطمہ کہاں رہتی ہے وہ دونوں اس کے خیمے پر گئے اور لڑکے نے اپنے دوست کو کافی سونا دیا تا کہ وہ بھیڑ خرید سکے۔

پھر لڑکے نے دوست سے کہا کہ اس خیمے میں جاؤ جہاں فاطمہ سو رہی تھی۔ اسے بیدار کرنے کے بعد کہو کہ وہ باہر انتظار کر رہا ہے۔ جوان عرب نے ویسا ہی کیا جیسا اس سے کہا گیا تھا۔ لڑکے نے اسے کچھ مزید سونا دیا تا کہ دوسری بھیڑ خرید سکے۔

''اب ہمیں تنہا چھوڑ دو۔'' لڑکے نے جوان عرب سے کہا۔ عرب واپس اپنے خیمے میں سونے کے لئے آ گیا۔ اسے فخر تھا کہ اس نے نخلستان کے مشیر کی مدد کی ہے۔ وہ خوش بھی تھا کہ اس کے پاس اتنے پیسے ہو گئے تھے کہ وہ چند بھیڑیں خرید سکے۔

فاطمہ ٹینٹ کے داخلی دروازے پر دکھائی دی۔ دونوں کھجوروں کے درختوں کی جانب چلے گئے۔ لڑکے کے علم میں یہ بات تھی کہ وہاں کی روایات کی یہ خلاف ورزی ہے لیکن اس وقت اسے اس کی پروا نہیں تھی۔

''میں دور جا رہا ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''اور میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں واپس آؤں گا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ......''

''کچھ مت کہو۔'' فاطمہ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ ''ایک شخص سے بس محبت کی جاتی ہے تو کی جاتی ہے۔ محبت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔''

لیکن لڑکے نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''میرا ایک خواب ہے اور میں ایک بادشاہ سے ملا ہوں۔ میں نے شیشے فروخت کئے اور صحرا عبور کیا اور چونکہ قبائل نے جنگ چھیڑ دی، میں کنویں پر گیا تا کہ کیمیا گر سے ملاقات کروں۔ چنانچہ میں تم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ پوری کائنات سر جوڑے بیٹھی ہے کہ تمہارے حصول میں وہ میری مدد کریں۔''

Marfat.com

دونوں لپٹ گئے۔ یہ پہلا موقع تھا جب دونوں نے ایک دوسرے کو چھوا تھا۔
"میں واپس آ جاؤں گا۔" لڑکے نے کہا۔
"اس سے قبل، میں گزرتے ہوئے صحرا دیکھا کرتی تھی۔" فاطمہ نے کہا۔
"اب اسے امید کے ساتھ دیکھوں گی۔ ایک بار میرے والد دور چلے گئے تھے لیکن میری ماں کے لئے واپس آ گئے۔ اور وہ اس وقت سے ہمیشہ واپس آ جایا کرتے ہیں۔"
انہوں نے کچھ مزید گفتگو نہیں کی۔ وہ کھجور کے درختوں کے ساتھ تھوڑی دور تک گئے۔ اور پھر اس کے خیمے کے دروازے کے پاس لڑکا اس سے جدا ہو گیا۔
"میں بھی اسی طرح واپس آ جاؤں گا جیسے تمہارے والد تمہاری ماں کے پاس واپس آئے تھے۔" اس نے کہا۔
اس نے دیکھا کہ فاطمہ کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے ہیں۔
"تم رو رہی ہو؟"
"میں صحرا کی ایک عورت ہوں۔" اس نے اپنا منہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن کچھ بھی ہو میں ایک عورت ہوں۔"
فاطمہ واپس اپنے خیمے میں چلی گئی۔ اور جب دن کی روشن پھیلی تو وہ دن کے عام کام سرانجام دینے لگی جو برسوں سے دیتی آئی تھی۔ لیکن ہر چیز بدل گئی تھی۔ اب نخلستان میں لڑکا نہیں تھا۔ اور اب نخلستان میں وہ مقصد نہیں رہے گا جو گزشتہ کل تھا۔ اب یہ وہ جگہ نہیں رہے گی جہاں پچاس ہزار کھجور کے درخت اور تین سو کنویں ہیں۔ جہاں زیارت کرنے والے آتے ہیں اور طویل سفر کے بعد آرام کرتے ہیں۔ اس دن کے بعد سے نخلستان اس کے لئے ایک ویران جگہ ہو گئی۔
اس دن کے بعد سے صحرا انتہائی اہم ہو گیا۔ وہ اسے روزانہ دیکھے گی۔ اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرے گی کہ لڑکا خزانے کی تلاش میں کس ستارے کے سہارے چلتا ہے۔ وہ ہواؤں کے ذریعے اپنا بوسہ روانہ کرے گی۔ اس امید کے ساتھ کہ ہوا لڑکے کے چہرے کو چھوئے گی۔ اور اس سے کہے گی کہ وہ زندہ ہے اور یہ کہ وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ ایک عورت، ایک باہمت مرد کی منتظر ہے جو اپنے خزانے کی تلاش میں ہے۔ اس دن کے بعد سے صحرا اس کے لئے صرف ایک چیز کی نمائندگی کرے گا۔ امید کہ وہ واپس آ جائے گا۔

Marfat.com

21

"جو کچھ تم نے پیچھے چھوڑ دیا ہے اس کے متعلق نہ سوچو۔ کیمیا گر نے لڑکے سے اس وقت کہا جب وہ صحرا عبور کرنے کے لئے سوار ہوا۔" ہر چیز دنیا کی روح پر لکھی ہوئی ہے اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔"

آدمی گھر واپس ہونے کا خواب زیادہ دیکھتا ہے، چھوڑنے کا نہیں۔" لڑکے نے کہا۔ وہ صحرا کی خاموشی کا پہلے سے ہی عادی تھا۔

"اگر کوئی شخص کچھ پاتا ہے تو وہ اہم ہوتا ہے اور کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ اور ایک شخص ضرور واپس آتا ہے۔ اگر وہ ایک لمحے کی روشنی تھی جیسے ستارے کا ٹوٹنا تو پھر واپسی پر تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔"

آدمی کیمیا کی زبان میں بات کر رہا تھا۔ لیکن لڑکا جانتا تھا کہ وہ فاطمہ کے متعلق گفتگو کر رہا ہے۔

یہ بڑا مشکل تھا کہ اس کے متعلق کچھ نہ سوچا جائے جو وہ پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ صحرا نہ ختم ہونے والی یکسانیت کے ساتھ اسے خواب دکھاتا رہا۔ لڑکا اب بھی کھجور کے درختوں، کنویں اور اس عورت کا چہرا دیکھ سکتا ہے جس سے اس نے محبت کی ہے۔ اسے انگریز بھی دکھائی دے رہا ہے جو اپنے تجربات میں منہمک ہے۔ وہ ساربان بھی جو ایک استاد تھا، بغیر یہ جانے کہ وہ استاد ہے۔ ممکن ہے کیمیا گر نے کبھی محبت نہ کی ہو۔ لڑکے نے سوچا۔

کیمیا گر سامنے گھوڑے پر سوار ہے اور باز اس کے کندھے پر بیٹھا ہوا ہے۔ پرندے صحرا کی زبان سے خوب واقف ہیں۔ اور جب وہ رک جاتے ہیں تو وہ شکار کی تلاش میں اڑنے لگتا ہے۔ پہلے دن جب وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک خرگوش تھا جبکہ دوسرے دن دو پرندے تھے۔

رات میں وہ لباس شب پھیلا دیتے اور اپنی آتش کو پوشیدہ کر دیا کرتے۔ صحرا کی راتیں سرد تھیں جیسے جیسے چاند گھٹتا جاتا تاریکی بڑھتی جاتی۔ دو ہفتوں تک وہ احتیاطی تدابیر پر گفتگو کرتے

رہے جن کی قبائلیوں میں جنگ ٹال دینے کی ضرورت تھی۔ جنگ جاری رہی اور کبھی کبھی ہواؤں سے پسینے اور خون کی بو بھی آ جایا کرتی۔ جنگ کہیں قریب ہی لڑی جا رہی تھی۔ ہواؤں نے لڑکے کو یاد دلایا کہ ایک غیبی اشارے کی زبان بھی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ وہ کچھ دکھانے کے لئے تیار رہتی ہے جو اس کی آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہوتی ہیں۔

ساتویں دن کیمیا گر نے فیصلہ کیا کہ اس بار کیمپ کچھ جلدی بنایا جائے۔ باز محوِ پرواز ہوا کہ شکار تلاش کرے اور کیمیا گر نے اپنی پانی کی بوتل لڑکے کے حوالے کی۔

''تم قریب قریب اپنے سفر کے اختتام پر ہو۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ تم نے اپنی قسمت کا تعاقب کیا۔''

''راستے میں مجھ سے تم نے کچھ کہا بھی نہیں۔'' لڑکے نے کہا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ تم مجھے وہ باتیں سمجھاؤ گے جو تم جانتے ہو۔ کچھ دن قبل میں نے صحرا میں ایک ایسے شخص کے ساتھ سفر کیا تھا جس کے پاس کیمیا پر بہت سی کتابیں تھیں۔ لیکن میں ان میں سے کسی کو پڑھنے کا اہل نہیں تھا۔''

''کچھ سیکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ ''عمل سے سیکھتے ہیں۔ جو کچھ بھی تم جاننا چاہتے ہو وہ اپنے سفر کے ذریعے سیکھو۔ تمہیں مزید ایک چیز سیکھنے کی ضرورت ہے۔''

لڑکا یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے لیکن کیمیا گر خط افق پر اپنے باز کو تلاش کر رہا تھا۔

''تم کیمیا گر کیوں کہلاتے ہو؟''

''کیونکہ میں کیمیا گر ہوں۔''

''اور ان سے کیا غلطی ہوئی جب دوسرے کیمیا گروں نے سونا بنانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے؟''

''وہ صرف سونے کو دیکھ رہے تھے۔'' اس کے ساتھی نے جواب دیا۔ ان کی خواہش قسمت کے خزانے کو پانے کی تھی بغیر یہ جانے کہ وہ قسمت میں نہیں ہے۔''

''وہ کیا چیز ہے جو مجھے اب بھی جاننے کی ضرورت ہے؟'' لڑکے نے پوچھا۔

لیکن کیمیا گر کی نگاہیں مسلسل خط افق پر لگی رہیں۔ بالآخر باز اپنے کھانے کے ساتھ واپس آ گیا۔ انہوں نے ایک گڑھا کیا اور اس میں آگ روشن کی تاکہ اس کی روشنی نہ دکھائی دے۔

''میں کیمیا گر ہوں سادہ سی بات، اس لئے کہ میں ہوں۔'' اس نے کھانا تیار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے سائنس اپنے دادا سے سیکھی، جنہوں نے اپنے والد سے سیکھی تھی۔

علی ہٰذا القیاس۔ دنیا کے وجود میں آنے تک۔ اس زمانے میں شاہکار چیزیں زمرد پر لکھی

Marfat.com

جاتی تھیں۔ لیکن لوگوں نے سادہ چیزوں کو رد کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح لکھنے کے طریقوں، توضیح کا طریقۂ کار اور فلسفیانہ مطالعے کو۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نئے اور اچھے طریقے سے واقف ہیں۔ زمرد کے ٹکڑے آج بھی باقی ہیں۔"

"زمرد کے ٹکڑوں پر کیا لکھا ہوا تھا؟" لڑکا جاننا چاہتا تھا۔

کیمیا گر نے ریت پر بنانا شروع کیا اور پانچ منٹ سے پہلے ہی اپنی ڈرائنگ تیار کر لی۔ وہ جب بنا رہا تھا تو لڑکے کو بوڑھا بادشاہ یاد آیا اور وہ پلازا جہاں اس دن ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے اس واقعے کو برسہا برس گزر گئے ہیں۔

"یہ وہ ہے جو زمرد پر لکھا ہوا تھا۔" ختم کرنے کے بعد کیمیا گر نے کہا۔

لڑکے نے کوشش کی تاکہ ریت پر لکھی تحریر کو پڑھے۔

"یہ ایک کوڈ ہے۔" لڑکے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ "یہ کچھ ایسا ہے جو میں نے انگریز کی کتاب میں دیکھا تھا۔"

"نہیں۔" کیمیا گر نے جواب دیا۔ "یہ دو بازوؤں کی اڑان جیسا ہے۔ اسے وجوہات سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ زمرد کا ٹکڑا دنیا کی روح کا براہ راست راستہ ہے۔

"دانا لوگ سمجھتے تھے کہ یہ عام دنیا محض جنت کی ایک کاپی ہے۔ اس دنیا کی موجودگی ایک سادہ سی گارنٹی ہے کہ کوئی دوسری دنیا بھی ہے جو انتہائی مکمل ہے۔ خدا نے دنیا اس لئے بنائی ہے کہ اس کے دکھائی دینے والی مادی چیزوں کے ذریعے لوگ اس کی روحانی تعلیمات کو اور اس کی دانش وحکمت کے کرشمے کو سمجھ سکیں۔ یہ وہی ہے جسے میں نے عمل کہا ہے۔"

"کیا میں زمرد کے ٹکڑے سمجھ سکتا ہوں؟" لڑکے نے پوچھا۔

"شاید۔ اگر تم کیمیا کی تجربہ گاہ میں ہوئے۔ یہ صحیح وقت ہوگا اور مطالعے کا صحیح طریقہ تاکہ زمرد کی تکیہ بھی جا سکے۔ لیکن تم تو صحرا میں ہو۔ اس لئے خود کو اس میں ڈبو دو۔ صحرا تمہیں دنیا کی سمجھ دیدے گا۔ جو سچ پوچھو تو دنیا کے سامنے موجود ہر شے یہ کام کرے گی۔ یہاں تک کہ تمہیں صحرا کو سمجھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ ریت کے ایک ذرے کا گہری نظر سے جائزہ لو۔ اور تم دیکھو گے کہ اس میں تخلیق کے کیسے کیسے عجائبات ہیں۔"

"میں خود کو صحرا میں کس طرح ڈبوؤں؟"

"اپنے دل کی آواز سنو۔ میں سب کچھ جانتا ہوں کیونکہ یہ دنیا کی روح سے آئی ہیں۔ اور ایک دن وہیں واپس ہو جائیں گی۔"

Marfat.com

22

وہ اگلے دو دنوں تک خاموشی کے ساتھ صحرا عبور کرتے رہے۔ کیمیا گر بہت ہی زیادہ محتاط ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ وہاں پہنچ رہے تھے جہاں خونریز جنگ جاری تھی۔ جب وہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے تو لڑکے نے اپنے دل کی آواز سننے کی کوشش کی۔

یہ کرنا آسان نہیں تھا۔ اس سے پہلے اس کا دل اس کی کہانیاں سنانے کو ہمیشہ تیار رہا کرتا تھا۔ لیکن بعد میں ایسا نہیں رہا۔ ایک وقت تھا جب اس کا دل گھنٹوں غمناک کہانیاں سنایا کرتا تھا اور دوسرے اوقات میں وہ صحرا میں طلوع آفتاب کے وقت جذباتی ہو جایا کرتا کہ لڑکے کو اپنا آنسو چھپانا پڑتا۔ جب لڑکے سے اس کا دل خزانے کے متعلق باتیں کرتا تو زوروں سے دھڑکنے لگتا۔ لیکن جب وہ اس لامتناہی صحرا میں داخل ہوا تو انتہائی سست ہو گیا۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ دل بالکل خاموش ہو جائے، اس وقت بھی نہیں جب لڑکا اور کیمیا گر خاموش ہوئے تھے۔

''ہم دل کی آواز کیوں سنتے ہیں؟'' جب ان لوگوں نے اس دن کیمپ لگایا تو لڑکے نے پوچھا۔

''کیوں کہ دل جہاں ہوتا ہے وہیں تمہیں خزانہ ملے گا۔''

''لیکن میرا دل احتجاج کرتا ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ ''اس کے اپنے خواب ہیں، یہ جذباتی ہوتا ہے، صحرا کی ایک عورت کے لئے پرجوش ہو جاتا ہے۔ یہ میری چیزوں کے متعلق پوچھتا ہے اور مجھے کئی کئی رات سونے نہیں دیتا جب میں اس عورت کے بارے میں سوچتا ہوں۔''

''یہ تو اچھا ہے، تمہارا دل زندہ ہے۔ اسے سنتے رہو، وہ جو بھی کہتا ہے۔''

اس کے بعد تین دنوں تک وہ بہت سے مسلح قبائلیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے عازم سفر رہے اور بہت سے دوسروں کو دور خطِ افق پر دیکھا۔ لڑکے کے دل نے خوف کی باتیں شروع کر دیں۔ اس نے وہ کہانیاں سنائیں جسے دنیا کی روح سے سن رکھی تھیں۔ وہ کہانیاں جس میں لوگ اپنا خزانہ پانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی وہ لڑکے کو ڈرا دیتا

Marfat.com

اور یہ خیال ظاہر کرتا کہ اسے خزانے سے دست کش ہو جانا چاہئے یا پھر صحرا میں مر جانا چاہئے۔ دوسرے وقت وہ لڑکے سے اطمینان کا اظہار کرتا کہ اسے محبت اور بڑی دولت ملی۔

''میرا دل غدار ہے۔'' لڑکے نے کیمیا گر سے اس وقت کہا جب وہ گھوڑوں کو ستانے کے لئے رکے۔

''یہ نہیں چاہتا کہ میں آگے بڑھوں۔''

''یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ ''قدرتی طور پر اسے ڈر ہے کہ اپنے خواب کو پانے میں کہیں وہ سب نہ ضائع کر دو جو حاصل ہوئی ہیں۔''

''پھر میں اپنے دل کی بات کیوں سنوں؟''

کیونکہ تم اسے کبھی خاموش نہیں کر سکتے۔ اس وقت بھی نہیں جب تم یہ ظاہر کرو کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اسے تم نہیں سن رہے ہو۔ وہ تمہارے اندر ہمیشہ موجود رہے گا۔ وہ سب دہراتے ہوئے جو تم زندگی اور دنیا کے متعلق سوچتے ہو۔''

''تمہارا مطلب ہے مجھے اسے سننا چاہئے چاہے وہ کتنا ہی غدارانہ کیوں نہ ہو؟''

''غداری ایک ایسا مکا ہوتا ہے جو غیر متوقع طور پر آتا ہے۔ اگر تم اپنے دل کو اچھی طرح جانتے ہو تو وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تم اس کے خواب، اس کی خواہشات کو سمجھ لو گے اور یہ کہ اس سے کس طرح نمٹا جائے۔

''تم اس بات کے کبھی اہل نہیں ہو سکتے کہ اپنے دل سے فرار حاصل کرو۔ چنانچہ بہتر یہ ہے کہ تم سنو، وہ کیا کہتا ہے۔ اس طرح تمہیں غیر متوقع گھونسے کا خطرہ نہیں رہے گا۔''

صحرا عبور کرتے ہوئے لڑکا مسلسل اپنے دل کو سنتا رہا۔ وہ اس کی چالاکیوں اور ٹرکس کو سمجھنے اور قبول کرنے لگا۔ اس کا خوف دور ہو گیا اور واپس نخلستان جانے کی ضرورت کو بھول گیا۔ کیونکہ ایک دوپہر اس کے دل نے بتایا کہ وہ خوش ہے۔ ''اس کے باوجود کہ میں کبھی شکایت کرتا ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''اور یہ اس لئے کہ میں ایک شخص کا دل ہوں۔ اور انسانوں کے دل ایسے ہی ہوتے ہیں۔ لوگ اپنے انتہائی اہم خوابوں کے پیچھے جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں یا اس لئے کہ ان کے مطابق وہ اسے حاصل کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ ہم، ان کے دل، محبوب کے متعلق سوچ کر ڈر جاتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے کہیں دور چلے گئے۔ یا ان لمحات کے لئے جنہیں اچھا ہونا چاہئے لیکن نہیں ہوتے یا وہ خزانے جنہیں دستیاب ہونا چاہئے لیکن وہ ہمیشہ ریت میں چھپے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں

Marfat.com

جب ہوتی ہیں تو ہمیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔''

''میرے دل میں خوف ہے کہ میں مبتلائے مصیبت ہو جاؤں گا۔'' لڑکے نے کیمیاگر سے ایک بار کہا جب وہ دونوں بلا چاند کے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اپنے دل سے کہو کہ مبتلائے مصیبت ہونے کا خوف، خود مصیبت آنے سے بھی بدتر ہے۔ اور یہ کہ کوئی بھی دل اس وقت مبتلائے مصیبت نہیں ہوتا جب وہ اپنے خوابوں کی تلاش میں جاتا ہے۔ کیونکہ تلاش کا ہر لمحہ خدا اور ابدیت سے اچانک ملاقات ہوتا ہے۔''

''تلاش کا ہر سیکنڈ خدا سے اچانک ملاقات ہوتا ہے۔'' لڑکے نے اپنے دل سے کہا۔ ''جب ہم خزانے کی حقیقی تلاش میں ہوتے ہیں تو ہر دن ضیا بار ہوتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہر گھنٹہ اس خواب کا حصہ ہے جو ہم حاصل کریں گے۔ جب میں اپنے خزانے کو حقیقتاً تلاش کرتا ہوں تو راستے میں بہت سی چیزیں آشکار ہوتی ہیں جنہیں میں نے کبھی نہیں دیکھی ہوتیں اور خود میں اتنی ہمت بھی نہیں پاتا کہ کوشش کروں کیونکہ گڈریے کے لئے ناممکن نظر آتا ہے کہ اسے حاصل کرے۔''

چنانچہ پوری دوپہر اس کا دل خاموش رہا۔ اس رات لڑکا خوب اچھی نیند سویا اور جب وہ اٹھا تو اس کے دل نے وہ کہنا شروع کیا جو دنیا کی روح سے اس تک پہنچی تھی۔ اس نے کہا کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں ان کے اندر خدا ہوتا ہے۔ اور خوشیوں کو صحرا کی ریت کے ایک دانے میں پایا جاسکتا ہے جیسا کہ کیمیاگر نے کہا تھا۔ کیونکہ ریت کا ایک ذرہ تخلیق کا لمحہ ہوتا ہے۔ اور کائنات نے تخلیق میں لاکھوں برس لئے۔ ''دنیا کے ہر شخص کا ایک خزانہ ہے جو اس کا انتظار کرتا رہتا ہے۔''

اس کے دل نے کہا۔ ''ہم، لوگوں کے دل، ان خزانوں کے متعلق کم ہی زیادہ کہتے ہیں کیونکہ لوگ اس کی تلاش میں زیادہ جانا پسند نہیں کرتے۔ ہم صرف بچوں سے بات کرتے ہیں۔ بعد میں ہم زندگی کو عام ڈگر پر، ان کی اپنی سمت میں چلنے دیتے ہیں۔ اس جانب جدھر ان کی قسمت ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے کم ہی اس راستے پر چلتے ہیں جو ان کے لئے متعین ہے...... ان کی تقدیر اور خوشیوں کا راستہ بہت سے لوگ دنیا کو آزار کی جگہ سمجھتے ہیں اور چونکہ وہ ایسا کرتے ہیں اس لئے دنیا سچ مچ تبدیل ہو کر ایک تکلیف کی جگہ بن جاتی ہے۔

''چنانچہ ہم، ان کے قلب، نرم گفتاری سے کام لیتے ہیں۔ ہم گفتگو کو بھی روکتے نہیں ہیں لیکن یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ ہمارے الفاظ نہیں سنے جا رہے۔ وہ اپنے دل کی بات نہیں سنتے اس بناء پر ہم لوگوں کو مبتلائے مصیبت کرنا نہیں چاہتے۔''

''لوگوں کے دل کیوں نہیں کہتے کہ وہ اپنے خوابوں کا مسلسل تعاقب کرتے رہیں؟'' لڑکے

Marfat.com

نے کیمیا گر سے پوچھا۔

''کیوں کہ اس طرح دل اور زیادہ مبتلائے مصیبت ہو جاتا ہے اور دل مبتلائے مصیبت ہونا نہیں چاہتا۔''

اس دن کے بعد سے لڑکے نے اپنے دل کو سمجھنا شروع کر دیا۔ اس نے اس سے کہا کہ برائے کرم اس سے کبھی گفتگو کرنا نہ چھوڑنا۔ اس نے یہ بات اس وقت کی جب وہ اپنے خوابوں سے دور چل رہا تھا۔ اس کے دل نے دباؤ ڈالا اور انتہا ہی گھنٹی بجائی۔ لڑکے نے اس کی قسم کھائی۔ اس نے انتہا ہی گھٹی بار بار سنی کہ وہ ان کے پیغام کو توجہ سے سنے گا۔

اس شب اس نے یہ تمام باتیں کیمیا گر کے گوش گزار کیں۔ اور کیمیا گر سمجھ گیا کہ لڑکے کا دل واپس دنیا کی روح میں پہنچ گیا ہے۔

''پھر اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟'' لڑکے نے پوچھا۔

''اہرام کے راستے پر چلتے رہو۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''اور غیبی اشارے پر توجہ مرکوز رکھو۔ تمہارا دل ابھی تک اس کا اہل ہے کہ تمہیں دکھا سکے کہ خزانہ کہاں ہے۔''

''کیا یہ وہی چیز ہے جسے مجھے جاننا چاہئے؟''

''نہیں۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ ''تمہیں جو چیز جاننا چاہئے وہ یہ ہے۔ خواب کی تعبیر سے پہلے دنیا کی روح ان تمام چیزوں کا ٹیسٹ لیتی ہے جو تم اس راستے میں سیکھتے ہو۔ ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ یہ کوئی خرابی ہے بلکہ خوابوں کی تعبیر کے ساتھ ساتھ ہم جتنا بھی خوابوں کی جانب بڑھتے ہوئے سیکھتے ہیں ان اسباق کے ماہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کے باعث لوگوں کی بڑی تعداد اسے چھوڑ دیتی ہے۔ یہ وہی نکتہ ہے، جیسا کہ ہم صحرا کی زبان میں کہتے ہیں کہ کوئی عین اس وقت پیاس سے مرجاتا ہے جب اسے سامنے کھجور کے درخت دکھائی دینے لگتے ہیں۔

''ہر تلاش کی ابتداء تلاش شروع کرنے والے کی قسمت سے ہوتی ہے۔ اور ہر تلاش کا کامیاب اختتام اس وقت ہوتا ہے جب اس کا ٹھیک طرح ٹیسٹ ہو جائے۔''

لڑکے کو اپنے ملک کی ایک کہاوت یاد آئی جس میں کہا گیا ہے کہ رات میں سب سے زیادہ اندھیرا سورج نکلنے کے عین قبل ہوتا ہے۔

Marfat.com

23

دوسرے دن خطرے کا پہلا اشارہ نظر آیا۔ تین مسلح قبائلی لڑکے کیمیاگر کی جانب بڑھے اور گویا ہوئے۔ تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔

''میں باز سے شکار کر رہا ہوں۔'' کیمیاگر نے جواب دیا۔

''ہم تمہاری تلاشی لیں گے کہ آیا تمہارے پاس کوئی اسلحہ ہے یا نہیں۔'' قبائلیوں میں سے ایک نے کہا۔

کیمیاگر آہستگی کے ساتھ گھوڑے سے اترا اور لڑکے نے بھی ایسا ہی کیا۔

''تم پیسے کیوں ساتھ لئے پھر رہے ہو؟'' قبائلی نے لڑکے کی تلاشی لیتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے اہرام جانے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔'' اس نے کہا۔

جو قبائلی کیمیاگر کی تلاشی لے رہا تھا اسے ایک بوتل ملی جس میں سیال شے بھری ہوئی تھی اور ایک پیلے رنگ کا شیشے کا انڈا جو مرغی کے انڈے سے تھوڑا بڑا تھا۔

''یہ کیا چیزیں ہیں؟'' اس نے پوچھا۔ وہ پارس پتھر ہے اور یہ آب حیات۔ یہ کیمیاگروں کا شاہکار کام ہے۔ جس نے بھی آب حیات کو پی لیا وہ کبھی بیمار نہیں پڑے گا اور اگر پارس پتھر سے کوئی دھات چھو جائے تو وہ سونا بن جائے گی۔''

عرب یہ سن کر ہنسنے لگا۔ اس کے ساتھ کیمیاگر بھی ہنس دیا۔ انہوں نے سوچا کہ اس کا جواب تفریح طبع کے لئے تھا اور انہوں نے لڑکے اور کیمیاگر کو اپنے ساز و سامان کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی۔

''کیا تم نادان ہو؟'' لڑکے نے کیمیاگر سے اس وقت کہا جب وہ کچھ آگے بڑھ گئے۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا؟''

''تا کہ تمہیں زندگی کا ایک سادہ سبق دے سکوں۔'' کیمیاگر نے جواب دیا۔

''اگر تمہارے پاس ایک بڑا خزانہ ہو اور تم دوسروں سے اس کا اظہار کرو تو کوئی مشکل سے ہی

Marfat.com

اعتبار کرے گا۔"

وہ صحرا میں چلتے رہے۔ جیسے جیسے دن گزرتے گئے لڑکے کا دل خاموش ہوتا گیا۔ یہ اب ماضی اور مستقبل کی کوئی بات نہیں جاننا چاہتا تھا۔ وہ بس صحرا کا گہری نظر سے جائزہ لے رہا تھا۔ اور لڑکے کے ساتھ دنیا کی روح پی رہا تھا۔

لڑکا اور اس کا قلب، دونوں دوست ہو چکے تھے اور اب وہ ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے اہل نہیں رہے تھے۔

اس کا دل جب اس سے مخاطب ہوتا تو اس کا مقصد لڑکے میں تحرک پیدا کرنا ہوتا اور اسے قوت بہم پہنچانا۔ کیونکہ صحرا میں خاموشی کے دن انتہائی کٹھن ہوتے ہیں۔ اس کے دل نے اسے بتایا کہ اس کی سب سے قوی خصوصیات کیا تھیں یعنی اس کی جرأت جب اس نے بھیڑوں کو چھوڑا اور اپنی تقدیر کے بغیر رہنے کی کوشش کی اور شیشے کی دکان میں کام کرنے کے دوران اس کا عزم۔

اس کے علاوہ بھی دل نے بہت کچھ کہا لیکن لڑکے نے اسے اہمیت نہیں دی۔ اس نے لڑکے کو ان خطرات سے آگاہ کیا جس نے اسے دھمکی دی لیکن اس نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ دل نے کہا کہ ایک وہ وقت تھا جب لڑکے نے اپنے والد کی رائفل چھپائی تھی اور امکانات تھے کہ وہ کہیں خود کو زخمی نہ کر لے۔ اس نے لڑکے کو یاد دلایا کہ ایک بار وہ بیمار رہا تھا اور کھیتوں میں الٹیاں کی تھیں جس کے بعد وہ گر کے گہری نیند سو گیا تھا۔ وہاں آگے دو ردو چور بیٹھے ہوئے لڑکے کی بھیڑیں چرانا اور اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ لیکن چونکہ لڑکا وہاں سے نہیں گزرا اس لئے انہوں نے یہ سوچتے ہوئے کہ لڑکے نے اپنا راستہ تبدیل کر دیا ہے، چلے جانے کا فیصلہ کیا۔

"کیا انسان کا دل ہمیشہ اس کی مدد کرتا ہے؟" لڑکے نے کیمیا گر سے پوچھا۔

"زیادہ تر ایسے لوگوں کا دل جو اپنی تقدیر کو تسلیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ بچوں، نشے بازوں اور بڑی عمر کے لوگوں کی بھی مدد کرتا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں کبھی خطرے میں نہیں پڑوں گا؟"

"اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ دل وہی کرتا ہے جو وہ کر سکتا ہے۔" کیمیا گر نے کہا۔

ایک دوپہر وہ قبائلیوں کے ایک کیمپ سے گزرے۔ کیمپ کے ہر کونے پر سفید خوبصورت لبادے میں اسلحے کے ساتھ عرب پہرہ دے رہے تھے۔ لوگ حقہ پی اور جنگ کی کہانیاں سنا رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے ان دونوں مسافروں پر کوئی توجہ نہیں دی۔

''یہاں کوئی خطرہ تو نہیں۔'' جب وہ کیمپ کے قریب سے گزرنے لگے تو لڑکے نے کہا۔

کیمیا گر کی آواز میں ناراضگی تھی۔ ''اپنے دل پر بھروسہ کرو۔ لیکن یہ نہ بھولو کہ تم صحرا میں ہو۔ جب لوگ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہوں تو دنیا کی روح جنگ کی آوازیں سنتی ہے۔ نتائج سے کوئی بری الذمہ نہیں۔

سب چیزیں ایک جیسی ہیں۔ لڑکے نے سوچا۔ اور پھر لگا کہ صحرا یہ مظاہرہ کرنا چاہتا ہے کہ کیمیا گر صحیح ہے کہ دو گھوڑے پر سوار مسافران کے پیچھے دکھائی دیئے۔

''تم مزید آگے نہیں جا سکتے۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔ ''تم لوگ ایک ایسے علاقے میں ہو جہاں قبائل حالت جنگ میں ہیں۔''

''مجھے بہت زیادہ دور نہیں جانا ہے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ وہ گھڑسوار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہا تھا۔ وہ ایک لمحے تک خاموش رہے۔ اور پھر راضی ہو گئے کہ لڑکا اور کیمیا گر ایک ساتھ جا سکتے ہیں۔

لڑکا اس گفتگو کو دلچسپی سے سن رہا تھا۔ ''تم نے اپنے دیکھنے کے انداز سے گھوڑا سواروں کو زیر کر لیا۔'' اس نے کہا۔

''تمہاری آنکھوں سے ہی تمہاری روح کی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔

''یہ سچ ہے۔'' لڑکے نے سوچا۔ کیمپ کے قریب بہت سارے مسلح آدمیوں کے درمیان ایک شخص نے ان دونوں کو گہری نظر سے دیکھا۔ وہ اتنی دور تھا کہ اس کا چہرہ بھی ٹھیک طرح نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن لڑکے کو یقین تھا کہ وہ انہیں کو دیکھ رہا تھا۔

بالآخر جب انہوں نے پہاڑی سلسلے کو عبور کر لیا جو خطِ افق تک پھیلا ہوا تھا تو کیمیا گر نے کہا کہ وہ اب اہرام سے دو دنوں کے فاصلے پر ہیں۔

''اگر ہم دوسرے راستے سے جلدی پہنچنا چاہیں۔'' لڑکے نے کہا۔ ''تم مجھے کیمیا کے متعلق کچھ بتاؤ۔''

''تم کیمیا کے متعلق پہلے ہی جانتے ہو۔ یہ ایسا ہے جیسے دنیا کی روح میں گھس کے خ... ے لو تلاش کرنا جو تمہارے لئے محفوظ ہے۔''

''نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ میں سیسے کو سونے میں تبدیل کر... ے کے متعلق جاننا چاہتا ہوں۔''

Marfat.com

کیمیا گر اس طرح خاموش ہو گیا جیسے صحرا۔ اور لڑکے کو اس وقت جواب دیا جب وہ کھانے کے لئے رکے۔

''کائنات کی ہر چیز بڑھتی رہتی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''اور، دانا لوگوں کے نزدیک سونا بھی بڑھتا ہے۔ مجھ سے یہ نہ پوچھنا کہ کیوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ روایات ہمیشہ سچ ہوتی ہیں۔

''لوگ دانشمندی کے الفاظ کبھی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ سونا تبدیلی کا مظہر ہونے کے باوجود تنازع کی بنیاد بن گیا۔''

''بہت ساری زبانیں ہیں جس سے چیزیں گفتگو کرتی ہیں۔'' لڑکے نے کہا۔ ''ایک وقت تھا جب اونٹ کی ہنہناہٹ کو ہنہناہٹ سے زیادہ کچھ اور نہیں سمجھتا تھا۔ پھر وہ خطرے کا اشارہ ہو گیا اور اب دوبارہ پھر وہ محض ہنہناہٹ رہ گئی۔''

پھر وہ خاموش ہو گیا۔ کیمیا گر شاید یہ پہلے ہی جانتا تھا۔

''میں حقیقی کیمیا گروں سے واقف ہوں۔'' کیمیا گر نے بات جاری رکھی۔ ''انہوں نے خود کو اپنی تجربہ گاہوں میں دیکھا اور تبدیلی کی کوشش کی جیسے سونا کرتا ہے۔ اور انہیں پارس پتھر مل گیا۔ کیونکہ وہ اس بات سے آگاہ تھے کہ جب کوئی چیز تبدیل ہوتی ہے تو اس کے قریب جو چیزیں ہوتی ہیں وہ بھی اسی طرح تبدیل ہو جاتی ہیں۔

''دوسرے لوگ اتفاقی طور پر پتھر سے دوچار ہوئے۔ ان کے پاس یہ تحفہ پہلے موجود تھا اور ان کی روح دوسروں کی روحوں کے مقابلے میں ان چیزوں سے واقف تھی۔ لیکن انہیں اس کی خبر نہیں تھی۔ ایسا ذرا کم ہی ہوتا ہے۔

اور پھر وہاں دوسرے لوگ بھی تھے جو صرف سونے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ انہیں اس راز کا علم نہیں ہوا۔ وہ یہ بات بھول گئے کہ سیسہ، تانبا اور لوہے کی بھی ایک تقدیر ہے۔ اور ایک ایسا شخص جو دوسروں کی تقدیروں میں مداخلت کرے وہ اپنی کبھی نہیں پا سکے گا۔''

کیمیا گر کے الفاظ کی بازگشت ایک دائرے کی شکل میں پھیل گئی۔ وہ آگے بڑھا اور فرش سے ایک خول اٹھایا۔

''یہ صحرا کبھی سمندر تھا۔'' اس نے کہا۔

میں نے بھی یہ خیال کیا ہے۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

کیمیا گر نے کہا کہ اس خول کو اپنے کان پر رکھو۔ وہ جب بچہ تھا تو اس نے یہ بارہا کیا تھا اور

سمندر کی آواز سنی تھی۔

''سمندر اس خول پر ہے کیونکہ یہی اس کی قسمت ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا تا وقتیکہ یہ صحرا دوبارہ پانی پانی نہ ہو جائے۔''

وہ اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور اہرام مصر کی جانب کوچ کرنے لگے۔

Marfat.com

24

جب سورج غروب ہونے لگا تو لڑکے کے دل نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔ ان کے اردگرد بہت بڑے بڑے ریت کے ٹیلے تھے۔ لڑکے نے کیمیا گر کی طرف دیکھا کہ آیا وہ بھی کچھ محسوس کررہا ہے، لیکن لگا کہ وہ کسی خطرے سے یکسر ناواقف ہے۔ پانچ منٹ کے بعد لڑکے نے دیکھا کہ ان کے آگے دو گھڑ سوار ان کے منتظر ہیں۔ اس سے قبل کہ وہ کیمیا گر سے کچھ کہتا، دو گھڑ سوار دس میں تبدیل ہو گئے اور اس کے بعد ایک سو میں۔ پھر ریت کے ٹیلوں پر چہار جانب۔

وہ قبائلی لوگ تھے جن کے جسم پر نیلا لباس تھا اور ان کی پگڑیوں کے گرد سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ان کے چہرے نیلی نقاب کے پیچھے تھے۔ صرف آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔

فاصلہ ہونے کے باوجود ان کی آنکھیں ان کی روح کی قوت کی چغلی کھا رہی تھیں مزید یہ کہ ان کی آنکھیں موت کی یاد دلا رہی تھیں۔

Marfat.com

25

وہ دونوں ایک قریبی ملٹری کیمپ میں لے جائے گئے۔ ایک سپاہی لڑکے اور کیمیا گر کو خیمے کے اندر لے گیا جہاں چیف اپنے عملے کے ساتھ اجلاس کر رہا تھا۔

''یہ جاسوس ہیں۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''ہم صرف مسافر ہیں۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔

''تم تین دن پہلے دشمن کے کیمپ میں دیکھے گئے تھے۔ اور تم وہاں ایک فوجی سے گفتگو کر رہے تھے۔''

''میں بس ایک آدمی ہوں جو صحرا میں ستارے دیکھ کر سفر کرتا ہے۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''مجھے فوجیوں یا قبائلیوں کی نقل و حرکت کا کوئی علم نہیں ہے۔ میرا کام یہاں اپنے دوست کی رہنمائی کرنا ہے۔''

''تمہارا دوست کون ہے؟'' چیف نے سوال کیا۔

''ایک کیمیا گر۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ ''وہ قدرتی طاقتوں کو سمجھتا ہے۔ اور وہ تمہیں اپنی غیر معمولی طاقت دکھانا چاہتا ہے۔''

لڑکا خاموشی اور خوف سے سب کچھ دیکھتا رہا۔

''یہ غیر ملکی یہاں کیا کر رہا ہے؟'' ایک دوسرے شخص نے پوچھا۔

''وہ پیسے لایا ہے تاکہ تمہارے قبیلے کو دے سکے۔'' اس سے پہلے کہ لڑکا کوئی لفظ کہے، کیمیا گر نے کہا۔ اور بیگ بند کرتے ہوئے کیمیا گر نے سونے کے ٹکڑے چیف کے حوالے کر دیئے۔

عرب نے بلا کچھ کہے اسے قبول کر لیا۔ وہ اسلحہ خریدنے کے لئے بہت تھا۔

''کیمیا گر کیا ہوتا ہے۔'' اس نے پوچھا۔

''ایک ایسا شخص جو قدرت اور دنیا کو سمجھتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس کیمپ کو ہواؤں سے تباہ کر سکتا ہے۔''

Marfat.com

لوگ ہنس دیئے۔ وہ جنگ کی غضبناکی کے عادی تھے اور اس بات سے آگاہ تھے کہ ہوا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ پھر بھی ان سب کے دل کسی قدر تیز دھڑکنے لگے تھے۔ وہ صحرائی لوگ تھے اور جادوگروں سے ڈرتے تھے۔

''میں چاہوں گا کہ وہ ایسا کر کے دکھائیں۔'' چیف نے کہا۔

''اسے تین دن کی مہلت چاہئے۔'' کیمیا گر نے جواب دیا۔

وہ خود کو ہواؤں میں تبدیل کرنے جا رہا ہے تا کہ وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکا تو ہم اپنی زندگیاں تمہارے حوالے کر دیں گے۔ تمہارے قبیلے کے احترام میں۔''

''تم کوئی ایسی چیز ہمارے حوالے کیونکر کر سکتے ہو جو پہلے ہی ہماری ہے۔'' چیف نے پر غرور انداز میں کہا۔ لیکن اس نے مسافروں کو تین دن دے دیئے۔

لڑکا خوف سے کانپ رہا تھا لیکن کیمیا گر نے خیمے کے باہر اسے تسلی دی۔

''یہ نہ ظاہر ہونے دو کہ تم ڈر رہے ہو۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''وہ لوگ بہادر ہیں اور بزدلوں سے نفرت کرتے ہیں۔''

لیکن لڑکا ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔ وہ اس قابل اسی وقت ہو سکا جب وہ کیمپ کے درمیان پہنچ گئے۔ ان لوگوں کو قید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عربوں نے صرف ان کے گھوڑوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

چنانچہ دنیا نے ایک بار پھر بہت سی زبانوں کا مظاہرہ کیا۔ صحرا کچھ دیر قبل بہت بڑا اور آزاد تھا۔ اور اب ایک ایسی دیوار جس میں نکلنے کا کوئی دروازہ نہ ہو۔

''میرے پاس جو کچھ تھا تم نے انہیں دے دیا۔'' لڑکے نے کہا۔ ''ہر چیز جسے میں نے اپنی پوری زندگی میں بچایا تھا۔''

''ہاں لیکن اگر تم مر گئے ہوتے تو وہ تمہارے کس کام آتی؟'' کیمیا گر نے جواب دیا۔ 'تمہارے پیسوں نے ہمیں تین دنوں کے لئے محفوظ کر دیا۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ پیسے انسان کی زندگی بچا دیتے ہیں۔''

لیکن لڑکا اتنا ڈرا ہوا تھا کہ اسے دانشمندانہ الفاظ سنائی نہیں دے رہے تھے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کس طرح خود کو ہوا میں تبدیل کرے گا۔ وہ کیمیا گر تو نہیں تھا۔

کیمیا گر نے ایک سپاہی سے چائے کی خواہش ظاہر کی اور تھوڑی سی لڑکے کی کلائی پر گرا دی۔ اس پر سکون کی ایک لہر پھر گئی اور کیمیا گر نے بڑبڑانے کے انداز میں چند الفاظ ادا کئے جسے لڑکا نہیں

Marfat.com

سمجھ پایا

''اپنے اندر کسی خوف کو نہ آنے دو۔'' کیمیا گر نے نامانوس نرم آواز میں کہا''اگر تم نے آنے دیا تو اپنے دل سے بات کرنے کے اہل نہیں رہو گے۔''

''لیکن میں نہیں جانتا کہ خود کو ہوا میں کیسے تبدیل کروں۔''

''اگر کوئی شخص اپنی تقدیر سے الگ رہے تو وہ ہر اس چیز کو جان لے گا جسے جاننا چاہئے۔بس ایک چیز ایسی ہے جس کے باعث خوابوں کو پانا ناممکن ہوتا ہے۔اور وہ ناکامی کا خوف ہوتا ہے۔''

''مجھے ناکامی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں خود کو ہوا میں کس طرح تبدیل کروں۔''

''ہاں تمہیں سیکھنا ہوگا۔تمہاری زندگی کا دارومدار اسی پر ہے۔''

''اور اگر میں نہ کر سکا تو کیا ہوگا؟''

''پھر تم اپنی قسمت سمجھنے کے دوران رحلت کر جاؤ گے۔یہ موت لاکھوں دوسرے آدمیوں کی موت سے بہتر ہوگی جنہیں یہ تک نہیں معلوم ہوتا کہ ان کی قسمت کیا تھی۔

''لیکن فکر نہ کرو۔'' کیمیا گر نے بات جاری رکھی۔''عام طور پر موت کی دھمکی انسان کو اپنی زندگی سے زیادہ باخبر کر دیتی ہے۔''

26

پہلا دن گزرا۔ وہاں قریب ہی ایک بڑی جنگ ہوئی تھی اور بہت سے زخمی کیمپ میں واپس لائے گئے تھے۔ مرنے والے سپاہیوں کی جگہ نئے بھیج دیئے گئے اور زندگی گزرتی رہی۔ موت کسی چیز کو تبدیل نہیں کرتی۔ لڑکے نے سوچا۔

''تمہیں بعد میں مرنا چاہئے تھا۔'' ایک سپاہی نے اپنے ساتھی کے جسد خاکی سے کہا۔ تمہیں امن کے اعلان کے بعد مرنا چاہئے تھا۔ بہرحال تم تو مرنے ہی گئے تھے۔''

دن کے اختتام پر، لڑکا کیمیاگر کی تلاش میں نکلا جو اپنے باز کو باہر صحرا میں لے گیا تھا۔

''مجھے اب بھی نہیں معلوم کہ میں خود کو ہوا میں کیسے بدلوں۔'' لڑکے نے دہرایا۔

''میں نے جو کچھ کہا تھا یاد کرو۔ دنیا صرف خدا کے وجود کی مظہر ہے۔ اور یہ کہ کیمیا کی روحانی مہارت مادے سے رابطہ پیدا کرتی ہے۔''

''تم کیا کر رہے ہو؟''

''اپنے بازوں کو خوراک فراہم کر رہا ہوں۔''

''اگر میں خود کو ہوا میں نہ تحلیل کر سکا تو پھر ہم مر جائیں گے۔''

لڑکے نے کہا۔''باز کو کیوں کھلا رہے ہو؟''

''صرف تم ہو جو مرو گے۔'' کیمیاگر نے کہا۔'مجھے تو معلوم ہے کہ میں کس طرح ہوا میں تبدیل ہوں گا۔''

Marfat.com

27

دوسرے دن لڑکا کیمپ کے قریب واقع چٹان کے اوپر چڑھا۔ پہرے داروں نے اس کی اجازت دی تھی کہ چلے جاؤ۔ اس نے جادوگر کے متعلق پہلے ہی سن رکھا تھا کہ وہ خود کو ہوا میں بدل سکتے ہیں اور وہ ان کے قریب نہیں جانا چاہتے تھے۔ بہرحال صحرا بڑا سرد مہر تھا۔

اس نے دوسرے دن پوری دوپہر صحرا کو دیکھنے اور اپنے دل کی آواز سننے میں صرف کر دی۔ لڑکا اس بات سے واقف تھا کہ صحرا اس کے خوف کو سمجھ رہا ہے۔

دونوں نے ایک ہی زبان میں گفتگو کی تھی۔

28

تیسرے دن چیف نے اپنے افسروں سے ملاقات کی۔ اس نے کیمیا گر کو بھی میٹنگ میں طلب کر لیا۔ "چلو دیکھتے ہیں کہ لڑکا ہوا میں کس طرح تبدیل ہوتا ہے۔"

"چلو چلتے ہیں۔" کیمیا گر نے جواب دیا۔

وہ سب لوگ اس چٹان کے اوپر گئے جہاں گزشتہ دن لڑکا گیا تھا۔ اس نے سب لوگوں کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔

"ابھی مزید تھوڑی دیر لگے گی۔" لڑکے نے کہا۔

"ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔" چیف نے جواب دیا۔ "ہم سب صحرا کے لوگ ہیں۔"

لڑکے نے خط افق پر نظر ڈالی۔ کچھ فاصلے پر پہاڑ تھے اور ریت کے ٹیلے، چٹانیں اور درخت اور وہ جہاں زندگی ناممکن ہو وہاں جینے کا حوصلہ دیتے تھے۔ وہاں وہ صحرا بھی تھا۔ جس میں وہ مہینوں چلا تھا۔ اتنا وقت گزرنے کے باوجود وہ ایک چھوٹے سے حصے سے ہی واقف ہو پایا تھا۔ اس چھوٹے سے حصے میں اسے انگریز ملا تھا، کاروان، قبائلی جنگ اور ایک نخلستان جس میں پچاس ہزار کھجور کے درخت اور تین سو کنویں تھے۔

"تم آج یہاں کیا چاہتے ہو؟" صحرا نے اس سے پوچھا۔ "کیا تم نے گزشتہ دنوں مجھے دیکھتے ہوئے بہت زیادہ وقت صرف نہیں کیا؟"

"تمہارے پاس کہیں وہ شخصیت ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں۔" لڑکے نے کہا۔ "چنانچہ میں جب تمہاری ریتوں کو دیکھتا ہوں تو میں اسے بھی دیکھتا ہوں۔ میں اسے واپس چاہتا ہوں اور تمہاری امداد کا طلب گار ہوں تاکہ میں خود کو ہواؤں میں تبدیل کر سکوں۔"

"محبت کیا چیز ہوتی ہے؟" صحرا نے پوچھا۔

محبت تمہاری ریت پر باز کی اڑان ہے۔ کیونکہ اس کے لئے تم ایک ہرا بھرا امیدان ہو۔ جہاں سے وہ شکار کے ساتھ واپس آتا ہے۔ وہ تمہاری چٹانوں، تمہارے ریت کے ٹیلوں، تمہارے

Marfat.com

پہاڑوں سے واقف ہے۔ اور تم اس کے ساتھ مہربان ہو۔"

"باز کی چونچ میں تھوڑا سا میں خود ہوں۔" صحرا نے کہا۔" برسہا برس سے میں اس کے شکار کا خیال رکھتا ہوں، اسے اپنے پانی میں سے پینے کے لئے دیتا ہوں اور پھر اسے دکھاتا ہوں کہ شکار کہاں ہے۔ اور ایک دن جب میں اس چیز سے لطف لے رہا تھا کہ اس کا شکار میری سطح پر پھلتا پھولتا ہے۔ باز آسمان سے غوطہ لگاتا ہے اور میں نے جو کچھ تخلیق کیا ہوتا ہے اسے لے جاتا ہے۔"

"لیکن تم نے شکار کو تخلیق ہی کیوں کیا۔" لڑکے نے جواب دیا۔" باز کی قوت لایموت کے لئے اور پھر باز آدمیوں کی خوراک بنتا ہے۔ اور اسی طرح آدمی تمہاری ریت کی خوراک بنتا ہے جہاں شکار دوبارہ پھلتا پھولتا ہے۔ دنیا اسی طرح چلتی رہتی ہے۔"

"تو کیا محبت یہی ہے؟"

"ہاں۔ محبت یہی ہے۔ یہ وہی ہے جو شکار کو باز بناتا ہے۔ باز آدمی بنتا ہے اور آدمی، اپنی باری پر صحرا۔ یہ وہی ہے جو سیسے کو سونے میں بدلتا اور سونا تبدیل ہو کر زمین بن جاتا ہے۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" صحرا نے کہا۔

"لیکن تم کم از کم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے ریگزار میں ایک عورت میری منتظر ہے۔ اور اسی لئے مجھے خود کو ہواؤں میں بدلنا ہے۔"

صحرا نے چند لمحوں تک کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر اس نے اس سے کہا۔" میں اپنی ریت تمہیں دوں گا تا کہ وہ ہواؤں کو چلنے میں مدد دے۔ لیکن میں تنہا کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہیں ہواؤں سے مدد کی درخواست کرنی ہوگی۔"

ہوا کا جھونکا چلنا شروع ہوا۔ قبائلی کچھ فاصلے سے لڑکے کو دیکھ رہے تھے اور ایک ایسی زبان میں گفتگو کر رہے تھے جسے لڑکا نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

کیمیاگر مسکرایا۔

ہوا چلی اور لڑکے کے چہرے سے ٹکرائی۔ یہ صحرا سے لڑکے کی گفتگو سن رہی تھی کیونکہ ہوائیں ہر چیز سے واقف ہوتی ہیں۔ وہ مقام پیدائش کا خیال کئے بغیر پوری دنیا میں چلتی رہتی ہیں اور کہیں ختم نہیں ہوتیں۔

"میری مدد کرو۔" لڑکے نے کہا۔" ایک دن تم نے میری محبت کی آواز مجھ تک پہنچائی تھی۔"

"تمہیں یہ کس نے سکھایا کہ تم صحرا اور ہواؤں کی زبان میں گفتگو کرو؟"

"میرے دل نے۔" لڑکے نے جواب دیا۔

Marfat.com

ہوا کے بہت سے نام ہیں۔ دنیا کے اس حصے میں اسے گرم ریتیلی آندھی کہتے ہیں۔ (Sirocco وہ آندھی جو شمالی افریقہ سے چل کر بحیرۂ روم کو عبور کرتی جنوبی یورپ تک آتی ہے)۔ کیونکہ یہ سمندر کی نمی کو مشرق تک لاتی ہے۔ دور کی سرزمین جہاں سے لڑکا آیا ہے اسے Levanter (بحیرۂ روم کے علاقے میں اٹھنے والی تیز آندھی یا جھکڑ) کہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ یہ اپنے ساتھ صحرا کی ریت لاتی ہیں۔ اور موروں (Moors عرب اور بربر نسل سے تعلق رکھنے والا شمال مغربی افریقہ کا مسلمان باشندہ) کی جنگ کی چیخیں بھی۔ شاید گھاس کے میدانوں سے پرے جہاں اس کی بھیڑیں رہتی ہیں۔ آدمی نے سوچا کہ ہوائیں شاید اندلس سے آئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہوائیں کہیں سے نہیں آتیں اور نہ کسی جگہ جاتی ہیں۔ اسی لئے یہ صحرا سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کوئی صحرا میں کبھی درخت لگائے اور بھیڑوں کی تعداد میں اضافہ کرے۔ لیکن ان میں سے کوئی ہوا کو باندھ نہیں سکتا۔

''تم ہوا میں تبدیل نہیں ہو سکتے۔'' ہوا نے کہا۔ ''ہم اور تم، دونوں قطعی مختلف ہیں۔''

''یہ سچ نہیں ہے۔'' لڑکے نے کہا۔ ''میں نے سفر کے دوران کیمیاگر کے راز سے واقفیت حاصل کی ہے کہ میرے اپنے اندر ہوا ہے، صحرا ہے، سمندر ہے، ستارے ہیں اور ہر وہ چیز جو کائنات کی تخلیق میں شامل ہے۔ ہم سب ایک ہاتھ سے بنے ہیں اور ہماری روحیں بھی ایک جیسی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرح دنیا کے ہر حصے میں پہنچوں سمندروں کو عبور کروں ان ریتوں کو اڑا دوں جس نے میرے خزانے کو چھپا رکھا ہے۔ اور اس عورت کی آواز کو لے آؤں جس سے میں محبت کرتا ہوں۔''

''تم نے کیمیاگر سے اس دن جو کچھ کہا میں نے سنا تھا۔'' ہوا نے کہا۔ ''وہ کہہ رہا تھا کہ ہر چیز کی اپنی قسمت ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص خود کو ہوا میں تبدیل نہیں کر سکتا۔''

''صرف مجھے یہ بتاؤ کہ میں ہوا کیسے بن سکتا ہوں۔'' لڑکے نے کہا۔ ''تا کہ میں اور تم، دونوں انسان کی ممکنہ انتہاؤں پر گفتگو کر سکیں۔''

''ہوا کے تجسس میں اضافہ ہو گیا۔ یہ ایسی بات تھی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان چیزوں کے متعلق بات کرنا چاہتی تھی لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ ایک آدمی کو ہوا میں کیونکر بدلا جا سکتا ہے۔ اور دیکھو ہوا کتنی چیزوں کو جانتی ہے کہ کس طرح کیا جائے۔ صحرا وجود میں آیا، جہاز ڈوبا، پورے جنگل میں پھیلی اور شہروں شہروں اڑتی پھری، موسیقی اور طرح طرح کی آوازوں کے ساتھ۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی کوئی حد نہیں اور یہاں لڑکا کہہ رہا تھا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں

Marfat.com

جسے کرنے کی ہوا میں اہلیت ہونی چاہئے۔

''ہم اسی کو محبت کہتے ہیں۔'' لڑکے نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہوا اس کی درخواست قبول کرنے والی ہے کہا۔ ''جب تم سے محبت کی جائے تو تم کچھ بھی تخلیق کر سکتے ہو۔ جب تم سے محبت کی جائے تو یہ سمجھنے کی ضرورت نہیں کہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ ہر چیز تمہارے اندر وقوع پذیر ہوتی ہے اور یہاں تک کہ آدمی خود کو ہوا میں بدل سکتا ہے۔ ہاں اس وقت تک جب تک کہ ہوا تمہاری مدد کرے۔''

ہوا ایک مغرور شے تھی اور لڑکے کی باتوں سے چڑ چڑی ہو رہی تھی۔ اس نے تیزی سے چلنا شروع کر دیا اور صحرا کی ریت اڑنے لگی۔ لیکن اس نے تسلیم کیا کہ دنیا کے گرد چلتے ہوئے وہ یہ نہیں جانتی کہ آدمی کو ہوا میں کیونکہ بدلتے ہیں۔ اور یہ محبت کو بھی نہیں جانتی۔

''دنیا کے گرد سفر کے دوران میں نے لوگوں کو اکثر محبت کی باتیں کرتے اور آسمان کی طرف دیکھتے مشاہدہ کیا ہے۔'' ہوا نے اپنی حدود پہچانتے ہوئے کہا۔ ''یہ بہتر ہوگا کہ آسمان سے ہی پوچھا جائے۔''

''ہاں پھر میری مدد کرو۔'' لڑکے نے کہا۔ ''اس جگہ کو ریت کے طوفان سے بھر دو اتنی قوت سے کہ سورج ایک دھبہ سا ہو کر رہ جائے۔ اور میں اندھا ہوئے بغیر آسمان کی طرف دیکھ سکوں۔''

تو ایسا ہوا کہ ہوا اپنی پوری طاقت سے چلنے لگی اور آسمان گرد سے ڈھنک گیا۔ سورج ایک سنہری ٹکیہ میں تبدیل ہو گیا۔

کیمپ میں کسی چیز کو دیکھنا ناممکن ہو گیا۔ صحرا کے لوگ اس قسم کی ہوا سے پہلے ہی واقف تھے۔ وہ اسے سائم (Simum) کہا کرتے تھے اور یہ سمندری طوفان سے بھی برا تھا۔ ان کے گھوڑے چیخنے لگے اور ان کے سارے اسلحہ جات ریت سے اٹ گئے۔

بلندی پر کمانڈروں میں سے ایک نے کہا۔ ''ہمیں اب یہ ختم کر دینا چاہئے۔''

وہ مشکل ہی سے لڑکے کو دیکھ سکتے تھے۔ ان کے چہرے نیلے رنگ کے کپڑے سے چھپے ہوئے تھے اور آنکھوں سے خوف عیاں تھا۔

''اب اسے ختم کرو۔'' دوسرے کمانڈر نے کہا۔

''میں اللہ کی عظمت دیکھنی چاہتا ہوں۔'' چیف نے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کوئی انسان خود کو ہواؤں میں کیونکر تبدیل کرتا ہے۔''

لیکن اس نے ان لوگوں کا نام ذہن میں رکھ لیا جنہوں نے خوف کا اظہار کیا تھا۔ جیسے ہی ہوا رکی اس نے ان دونوں کو کمانڈ سے الگ کر دیا کیونکہ حقیقی صحرائی ڈرا نہیں کرتے۔

''پھر ہوا نے مجھ سے کہا کہ تم محبت کے متعلق علم رکھتے ہو۔'' لڑکے نے آفتاب سے کہا۔ ''اگر تم

Marfat.com

محبت سے واقف ہو تو تمہیں دنیا کی روح کو بھی جاننا چاہئے۔ کیونکہ وہ محبت سے ہی وجود رکھتی ہے۔"

"میں جہاں ہوں۔" سورج نے کہا۔ "میں دنیا کی روح کو دیکھ سکتا ہوں۔ یہ میری روح سے مانوس ہے اور ہم ایک ساتھ درختوں کے پھلنے پھولنے کا سبب بنتے ہیں اور بھیڑوں کو سایہ فراہم کرتے ہیں۔ اس جگہ سے جہاں ہوں...... اور میں زمین سے بہت دور ہوں...... میں جانتا ہوں کہ محبت کیسے کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر تھوڑا سا زمین کے قریب ہوا تو وہاں جو کچھ بھی ہے ختم ہو جائے گا اور دنیا کی روح باقی نہیں رہ سکے گی۔ چنانچہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اور ہم دونوں لازم وملزوم ہیں اور میں اسے زندگی اور حرارت دیتا ہوں اور وہ میری زندگی کی وجہ بنتی ہے۔"

"اس کا مطلب ہوا کہ تم محبت سے واقف ہو۔" لڑکے نے کہا۔

"اور میں دنیا کی روح سے واقف ہوں۔ کیونکہ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے طویل گفتگو کی ہے، اس کائنات کے نہ ختم ہونے والے سفر میں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ، اب تک، صرف دھات اور سبزیاں ہی سمجھ پائی ہیں کہ تمام چیزیں دراصل ایک ہیں۔ لوہے کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ تانبے جیسا ہو یا تانبہ سونے جیسا۔ ہر چیز اپنا وہی کام انجام دیتی ہے جو بے مثل ہوتا ہے۔ ہر چیز امن کے لئے تخلیق ہوئی اور وہ ہاتھ جس نے یہ سب کچھ لکھا تخلیق کے پانچویں دن رک گیا۔

"لیکن ابھی چھٹا دن باقی تھا۔" سورج کہتا رہا۔ "تم دانشمند ہو کیونکہ تم ہر چیز کا دور سے مشاہدہ کرتے ہو۔" لڑکے نے کہا۔

"لیکن تم محبت سے ناواقف ہو۔ اگر چھٹا دن نہ باقی رہا ہوتا تو آدمی کا وجود نہ ہوتا۔ تانبہ ہمیشہ تانبہ رہتا اور سیسہ بس سیسہ۔ یہ سچ ہے کہ ہر چیز کی اپنی قسمت ہوتی ہے لیکن ایک دن قسمت سے آگاہی ہو جائے گی۔ چنانچہ ہر چیز خود کو کسی بہتر چیز میں تبدیل کرتی ہے۔ اور ایک نئی تقدیر پانے کے لئے اس وقت کا انتظار کرنا ہوگا جب دنیا کی روح ایک چیز بن جائے گی۔"

سورج نے اس پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ وہ اپنی چمک بڑھا دے گا۔ ہوا جو گفتگو سے لطف اندوز ہو رہی تھی بڑی قوت کے ساتھ چلنے لگی تاکہ سورج لڑکے کو بصارت سے محروم نہ کرے۔

"اس لئے کیمیا وجود میں ہے۔" لڑکے نے کہا۔ "تاکہ ہر شخص اپنا خزانہ تلاش کرے۔ اسے پاکر پچھلی زندگی سے بہتر زندگی گزارے۔ سیسہ اپنا کردار اس وقت تک ادا کرے گا جب تک کہ سیسے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اور سیسہ خود کو تبدیل کر کے سونا ہو جائے گا۔

"یہ وہی ہے جسے کیمیا گر کرتے ہیں۔ وہ دکھاتے ہیں کہ جب ہم جو بھی ہیں اس سے بہتر

Marfat.com

ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمارے اردگرد موجود ہر چیز بھی بہتر ہوتی ہے۔''

''اچھا تم نے یہ کیوں کہا کہ تم محبت کے متعلق کچھ نہیں جانتے؟'' لڑکے نے آفتاب سے پوچھا۔

''کیوں کہ یہ محبت نہیں ہے جو صحرا کی طرح ساکت ہو اور نہ وہ محبت ہے جو ہوا کی طرح دنیا بھر میں گھومتی پھرے۔ محبت وہ بھی نہیں جو ہر چیز کا دور سے مشاہدہ کرے۔ جیسا کہ تم کر رہے ہو۔ محبت ایک ایسی طاقت ہے جو تبدیل کرتی اور دنیا کی روح کو بڑھاتی ہے۔ جب میں پہلی بار اس تک پہنچا تو سوچا کہ دنیا کی روح بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن بعد میں، میں نے دیکھا کہ یہ بھی دوسری تخلیقات جیسی ہے۔ اور اپنے جذبات اور جنگ رکھتی ہے۔ یہ ہم ہیں جو دنیا کی روح کو خوراک فراہم کرتے ہیں۔ اور وہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں وہ یا تو بہتر ہوگی یا بدتر۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم خود اچھے یا برے ہیں اور یہ وہی چیز ہے جس سے محبت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم جب محبت کرتے ہیں تو ہمیشہ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ اس سے بہتر بنیں جیسے کہ ہیں۔''

''تو پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟'' سورج نے پوچھا۔

''میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے ہواؤں میں تبدیل ہونے میں میری مدد کرو۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

''قدرت مجھے جانتی ہے کہ میں تخلیقات میں سب سے زیادہ دانا ہوں۔''

سورج نے کہا۔ ''لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ تمہیں ہوا میں کیسے تبدیل کروں۔''

''پھر مجھے کس سے پوچھنا چاہیے؟''

سورج نے ایک منٹ تک سوچا۔ ہوا قریب سے سن رہی تھی۔ اور دنیا کے ہر کونے میں یہ خبر پہنچانا چاہتی تھی کہ سورج کی دانش کی بھی حدیں ہیں۔ لڑکے سے معاملہ کرنے کی اہلیت نہیں تھی جو دنیا کی زبان بولتا ہے۔

''اس سے بات کرو جس نے یہ سب کچھ لکھا ہے۔'' سورج نے کہا۔

ہوا خوشی سے چیخ پڑی اور ہمیشہ سے زیادہ تیز رفتاری سے چلنے لگی۔

خیمے جوز میں سے بندھے ہوئے تھے اڑنے لگے اور جانور اس رسی سے آزاد ہو گئے جس سے بندھے ہوئے تھے۔ پہاڑی کی چوٹی پر موجود لوگوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا کہ کہیں ہوا انہیں اڑا کر دور نہ لے جائے۔

لڑکا اس کی طرف مڑا جس کے ہاتھ نے یہ سب کچھ لکھا تھا۔ اس نے جیسے ہی یہ کیا تو محسوس ہوا کہ جیسے کائنات پر خاموشی طاری ہو گئی ہو اور اس نے فیصلہ کیا کہ کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔

Marfat.com

اس کے دل سے محبت کی لہریں اٹھیں اورلڑکے نے دعا کرنی شروع کردی۔ یہ ایک ایسی دعا تھی کہ اس نے اس سے قبل کبھی نہیں کی تھی۔ کیونکہ یہ دعالفظوں کے ذریعے نہیں تھی۔ اس کی دعا میں وہ شکریہ بھی نہیں تھا کہ اس کی بھیڑوں کو نئی چراگاہ ملی تھی۔ اس نے یہ بھی نہیں کہا کہ لڑکے میں شیشہ فروخت کرنے کی اور زیادہ اہلیت دے۔ یہ التجا بھی نہیں کی کہ اس نے جس عورت سے ملاقات کی تھی وہ اس کی واپسی کی منتظر رہے۔ خاموشی میں لڑکے کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ صحرا، ہوائیں اور سورج سب ہی ان اشاروں کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں جس ہاتھ نے یہ سب کچھ لکھا اور چاہتے ہیں کہ اسی راستے پر چلیں اور اس کو سمجھیں جو واحد زمرد کی ٹکیا پر لکھا ہوا ہے۔ اس نے دیکھا کہ غیبی اشارے پوری زمین اور فضا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے ظاہر ہونے کی کوئی وجہ یا امتیاز نہیں ہے۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ نہ تو صحرا، نہ ہوا، نہ سورج اور نہ بنی نوع انسان اس سے باخبر ہے کہ اس کی تخلیق کیوں کی گئی۔ لیکن اس ہاتھ کے پاس ان تمام باتوں کی ایک وجہ تھی۔ اور وہی ہاتھ ہر قسم کے معجزات دکھا سکتا ہے یا سمندر کو صحرا میں بدل سکتا ہے...... یا ایک شخص کو ہوا میں تبدیل کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہی ہاتھ جانتا ہے کہ یہی وہ بڑا خاکہ ہے جس نے کائنات کو اس جگہ پہنچایا جس میں تخلیق کے 6 دن لگے اور یہ شاہکار تیار ہوا۔

لڑکا دنیا کی روح کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ یہ خدائی روح کا ایک حصہ ہے۔ اور اس نے یہ بھی دیکھا کہ خدا کی روح اس کی اپنی روح تھی۔ اور یہ کہ وہ، ایک لڑکا، معجزات دکھا سکتا ہے۔

29

اس دن (Simum) سائم اتنی شدت سے چلی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں چلی تھی۔ اس کے بعد نسل در نسل عربوں نے لڑکے کا قصہ دہرایا کہ اس نے خود کو ہوا میں تبدیل کیا اور قریب قریب پورے ملٹری کیمپ کو تباہ کر دیا جب کہ صحرا کا انتہائی طاقتور چیف مدافعت کر رہا تھا۔

جب سائم تھمی تو ہر ایک شخص نے اس جگہ نظر ڈالی جہاں لڑکا موجود تھا۔ لیکن وہ اب وہاں موجود نہیں تھا بلکہ دور کھڑے ہوئے گرد میں اٹے نگہبان کے قریب موجود تھا۔ یہ حصہ کیمپ سے دور تھا۔

لوگ اس کی جادوگری سے خوف زدہ تھے لیکن دو ایسے لوگ بھی تھے جو مسکرا رہے تھے۔ کیمیا گر کہ اسے ماہر شاگرد ملا تھا اور چیف کیونکہ شاگرد نے خدا کی عظمت اور بڑائی سمجھ لی تھی۔

دوسرے دن لڑکے اور کیمیا گر کے لئے الوداعی پارٹی کا اہتمام ہوا اور ایک بڑا جلوس انہیں رخصت کرنے کے لئے کافی دور تک ان کے ہم رکاب رہا۔

Marfat.com

30

وہ دونوں سارا دن چلتے رہے۔ دوپہر کے اختتام تک قبطی راہبوں کی خانقاہ تک پہنچ گئے۔ کیمیا گر گھوڑے سے اترا اور جلوس میں چلنے والوں سے کہا کہ اب وہ واپس کیمپ جا سکتے ہیں۔

''یہاں سے تم تنہا ہو گے۔'' کیمیا گر نے کہا۔ ''اب تم اہرام سے صرف تین گھنٹے کے فاصلے پر ہو۔''

''شکریہ۔'' لڑکے نے کہا۔ ''تم نے مجھے دنیا کی زبان سکھا دی۔''

''میں نے صرف اسے مہمیز کیا ہے جسے تم پہلے ہی جانتے تھے۔''

کیمیا گر نے خانقاہ کے دروازے پر دستک دی۔ سیاہ لباس میں ایک راہب گیٹ پر آیا۔ انہوں نے چند منٹ تک قبطی زبان (قبطی زبان جو صرف قبطی کلیساؤں تک محدود ہے) میں گفتگو کی اور پھر کیمیا گر نے لڑکے کو اندر داخل کر دیا۔

''میں نے اس سے کہا کہ ہمیں تھوڑی دیر کے لئے باورچی خانہ استعمال کرنے کی اجازت دو۔'' کیمیا گر مسکرایا۔

وہ دونوں خانقاہ کی پشت پر واقع باورچی خانے میں گئے۔ کیمیا گر نے آگ جلائی اور راہب تھوڑا سا سیسہ لے آیا جسے کیمیا گر نے ایک آہنی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ دیا۔ جب سیسہ سیال ہو گیا تو کیمیا گر نے جیب سے وہ عجیب و غریب پیلے رنگ کے انڈے کو نکالا۔ اس نے اس سے ایک بال سے زیادہ باریک حصہ الگ کیا۔ اس پر موم چڑھایا اور اس برتن میں ڈال دیا جس میں سیسہ پگھلایا تھا۔

ان سب چیزوں نے مل کر قدرے سرخ رنگت اختیار کر لی۔ قریب قریب خون کی رنگت۔ کیمیا گر نے برتن کو آگ کے اوپر سے ہٹایا اور ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیا۔ اس کام کے دوران وہ راہب سے قبائلی جنگوں کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ جنگ کافی دنوں تک جاری رہے گی۔'' اس نے راہب سے کہا۔

Marfat.com

راہب خشمگیں تھا۔ کاروان کچھ عرصے تک مرغزار کے قریب جنگ رکنے کا انتظار کرتا رہا۔

"لیکن خدا کی مرضی تو پوری ہوگی۔" راہب نے کہا۔

"یقیناً" کیمیا گر نے جواب دیا۔

جب برتن ٹھنڈا ہوا، جسے راہب اور لڑکا خیرہ کن آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ سیسہ برتن کی شکل اختیار کرتے ہوئے جم گیا تھا لیکن اب وہ سیسہ نہیں رہا تھا بلکہ سونا بن چکا تھا۔

"کیا مجھے کسی دن یہ سکھاؤ گے؟" لڑکے نے پوچھا۔

"یہ میری تقدیر ہے، تمہاری نہیں" کیمیا گر نے جواب دیا۔ "میں تمہیں صرف یہ دکھانا چاہتا تھا کہ یہ ممکن ہے۔"

وہ خانقاہ کے گیٹ پر واپس آ گئے۔ وہاں کیمیا گر نے ٹکیے (Disk) کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔

"یہ تمہارے لئے ہے۔" اس نے ایک حصہ راہب کی طرف بڑھایا۔ "یہ تمہاری فیاضی کے لئے جو تم زیارت کے لئے آنے والوں سے کرتے ہو۔"

"لیکن یہ رقم تو میری فیاضی سے بہت زیادہ ہے۔" راہب نے جواب دیا۔

"یہ تم دوبارہ نہ کہنا۔ شاید زندگی سن رہی ہو اور دوبارہ تمہیں کم ملے۔"

کیمیا گر لڑکے کی طرف مڑا۔ "یہ تمہارے لئے ہے۔ اس کا ازالہ جو تم نے جنرل کو دیا تھا۔"

لڑکا کہنے جا رہا تھا کہ اس نے جتنا جنرل کو دیا تھا، یہ اس سے بہت زیادہ ہے لیکن خاموش ہو گیا کیونکہ کیمیا گر نے راہب سے جو کچھ کہا تھا اسے سن لیا تھا۔

"اور یہ میرے لئے ہے۔" کیمیا گر نے ایک حصہ رکھتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ مجھے صحرا میں واپس جانا ہے جہاں قبائلی جنگ ہو رہی ہے۔"

اس نے چوتھا حصہ اٹھایا اور راہب کے حوالے کر دیا۔

"یہ لڑکے کے لئے ہے۔ شاید اسے کبھی ضرورت ہو۔"

"لیکن میں تو اپنے خزانے کی تلاش میں جا رہا ہوں۔" لڑکے نے کہا۔ "اب میں اس سے بہت قریب ہوں۔"

"اور مجھے یقین ہے کہ تم اسے پا لوگے۔" کیمیا گر نے کہا۔

"پھر یہ کس لئے ہے؟"

"کیونکہ تم دو بار مالی نقصان اٹھا چکے ہو۔ ایک بار چیف سے دوسری بار جنرل سے۔ میں

ایک بوڑھا شخص ہوں، ضعیف الاعتقاد عرب اور ان کے اقوال پر یقین رکھتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ "جو بات ایک بار ہو جاتی ہے وہ دوبارہ کبھی نہیں ہوتی لیکن جو چیز دوبارہ وقوع پذیر ہو جائے وہ تیسری بار بھی یقیناً ہوگی۔"

وہ دونوں اپنے اپنے گھوڑوں پر چڑھ گئے۔

Marfat.com

31

''میں تمہیں خوابوں سے متعلق ایک کہانی سنانا چاہتا ہوں۔'' کیمیا گر نے کہا۔

لڑکا اپنے گھوڑے کو قریب لے آیا۔

قدیم روم میں جو شہنشاہ Tiberius کا دور تھا۔ وہاں ایک اچھا شخص رہتا تھا جس کے دو بیٹے تھے۔ ایک بیٹا ملٹری میں تھا جسے سلطنت کے دور دراز علاقے میں بھیج دیا گیا تھا۔ دوسرا بیٹا ایک شاعر تھا اور پورے روم میں اپنی خوبصورت شاعری کے باعث پسند کیا جاتا تھا۔

ایک شب باپ نے ایک خواب دیکھا۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہارے بیٹوں میں سے ایک کے اقوال نسل در نسل تک پڑھے اور دہرائے جائیں گے۔ باپ خواب سے بیدار ہوا اور خوشی سے رونے لگا کیونکہ زندگی اتنی مہربان تھی اور اسے ایک ایسی بات معلوم ہوئی تھی جسے جان کر کوئی بھی باپ فخر کرے گا۔

''فوراً ہی بعد وہ ایک بچے کو رتھ کے نیچے آنے سے بچاتے ہوئے انتقال کر گیا۔ چونکہ اس نے اپنی پوری زندگی صحیح اور صاف انداز میں گزاری تھی اس لئے براہ راست جنت میں بھیج دیا گیا جہاں اس کی ملاقات اس فرشتے سے ہوئی جو اس کے خواب میں آیا تھا۔

''تم ہمیشہ ایک اچھے آدمی رہے۔'' فرشتے نے اس سے کہا۔ ''تم نے اپنی زندگی بہت پسندیدہ طریقے سے گزاری اور مرے تو قابل احترام طریقے سے۔ اس لئے میں تمہاری ایک خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں۔''

''زندگی میرے لئے اچھی تھی۔'' آدمی نے کہا۔ ''جب تم میرے خواب میں آئے تھے تو میں سمجھا تھا کہ میری تمام تر جدوجہد کا انعام مل گیا۔ کیونکہ میرے بیٹے کی نظمیں آنے والی نسلیں پڑھیں گی۔ میں خود اپنے لئے کسی چیز کا خواستگار نہیں ہوں۔ لیکن کوئی بھی باپ اس شہرت پر فخر کرے گا جس بچے کی اس نے نگہداشت کی ہو اور اس کے بڑھنے کے ساتھ اسے تعلیم سے آراستہ کیا ہو۔ مستقبل میں کہیں میں اپنے بیٹے کے الفاظ سننا پسند کروں گا۔''

Marfat.com

''فرشتے نے آدمی کے کندھے کو چھوا۔اور دونوں ہی کہیں دور مستقبل میں پہنچ گئے۔وہ ایک خاص ماحول میں تھے جس کے اردگرد ہزاروں لوگ ایک اجنبی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔

''آدمی خوشی سے رونے لگا۔میں جانتا ہوں کہ میرے بیٹے کی نظمیں غیر فانی تھیں۔''اس نے روتے ہوئے فرشتے سے کہا۔''کیا مجھے برائے مہربانی بتاؤ گے کہ میرے بیٹے کی کونسی نظمیں یہ لوگ پڑھ رہے ہیں؟''

''فرشتہ اس شخص کے قریب آیا۔اور نرمی اور گداز کے ساتھ قریب ہی موجود ایک بینچ کے پاس لے گیا۔جہاں وہ دونوں بیٹھ گئے۔

تمہارے بیٹے کی شاعری روم میں بہت مقبول تھی۔''فرشتے نے کہا۔''وہ نظمیں ہر ایک کو پسند تھیں اور اس سے لطف لیتے تھے۔لیکن جب Tiberius کا دور ختم ہوا تو وہ بھلا دی گئیں۔اس وقت تم جو کچھ سن رہے ہو وہ تمہارے دوسرے بیٹے کے الفاظ ہیں جو ملٹری میں تھا۔''

''اس آدمی نے حیرت سے فرشتے کو دیکھا۔

''تمہارا بیٹا دور دراز علاقے میں گیا اور فوج میں کمانڈر ہو گیا۔وہ انصاف پسند اور اچھا شخص تھا۔ایک دوپہر اس کا ایک خادم بیمار پڑ گیا اور لگتا تھا جیسے وہ مر جائے گا۔تمہارے بیٹے نے ایک یہودی عالم کا ذکر سن رکھا تھا جو اس کا اہل تھا کہ بیماروں کا علاج کرے۔تمہارا بیٹا گھوڑے پر سوار ہو کر کئی دن تک اس شخص کو تلاش کرتا پھرا۔راستے میں اسے معلوم ہوا کہ وہ جس شخص کی تلاش میں ہے وہ خدا کا بیٹا ہے(نعوذ باللہ)۔اس نے کچھ ایسے لوگوں سے ملاقات کی جو اس کے علاج سے اچھے ہوئے تھے۔انہوں نے اس شخص کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔اس طرح اس حقیقت کے بر خلاف کہ وہ رومن کماندار تھا اس نے ان کے مذہب کو اختیار کر لیا۔اس کے فوراً بعد وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس کا مطلوب دورے پر تھا۔''

''اس نے اس شخص سے کہا کہ اس کا ایک خادم سخت بیمار ہے۔اور یہودی عالم فوراً ہی اس کے گھر جانے کے لئے تیار ہو گیا۔لیکن کماندار مذہبی شخص تھا اور یہودی عالم کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔اسے یقین تھا کہ یقیناً وہ خدا کے بیٹے کے حضور موجود تھا۔''

''اور تمہارے بیٹے نے کیا کہا۔''فرشتے نے آدمی کو بتایا۔''اس موقع پر یہودی عالم سے جو الفاظ کہے۔وہ کبھی بھلائے نہ جا سکے۔میرے آقا،میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ میری چھت کے نیچے آئیں۔صرف ایک لفظ ادا کر دیں اور میرا خادم صحت یاب ہو جائے گا۔''

کیمیا گر نے کہا۔وہ جو کچھ کرتا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں دنیا کی تاریخ میں ہر شخص ایک

Marfat.com

مرکزی رول ادا کرتا ہے۔اور عام طور پر اس سے واقف نہیں ہوتا۔"

لڑکا کا مسکرایا۔وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ زندگی کا سوال ایک گڈریے کے لئے کتنی اہمیت کا حامل ہوگا۔

"خدا حافظ۔" کیمیا گر نے کہا۔

"خدا حافظ۔" لڑکے نے کہا۔

Marfat.com

32

لڑکا گھوڑے پر سوار ہو کر کئی گھنٹے تک صحرا میں چلتا رہا۔ دل کی آواز کو مشتاقانہ سنتے ہوئے۔ یہ اس کا دل ہی تھا جو بتائے گا کہ اس کا خزانہ کہاں چھپا ہوا تھا۔

''جہاں تمہارا خزانہ ہے، وہیں تمہارا دل بھی ہو گا۔'' کیمیا گر نے اس سے کہا تھا۔

لیکن اس کا دل کچھ دوسری چیزوں کے متعلق کہہ رہا تھا۔ اس نے فخر کے ساتھ ایک ایسے گڈریے کی کہانی سنائی جو اپنے ریوڑ کو چھوڑ کر اس خواب کی تعبیر میں نکل پڑا تھا جو اس نے دو مختلف اوقات میں دیکھا تھا۔ اس نے قسمت کے متعلق بتایا اور دوسرے بہت سے لوگوں کے متعلق جنہوں نے دور دراز علاقوں اور خوبصورت خواتین کے لئے سفر کیا اپنے وقت کے لوگوں سے لڑتے اپنے پہلے سے قائم خیال کی طرف۔ اس نے سفر، ایجادات، کتب اور نئے تجربات کے متعلق گفتگو کی۔

جیسے ہی اس نے ایک دوسرے ریت کے ٹیلے پر چڑھنا چاہا تو اس کے دل نے سرگوشی کی۔ ''اس جگہ سے ہوشیار جہاں تم کھدائی کے لئے لائے گئے ہو۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں میں ہوں اور تمہارا خزانہ ہے۔''

لڑکا ریت کے ٹیلے پر احتیاط کے ساتھ چڑھا۔ تاروں بھرے آسمان پر پورا چاند نمودار ہوا۔ اس وقت اسے نخلستان چھوڑے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ چاند کی روشنی سے ریت کے ٹیلوں کے سائے بن رہے تھے جو لہروں سے بھرے سمندر کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اس سے لڑکے کو وہ دن یاد آیا جب گھوڑا صحرا میں اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہوا تھا اور اس کی ملاقات کیمیا گر سے ہوئی تھی اور چاند صحرا کی خاموشی پر چمک رہا تھا اور ایک شخص کے سفر پر جو خزانے کی تلاش میں تھا۔

وہ جب ٹیلے کے اوپر پہنچا تو اس کا دل دھڑکنے لگا۔ وہاں چاند کی روشنی سے منور اور صحرا کی چمک میں عظیم الشان اہرام مصر کھڑا تھا۔

لڑکا گھٹنوں کے بل بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنی قسمت پر یقین

کیا۔اور اس نے ایک بادشاہ سے ملنے میں راہنمائی کی۔اور ایک تاجر اور پھر انگریز اس کے بعد کیمیا گر سے ملاقات کرائی۔سب سے بڑھ کر صحرا کی ایک عورت سے ملاقات جس نے کہا کہ محبت ایک مرد کو اس کی قسمت سے کبھی نہیں روکے گی۔

اگر وہ چاہے تو اسی وقت واپس نخلستان فاطمہ کے پاس جا سکتا ہے۔اور پوری زندگی ایک گڈریے کی حیثیت میں گزار سکتا ہے۔آخر کیمیا گر بھی تو مسلسل صحرا میں قیام پذیر ہے۔اس کے باوجود کہ وہ دنیا کی زبان جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ سیسے کو سونے میں کیونکہ تبدیل کرتے ہیں۔اسے اپنی سائنس اور آرٹ کا کسی کے سامنے مظاہرہ کرنے کی حاجت نہیں ہے۔لڑکے نے خود سے کہا کہ قسمت سے آگاہی کے دوران اس نے وہ تمام چیزیں سیکھی تھیں جن کی اسے ضرورت تھی اور ان تمام چیزوں کا تجربہ حاصل کیا تھا جس کا اس نے خواب دیکھا تھا۔

لیکن یہاں، خزانہ ملنے پر، اس نے خود کو یاد دلایا کہ کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک تکمیل پذیر نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے مقاصد نہ حاصل ہوں۔لڑکے نے اپنے اردگرد موجود ریت پر نظریں ڈالیں اور دیکھا کہ جہاں اس کا آنسو گرا تھا وہاں ریت پر ایک بھونرا بھاگا چلا جا رہا ہے۔صحرا کے زمانے میں اس نے جانا تھا کہ مصر میں بھونرا خدا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

دوسرا غیبی اشارہ! لڑکے نے ریت کے ٹیلے میں کھدائی شروع کر دی۔اس نے جیسے ہی یہ کیا۔اسے خیال آیا کہ ایک بار شیشے کے سوداگر نے کیا کہا تھا کہ کوئی بھی شخص اپنے پچھلے صحن میں اہرام تعمیر کر سکتا ہے۔لڑکے نے اب دیکھا کہ اگر وہ زندگی بھر پتھر پر پتھر رکھتا رہے تو بھی اہرام نہیں تعمیر کر سکتا۔

لڑکا پوری رات اپنی متعین جگہ کھدائی کرتا رہا لیکن کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔اسے لگا کہ وہ صدیوں سے، جب سے یہ اہرام تعمیر ہوا تھا کھدائی کر رہا ہے۔لیکن پھر بھی رکا نہیں۔اس نے کھدائی کے سلسلے میں اپنی جدوجہد جاری رکھی جیسے وہ ہواؤں سے مقابلہ کر رہا ہو۔اکثر یہ ہوتا کہ ہوائیں گڑھے میں دوبارہ ریت بھر دیتیں۔اس کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے اور وہ بے حال ہو گیا لیکن وہ دل کی آواز سنتا رہا، وہ کہہ رہا تھا کہ وہاں کھودو جہاں تمہارے آنسو گرے تھے۔

وہ درمیان میں آنے والے ایک بڑے پتھر کو سرکا رہا تھا کہ اس نے قدموں کی چاپ سنی۔بہت سی صورتیں اس کے قریب پہنچیں۔ان کے پیچھے چاند کی روشنی تھی اس لئے لڑکا نہ ان کی آنکھیں اور نہ ہی چہرے دیکھ سکتا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ان میں سے ایک نے پوچھا۔

Marfat.com

کیونکہ وہ خوف زدہ تھا اس لئے کوئی جواب نہ دے پایا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا خزانہ کہاں ہے اور اس بات سے ڈرا ہوا تھا کہ اب کیا ہوتا ہے۔

''ہم قبائلی جنگ کے باعث مہاجر ہوئے ہیں اور ہمیں پیسوں کی ضرورت ہے۔'' ایک دوسرے نے کہا۔ ''تم یہاں کیا کھود رہے ہو؟''

''میں کوئی چیز چھپا نہیں رہا ہوں۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

لیکن ان میں سے ایک لڑکے کو کھدائی سے روکتے ہوئے اسے گڑھے سے باہر لایا۔ ایک دوسرا جو لڑکے کے بیگ کی تلاشی لے رہا تھا، اسے سونے کے ٹکڑے ملے۔

''لو یہاں سونا ہے۔'' اس نے کہا۔

چاند کی روشنی اس عرب کے چہرے پر پڑی جس نے اسے پکڑ رکھا تھا اور اس آدمی کی آنکھوں میں لڑکے نے موت دیکھ لی۔

''شاید اس نے مزید سونا زمین میں چھپا رکھا ہو۔''

انہوں نے لڑکے کو کھدائی جاری رکھنے دی لیکن اسے کچھ نہیں ملا۔ جیسے ہی سورج نکلا تو ان لوگوں نے لڑکے کی پٹائی شروع کر دی۔ اس کے جسم پر نیل پڑ گئے اور کہیں کہیں سے خون رسنے لگا۔ اس کا لباس پھٹ کر چندی چندی ہو گیا۔ اور اسے محسوس ہوا کہ جیسے موت سے وہ قریب ہے۔

''تمہارے لئے دولت کس کام کی اگر تم مرنے جا رہے ہو؟ کیا ایسا نہیں ہوتا کہ پیسے کسی کی جان بچا دیتے ہیں۔'' کیمیا گر نے کہا تھا۔ آخر میں لڑکا ان لوگوں پر چیخا۔ ''میں خزانے کے لئے کھدائی کر رہا ہوں۔'' اور گو کہ اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا اور منہ سے خون جاری تھا پھر بھی اس نے حملہ آوروں سے کہا کہ اس نے دو بار خواب میں دیکھا تھا کہ اہرام مصر کے قریب خزانہ چھپا ہوا ہے۔

وہ شخص جو بظاہر اس گروپ کا لیڈر لگ رہا تھا، اپنے آدمیوں میں سے ایک سے کہا۔ ''اسے چھوڑ دو۔ اس کے پاس اور کچھ نہیں ہے۔ ممکن ہے اس نے یہ سونا چرایا ہو۔''

لڑکا ریت پر گر گیا۔ قریب قریب بیہوش۔ لیڈر نے اسے جھنجھوڑا اور کہا۔ ''ہم جا رہے ہیں۔''

لیکن اس سے قبل کہ جائے وہ لڑکے کے پاس واپس آیا اور کہا۔ ''تم مرنے نہیں جا رہے ہو۔ تم زندہ رہو گے اور یہ سیکھو گے کہ کسی کو اتنا بے وقوف نہیں ہونا چاہئے۔ دو سال قبل عین اسی جگہ میں نے بھی کئی بار خواب دیکھا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے اسپین کے میدانوں میں سفر کرنا چاہئے اور اس تباہ چرچ کو دیکھنا چاہئے جہاں گڈریے اور ان کی بھیڑیں سوتی ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ تباہ شدہ چرچ کے مقدس گوشے میں ایک انجیر کا درخت اگ رہا ہے۔ اور مجھ

Marfat.com

سے کہا گیا کہ انجیر کی جڑ میں کھدائی کروں تو وہاں ایک خزانہ چھپا ہوا ہے۔ لیکن میں اتنا پاگل نہیں ہوں کہ اتنا بڑا صحرا عبور کروں کیونکہ مجھے بار بار خواب دکھائی دیا ہے۔"

اور پھر وہ سب لوگ چلے گئے۔

لڑکا لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا اور ایک بار پھر اہرام کو دیکھنے لگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان پر ہنس رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ بھی ہنسنے لگا۔ اس کا دل خوشیوں سے بھر گیا۔

کیوں کہ وہ اب جان گیا تھا کہ اس کا خزانہ کہاں ہے۔

Marfat.com

اختتام

جیسے ہی رات شروع ہوئی، لڑکا اس چھوٹے ویران چرچ میں پہنچا۔ مقدس مقام پر اب بھی انجیر کا پیڑ موجود تھا۔ آدھی تباہ چھت سے ستارے دیکھے جا سکتے تھے۔ اسے وہ گھڑی یاد تھی جب وہ اپنی بھیڑوں کے ساتھ وہاں آیا تھا۔ وہ ایک پرسکون شب تھی...... سوائے خواب کے۔

اب وہ یہاں ریوڑ کے بغیر تھا۔ لیکن اس کے پاس ایک بیلچہ تھا۔

وہ بہت دیر تک بیٹھا آسمان دیکھتا رہا۔ پھر اپنے تھیلے سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور تھوڑی سی پی لی۔ اسے صحرا کی وہ رات یاد آئی جس میں وہ کیمیاگر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جیسے ہی ستاروں کو دیکھتے ہوئے شراب پی تو اُسے وہ بہت سی سڑکیں یاد آئیں جس پر اس نے سفر کیا تھا۔ اور خدا نے کس عجیب طرح سے انتخاب کیا تاکہ اسے اس کا خزانہ دکھائے۔ اگر اس نے بار بار نظر آنے والے خواب کی اہمیت پر یقین نہ کیا ہوتا تو وہ اس خانہ بدوش عورت سے، بادشاہ سے، نہ ملا ہوتا اور چوریا...... "ہاں یہ ایک لمبی لسٹ ہے۔ لیکن راستہ تو غیبی اشاروں میں لکھا ہوتا ہے اور کوئی ایسا راستہ تھا کہ میں اس پر چل سکتا۔" اس نے خود سے کہا۔

وہ سو گیا اور جب اٹھا تو سورج اوپر چڑھ چکا تھا۔ اس نے انجیر کے پیڑ کی جڑ میں کھودنا شروع کر دیا۔

"تم بوڑھے ساحر۔" لڑکا آسمان کی طرف دیکھ کے بلند آواز سے چیخا۔ "تم پوری کہانی سے واقف تھے۔ تم نے پھر بھی راہبوں کے ٹھکانے پر کچھ سونا چھپا رکھا ہے تاکہ میں اس چرچ میں واپس آسکوں۔ راہب نے جب مجھے پھٹے حالوں واپس آتے دیکھا تو ہنسا۔ کیا تم مجھے اس صورت حال سے بچا نہیں سکتے تھے۔"

"نہیں۔" اس نے ہواؤں کے ذریعے ایک آواز سنی۔ "اگر میں نے تمہیں بتا دیا ہوتا تو تم اہرام نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ انتہائی خوبصورت ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے؟"

لڑکا ہنسا۔ اور کھدائی جاری رکھی۔ آدھے گھنٹے بعد اس کا بیلچہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔ ایک گھنٹے

بعد اس کے سامنے ایک بڑا صندوق تھا جس میں اسپین کے سونے کے سکے بھرے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ اس کے اندر بیش قیمت جواہرات، سونے کا تاج جو سرخ اور سفید پروں سے سجا ہوا تھا اور پتھر کے بت جس پر جواہرات لگے ہوئے تھے۔ فتوحات سے حاصل ہونے والی تباہ حال اشیاء جسے ملک بہت پہلے بھول چکا تھا اور فاتحین اپنے بچوں کو بتانا بھول گئے تھے۔

لڑکے نے اپنے بیگ سے یورم اور تھیوم نکالا۔ اس نے ان دونوں پتھروں کو صرف ایک بار استعمال کیا تھا، اس صبح جب وہ ایک بازار میں تھا۔ اس کی زندگی اور اس کے راستوں نے ہمیشہ بہت سے غیبی اشارے دکھائے۔ اس نے یورم اور تھیوم کو بڑے صندوق میں رکھ دیا کیونکہ وہ بوڑھے بادشاہ کی یادگار تھے جس سے وہ اب کبھی نہیں مل سکے گا۔

یہ سچ ہے کہ زندگی ان لوگوں کے ساتھ مہربان ہوتی ہے جو اپنی قسمت کے حصول میں لگے رہتے ہیں۔ لڑکے نے سوچا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے Tarifa جانا ہے تاکہ خزانے کا دسواں حصہ خانہ بدوش عورت کو دیا جائے جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا۔ ''وہ خانہ بدوش حقیقتاً چالاک ہوتے ہیں۔ اس نے سوچا۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ ہر وقت سفر میں ہوتے ہیں۔''

ہوا پھر چلنے لگی۔ یہ بحیرۂ روم سے چلنے والی تیز ہوا تھی۔ افریقہ سے آنے والی ہوا۔ اس کے ساتھ صحرا کی بو نہیں تھی اور نہ ہی موروں کے حملے کی دھمکی تھی۔ اس کے بجائے وہ ایسی خوشبو لائی تھی جس سے وہ اچھی طرح واقف تھا اور پیار کا لمس...... ایک پیار جو بہت دور سے آیا تھا، آہستہ آہستہ یہاں تک کہ وہ اس کے لب پر ثبت ہو گیا۔

لڑکا ہنسا۔ یہ پہلی بار تھا جب صحرا کی لڑکی نے ایسا کیا تھا۔

''میں آ رہا ہوں، فاطمہ۔'' اس نے کہا۔

Marfat.com

مترجم کی دوسری کتابیں

-1	اینمل فارم	جارج آرویل
-2	چارلس ڈارون کی خودنوشت	چارلس ڈارون
-3	خوش رہنے کا فن	دلائی لامہ
-4	تساوو کے آدم خور	کرنل جے ایچ پیٹرسن
-5	عام سے لوگ	نجیب محفوظ
-6	چور اور کتے	نجیب محفوظ
-7	حضرت سلیمان کا خزانہ	ایچ رائیڈر ہیگرڈ
-8	گرور جنیش	وسنت جوشی
-9	دام فریب	جیمز ہیڈلے چیز
-10	جین ڈکسن	جین ڈکسن
-11	چھٹکارا	ژاں پال سارتر

Marfat.com

مترجم سید علاؤ الدین مولانا شبلی نعمانی کی سرزمین ضلع اعظم گڑھ، یوپی بھارت میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے پہلے عشرے کے ابتدائی برسوں میں پاکستان آ گئے۔ کراچی یونیورسٹی سے .M.A سیاسیات اور اسکے بعد .M.A صحافت کی اسناد حاصل کیں۔ نیشنل بینک آف پاکستان میں ملازمت کے دوران بینکنگ کا اعلیٰ ترین ڈپلومہ .D.A.I.B.P حاصل کیا اور AVP کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ادارہ حق پبلی کیشنز لاہور الکیمسٹ کے ترجمہ کی اشاعت پر سٹی بک پوائنٹ کراچی کا شکر گزار ہے۔

پاؤلو کوئیلہو برازیل میں پیدا ہوا اور آج کی دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا مصنف بن گیا۔ اسے انتہائی پسندیدہ تحریر الکیمسٹ سے شہرت ملی۔ اس کتاب کے تین کروڑ سے زیادہ نسخوں کی فروخت ہوئی اور 67 زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ اسے بہت سارے بین الاقوامی ایوارڈ بھی ملے پاؤلو کوئیلہو ایک داستان گو ادیب ہے۔ اسکے قصوں کہانیوں میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ قوموں کے دلوں میں احساس پیدا کرتے ہوئے لوگوں کی طرز زندگی بدل دیتی ہے۔

حق پبلی کیشنز

ہیڈ آفس: A-2 سید پلازہ چیٹرجی روڈ، اردو بازار، لاہور۔

فون: 042-37220631, 37220633

Marfat.com